تذکرۂ شرافت نوشاہی

کتاب شریف التواریخ جلد اول موسوم بہ تاریخ الاقطاب بدستخط مؤلف اعنی خادم اہل اللہ فقیر حقیر
ابو الریاض امین الدین شریف احمد شرافت نفیس رقم ابن مقبول درگاہِ خدا حضرت شاہ غلام مصطفیٰ
صاحب علوی عباسی سُنی حنفی قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالی بروز سہ شنبہ بوقتِ ظہر
بتاریخ شانزدہم جمادی الآخر ۱۳۶۷ھ یکہزار و سیصد و شصت و ہفت ہجری مطابق بست و ہفتم اپریل
۱۹۴۸ء یکہزار و نہصد و چہل و ہشت عیسوی موافق پانزدہم بیساکھ سمت ۲۰۰۵ دو ہزار پنج بکرمی در عہد
سلطنت مجاہد ملت مختار الملک حضرت قائد اعظم سلطان محمد علی جناح گورنر جنرل و شہنشاہ دولت
خداداد پاکستان در عالم سفر بقریہ بھوپال والہ چک صوبہ ضلع لائل پور بجانہ ارادت آئین عزیز
مولوی غلام نبی صاحب صوفی ابن میاں راج محمد مرحوم زیب ترقیم یافت۔ وللہ الحمد۔

تالیف

محمد اقبال مجددی

عارف نوشاہی

پورب اکادمی

Marfat.com

Marfat.com

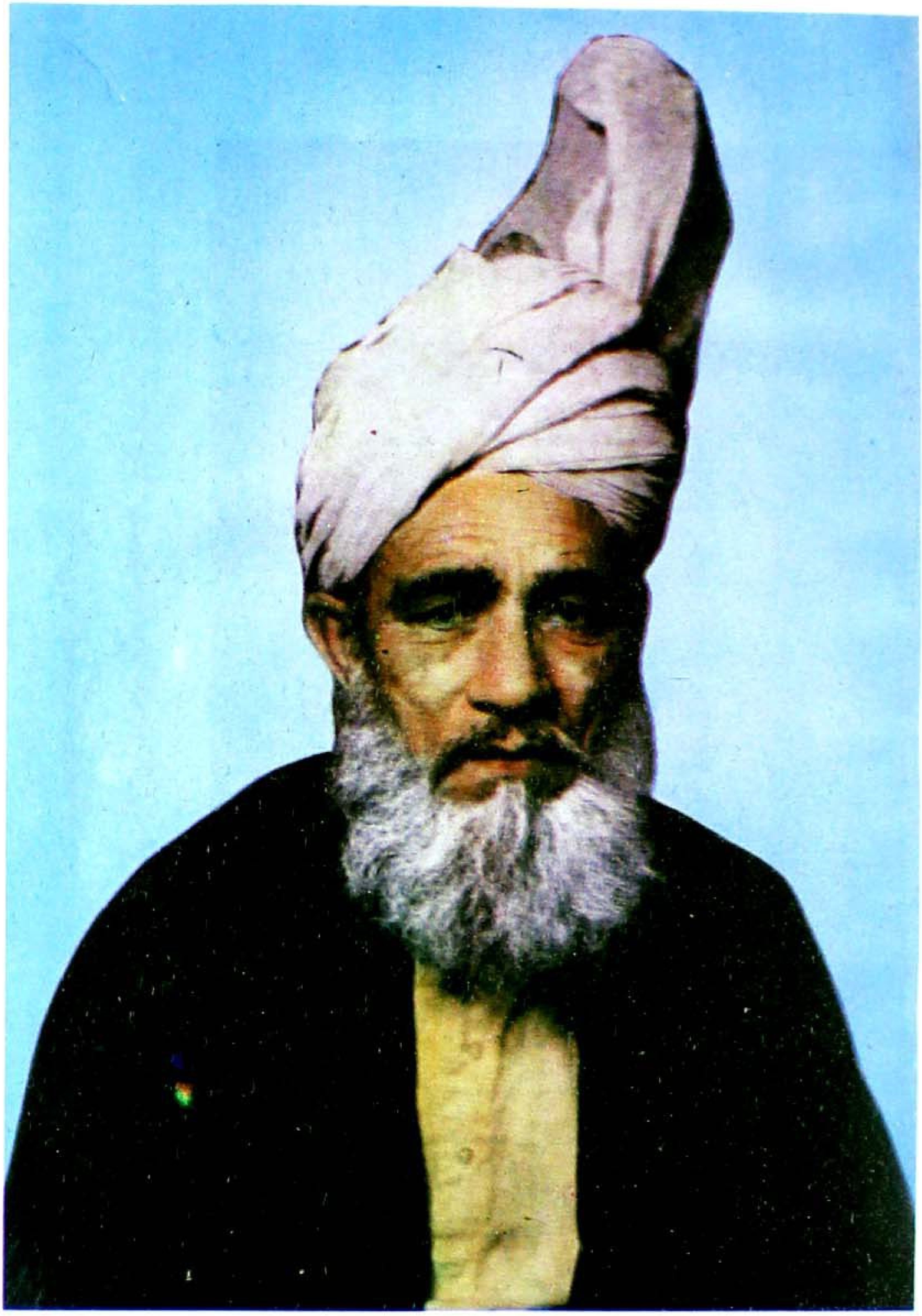

حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)

Marfat.com

تُربت حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)
ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین

Marfat.com

قبور دائیں سے بائیں: سیّد ریاض الحسن نوشاہی؛ اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہی؛
سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

Marfat.com

کتبۂ مزار اعلیٰ حضرت غلام مصطفٰی نوشاہی (۱۸۹۰-۱۹۶۵ء)
ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین

کتبۂ مزار حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)
ساہن پال شریف، ضلع منڈی بہاء الدین

Marfat.com

بسلسلۂ صد سالہ تقریبات ولادت

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی

(۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)

Marfat.com

Marfat.com

تذکرۂ شرافت نوشاہی

مجدّدِ سلسلۂ نوشاہیہ سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ

(۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء)

کے مختصر حالاتِ زندگی، فہرست تصانیف اور ملفوظات

تألیف

محمد اقبال مجدّدی

عارف نوشاہی

پورب اکادمی، اسلام آباد

Marfat.com

بتعاون

ادارۂ معارف نوشاہیہ

۶۹-ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

83743

©: ۲۰۰۸ء پورب اکادمی

طبع اوّل: مارچ ۲۰۰۸ء

ناشر: پورب اکادمی، اسلام آباد

فون نمبر: 051 - 538 29 67, 0301 - 559 58 61

ای میل: info@poorab.com.pk

ویب سائٹ: www.poorab.com.pk

Tazkera -e- Sharafat Naushahi

by: Muhammad Iqbal Mujaddadi and Arif Naushahi

Published by: Poorab Academy, Islamabad, Pakistan

ISBN: 969-8917-52-7

۲۹۷.۴۲

م ج د مجددی، محمد اقبال

تذکرۂ شرافت نوشاہی/محمد اقبال مجددی، عارف نوشاہی۔

اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۰۸ء

۲۴۰ ص

۱. شرافت نوشاہی، شریف احمد (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) ۲. اسلام، تصوف

۳. فارسی ادب، کتابیات ۴. اردو ادب، کتابیات،

۵. پنجابی ادب، کتابیات ۶. سوانح حیات

الف. مجددی، محمد اقبال (۱۹۵۰ء-)، مرتب

ب. عارف نوشاہی (۱۹۵۵ء-)، مرتب

Marfat.com

فہرست

نوشاہیہ بعد از شرافت نوشاہی (مقدّمہ)، عارف نوشاہی ۱۱

حصۂ اوّل: احوالِ شرافت نوشاہی تألیف عارف نوشاہی

ولادت ۱۹

ساہن پال شریف ۱۹

شجرۂ نسب ۲۲

سلسلۂ نوشاہیہ ۲۳

ابتدائی تعلیم ۲۴

خوش نویسی کی تعلیم ۲۵

شخصیت کے دو نمایاں پہلو ۲۶

شادی اور اولاد ۲۹

آخری ایام اور علالت ۳۰

وفات ۳۱

تربتِ شرافت ۳۱

سنگِ مزار ۳۲

وفات پر اہلِ علم کی تعزیت اور تاثرات ۳۴

Marfat.com

علمی سیرت کے چند پہلو:

تحقیق و تصنیف و تدوین سے شغف اور کام کرنے کا طریقہ ۳۷
مشرقی خطوط پڑھنے میں مہارت ۴۱
مضبوط حافظہ ۴۳
کتاب اور کتب خانہ سے تعشق ۴۴
خوش طبعی ۴۶
اصول تحقیق ۴۷
سلسلۂ نوشاہیہ کے لیے خدمات ۴۸
وصایائے شرافت ۵۰
شریف التواریخ ۵۸
بحیثیت شاعر و تاریخ گو ۶۳
عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کلام کا نمونہ ۶۴-۶۷

حصۂ دوم: آثار شرافت نوشاہی

سیّد شرافت نوشاہی کی تصانیف، مرتّبات، تراجم اور مقالات کی مجمل فہرست

تألیف محمد اقبال مجدّدی، اضافات و تکمیل عارف نوشاہی

پیش لفظ، عارف نوشاہی ۷۳
تقریب، حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۷۵
مقدمہ، محمد اقبال مجدّدی ۸۰
تصانیف ۸۵-۱۲۵
مرتّبات ۱۲۶-۱۴۱
تراجم ۱۴۲-۱۴۳

Marfat.com

مطبوعہ مقالات ۱۴۵-۱۴۴

حضرت شرافتؒ کے ملفوظات کے مجموعے ۱۴۸-۱۴۶

حصہ سوم: مجالس شرافت نوشاہی جمع و تدوین: محمد اقبال مجددی

۲۱۲-۱۴۹

اشاریہ: مرتبہ سید شفیق الرحمان نوشاہی

- کتب، رسائل، مجلّات، مقالات ۲۱۵

- اشخاص ۲۲۶

- مقامات ۲۳۶

تصاویر

Marfat.com

Marfat.com

نمونۂ تحریر حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

شریف التواریخ، جلد اوّل کا آخری صفحہ

حضرت شاہ پیر نور اللہ شمع معرفت ۔۔۔ شہسوار ملک وحدت پیشوا کے واسطے
حضرت شاہِ الٰہی بخش مظہر ذاتِ حق ۔۔۔ عمدۃ الابرار اہلِ اتقا کے واسطے
حضرتِ شاہ پیر قُل احمد ملقب پاکذات ۔۔۔ نوشۂ ثانی امیرِ ازکیا کے واسطے
حضرتِ شاہِ امین الاولیا عالی نسب ۔۔۔ مصدرِ حسنات شاہِ بے ریا کے واسطے
حضرتِ والا قدر سیّد محمد شاہ پیر ۔۔۔ جامع شرع و حقیقت باخدا کے واسطے
حضرتِ شاہِ غلام مصطفٰے عالیجناب ۔۔۔ عزّ و فخرِ خاندانِ صوفیا کے واسطے
خادم الفقرا شریف احمد شرافت بوالریاض ۔۔۔ خاکپائے آلِ فخر الانبیا کے واسطے
دین و دنیا کے مقاصد سے ہمیں معمور کر ۔۔۔ انبیا و اولیا و اصفیا کے واسطے
دے ہمیں ایمان کامل اور عشق سرمدی ۔۔۔ برکتِ پیرانِ شجرہ اولیا کے واسطے

یا الٰہی التجائیں کر شرافت کی قبول
سلسلہ نوشاہِ حاجی باخدا کے واسطے

تمام شد

کتاب شریف التواریخ جلد اوّل موسوم بہ تاریخ الاقطاب بدستخط مؤلف اعنی خادم اہل اللہ فقیر حقیر ابو الریاض امین الدین شریف احمد شرافت نفیس رقم ابن مقبول درگاہِ خدا حضرت شاہ غلام مصطفٰے صاحب علوی عباسی سُنّی حنفی قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالی بروز سہ شنبہ بوقتِ ظہر تاریخ شانزدہم [۱۶] جمادی الآخر ۱۳۶۷ھ یکہزار و سیصد و شصت و ہفت ہجری مطابق بست ہفتم [۲۷] اپریل ۱۹۴۸ء یکہزار و نہصد و چہل و ہشت عیسوی موافق پانزدہم [۱۵] بساکھ سمت ۲۰۰۵ دو ہزار پنج بکرمی در عہد سلطنت مجاہد ملت مختار الملک حضرت قائد اعظم سلطان محمد علی جناح گورنر جنرل و شہنشاہ دولت خداداد پاکستان در عالم سفر بقریۂ بھوپال والہ چک صوبہ ضلع لائل پور بخانہ ارادت آئین عزیز مولوی غلام نبی صاحب صوفی ابن میاں راج محمد مرحوم زیب ترقیم یافت۔ وَلِلّٰہِ الحمد۔

Marfat.com

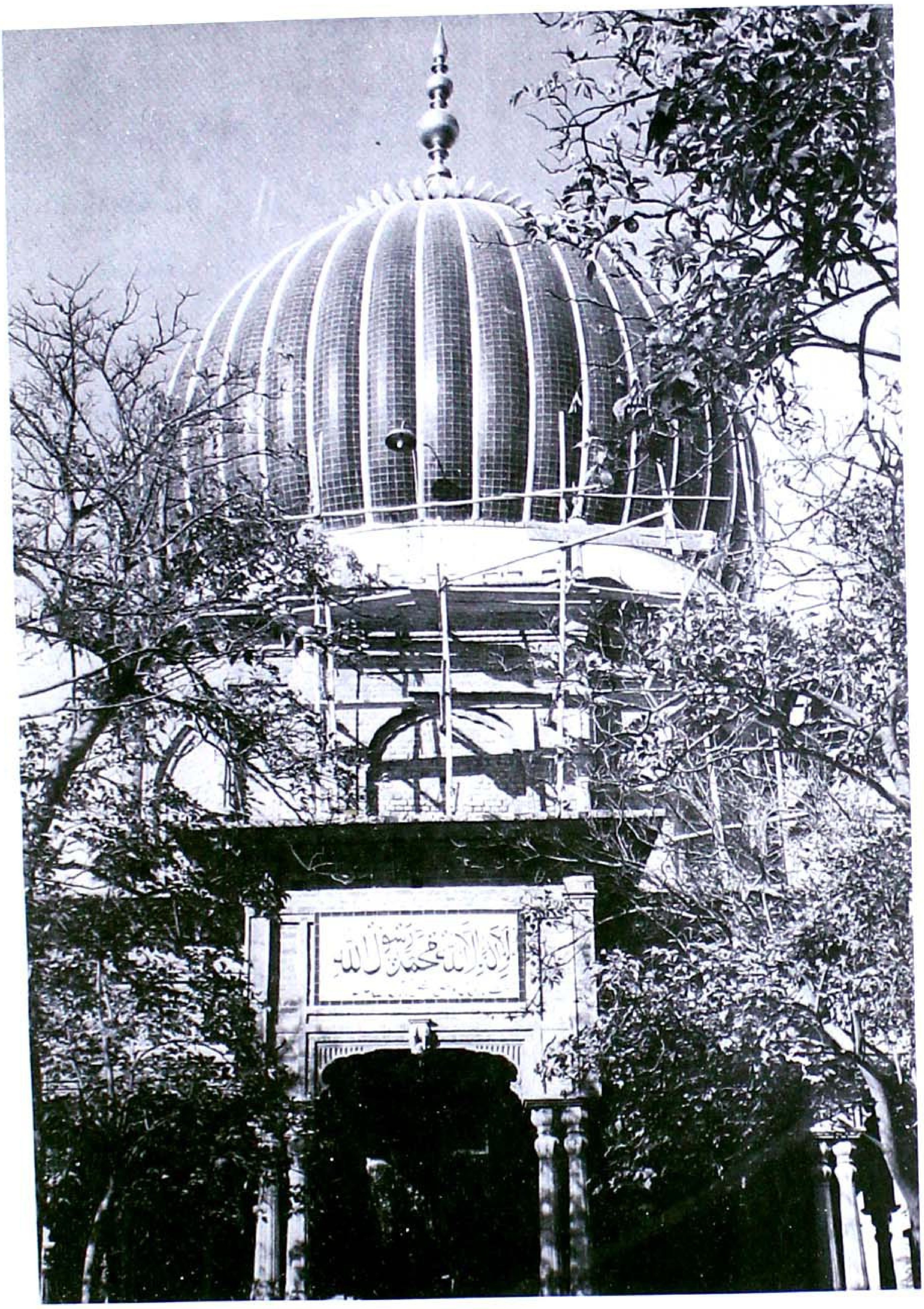

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ

ساہن پال شریف

Marfat.com

دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: ۱۔ نامعلوم؛ ۲۔ محمد اقبال مجددی (مرتّب کتاب)؛ قاری محمد اسلم نوشاہی

بیٹھے ہوئے: ۱۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری؛ ۲۔ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی؛ ۳۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری

Marfat.com

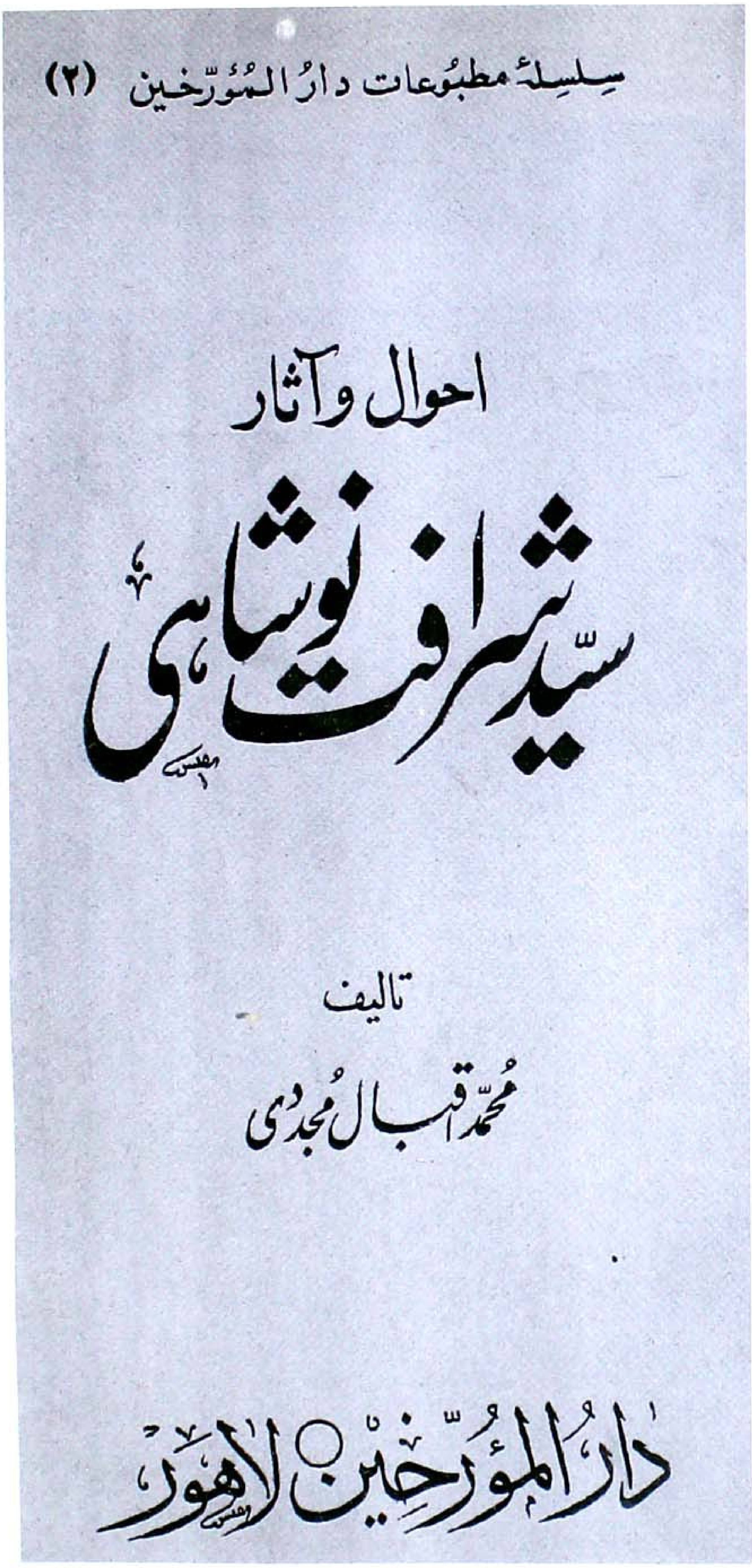
سلسلۂ مطبوعات دار المؤرّخین (۲)

احوال و آثار

سیّد شرافت نوشاہی

تالیف

محمّد اقبال مجددی

دار المؤرّخین لاہور

احوال و آثار سیّد شرافت نوشاہی مرتبہ محمد اقبال مجددی
طبع اوّل کا سرورق بخط نفیس رقم

Marfat.com

احوال شرافت نوشاہی

تألیف

عارف نوشاہی

Marfat.com

Marfat.com

نوشاہیہ بعد از شرافت نوشاہی

بہت عرصہ ہوا ایک تُرک محقق عبدالباقی گولپینارلی کی کتاب دیکھی تھی ''مولویہ بعد از مولانا''[1] جس میں مولانا جلال الدین محمد بلخی رومی (وفات ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ / ۱۶ دسمبر ۱۲۷۳ء) کے بعد ان سے منسوب سلسلۂ مولویہ کی تاریخ اور حالات بیان کیے گئے ہیں۔ تحت الشعور میں اس کتاب کے مندرجات محفوظ رہ گئے ہیں۔ آج جب یہ سطور لکھنے بیٹھا تو معاً پیش لفظ کے لیے جو عنوان سوجھا وہ اسی کتاب کے نام سے متاثر ہے۔

سید شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ / ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) کے وجود کا ظہور خاندانِ نوشاہیہ کی تاریخ کا اہم ترین واقعہ ہے۔ بیسویں صدی کے وہ چھہتر سال جو ان کی زندگی کا حصہ بنے، اگر انھیں ہم تاریخ نوشاہیہ کا ایک زرّین باب قرار دیں اور تاریخ کے اس دور کو 'عہدِ شرافت' سے منسوب کریں تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔

بیسویں صدی کے اوائل میں رجال نوشاہیہ پر اگر کسی کو کچھ لکھنا ہوتا تھا تو گنے چنے مطبوعہ مآخذ دستیاب تھے، محمد اشرف منچری (م: ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء) کی *کنز الرحمت* (مطبوعہ: ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء) اور مفتی غلام سرور لاہوری (م: ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء) کی *خزینۃ الاصفیا* (مطبوعہ: ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)۔ باقی کتابیں قلمی صورت میں تھیں اور لوگوں کی ذاتی ملکیت تھیں۔ جو مخطوطات سرکاری کتب خانوں میں محفوظ تھے ان کی فہرستیں ہی نہیں بنی تھیں کہ کسی کو علم ہوسکتا کون سی کتاب کہاں پڑی ہے؟ سلسلۂ نوشاہیہ سے متعلق مآخذ سے متعلق ایسی بے خبری اور بے یقینی کی صورتِ حال میں حضرت شرافت کمربستہ ہوئے اور نئے نئے مآخذ تلاش کرتے رہے۔ پروفیسر محمد اقبال مجدّدی نے حضرت شرافت کی تصنیف *شریف التواریخ* کی اوّلیات کا ذکر کرتے ہوئے اس چیز کی خاص طور پر نشان دہی کی ہے کہ اس کی فہرست مآخذ میں مخطوطات کی تعداد ۱۰۵۶ (ایک ہزار

Marfat.com

چھپن) ہے ان میں ۹۰ (نوے) مخطوطات ایسے ہیں۔ جنھیں پہلی بار صرف اسی مصنف نے استعمال کر کے اہل علم سے متعارف کروایا ہے اور بجا طور پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دنیائے مآخذ و مخطوطات میں ان نوے خطی ماخذوں کی دریافت کا سہرا اسی فاضل مصنف کے سر ہے (۲)۔

اختلافِ نظر سے قطع نظر، حضرت شرافت کے سلسلۂ نوشاہیہ پر چند بڑے احسانات کا شمار اس طرح کیا جا سکتا ہے:

۱۔ شریف التواریخ کی صورت میں خاندان اور سلسلہ کی علمی، سماجی اور روحانی تاریخ کی تدوین ابتداء سے لے کر اپنے عہد تک۔

۲۔ خاندان اور سلسلہ کے بارے میں بعض بنیادی مآخذ کے مخطوطات یا ان کی نقول کی اپنے کتب خانے میں فراہمی جیسے: رسالۂ احمد بیگ لاہوری، ثواقب المناقب محمد ماہ صداقت کنجاہی، تذکرہ نوشاہی محمد حیات نوشاہی، مرآت الغفوریہ امام بخش لاہوری، تحائف قدسیہ پیر کمال لاہوری، کنز الرحمت محمد اشرف منچری (بخط مصنف)، چہار بہار (ملفوظات حضرت نوشہ گنج بخش) مرتبہ محمد ہاشم تھرپالوی۔

۳۔ گنج شریف: بانیِ سلسلہ، حضرت نوشہ گنج بخش کے اردو و پنجابی کلام کی دریافت اور اشاعت۔

۴۔ مواعظ نوشہ پیر: بانیِ سلسلہ کی پنجابی نثر کی دریافت اور اشاعت۔

۵۔ نوشاہی مصنفین کی تصانیف کو جمع کرنا یا اُن کی متفرق تحریروں اور کلام کو یکجا کرنا۔ یہ ایک طویل فہرست ہے۔

۶۔ اپنے عہد میں دیگر مصنفین کی متعلقہ مطبوعات میں سلسلۂ نوشاہیہ کے مشائخ اور مصنفین رشعراء کے حالات و تصانیف کا تذکرہ داخل کروانا۔ بطور مثال: تذکرۂ شعرائے پنجاب مرتبہ خواجہ عبدالرشید میں نوشاہی شعراء کے حالات اور فارسی کلام اور محمد دین کلیم کی لاہور کے مشائخ سے متعلق تمام کتب میں نوشاہی مشائخ کے حالات حضرت شرافت نے فراہم کیے تھے۔

مختصر یہ کہ حضرت شرافت نے اپنی شعوری زندگی میں آخری لمحے تک سلسلۂ نوشاہیہ کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا اور اپنے محدود وسائل، مخصوص حالات و امکانات اور طرح طرح کی

Marfat.com

مخالفتوں اور رقابتوں کے باوجود سلسلۂ نوشاہیہ کا روحانی و علمی پیغام اور مقام اس سطح تک پہنچا دیا ہے کہ اب لوگ یہ نہیں کہیں گے کہ نوشاہیت صرف سماع اور وجد و حال سے معمور ہے!

شنیدن سماع دیگران را خطاست
ولی جملہ نوشاہیان را رواست (۳)

حضرت شرافتؒ نے ۲۲ رمضان ۱۴۰۳ھ/۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو وفات پائی، اور آج جب یہ سطور لکھی جا رہی ہیں، ان کی وفات کو کم و بیش چوتھائی صدی گذر چکی ہے۔ گذشتہ چوبیس سالوں میں سلسلۂ نوشاہیہ نے کیا پیشرفت کی؟ اور متذکرۃ الصدر عنوان ''نوشاہیہ بعد از شرافت نوشاہی'' کی معنویت کیا ہے؟

میرے لیے اس سوال کا جواب دینا اس لیے بھی ضروری ہے کہ حضرت شرافتؒ نے اپنے وصایا میں اس احقر کو کتب کے معاملات میں کچھ خصوصی ذمہ داری سونپی ہے۔ اگرچہ وہ ذمہ داری خاص اُن کے ذاتی کتب خانے کی حفاظت اور انتظام و انصرام کے بارے میں ہے لیکن اس کے بین السطور میرے لیے ایک وسیع ذمہ داری متعین ہوتی ہے۔ حضرت شرافتؒ کے مخلصین اور میرے احباب کی بھی مجھ سے ایسی توقعات ہیں کہ میں حضرت شرافتؒ کے علمی مشن کو آگے بڑھاوں۔

حضرت شرافتؒ کی وفات کے بعد اب تک اس سلسلے میں جو کام ہو پائے ہیں ان کا اجمالی ذکر سال بہ سال کرتا ہوں۔ یہ تمام کام اجتماعی کوششوں اور حضرت شرافتؒ کے مخلصین اور اعزہ کی مشاورت اور شراکت سے رو بہ عمل آئے ہیں اور احقر کا انفرادی طور پر کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ چون کہ سب معاونین کا تذکرہ اُن کاموں کے ضمن میں ہو چکا ہے، یہاں تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔

الف: کتب کی اشاعت

۱۹۸۳-۸۴ء *شریف التواریخ*، تیسری جلد کے بارہ حصوں کی اشاعت جس کے ساتھ ہی *شریف التواریخ* کی تین جلدوں کی اشاعت مکمل ہوگئی۔

Marfat.com

ستمبر ۱۹۸۴ء چہار بہار مع اردو ترجمہ از شرافت نوشاہی، بہ اہتمام عارف نوشاہی

۱۹۸۴ء بہ یادِ شرافت نوشاہی تصنیف عارف نوشاہی

مارچ ۱۹۸۵ء تاریخ عباسی تصنیف شرافت نوشاہی

۱۹۸۹ء فہرست مخطوطات کتب خانۂ نوشاہیہ تصنیف عارف نوشاہی

جنوری ۱۹۹۶ء سیادت العلویہ تصنیف شرافت نوشاہی

اکتوبر ۱۹۹۶ء انوار السیادت فی آثار السعادت تصنیف شرافت نوشاہی

۱۹۹۶ء خصائص القادریہ فی فضائل نوشاہیہ تصنیف شرافت نوشاہی

۱۹۹۸ء شریف التواریخ کا طبقاتی اشاریہ مرتبہ سید شفیق الرحمان نوشاہی

۱۹۹۹ء سفر نامۂ اوچ تصنیف شرافت نوشاہی، بہ اہتمام عارف نوشاہی

۱۹۹۹ء احوال و مقامات نوشہ گنج بخش، احمد بیگ لاہوری، بہ تصحیح عارف نوشاہی

۱۹۹۹ء مرآت الغفوریہ، امام بخش لاہوری، بہ تصحیح معین نظامی

۲۰۰۰ء حضرت نوشہ گنج بخش: تاریخ وفات اور وطن کی تحقیق، تصنیف عارف نوشاہی

۲۰۰۷ء تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ تصنیف شرافت نوشاہی کی تسوید، تکمیل اور اشاعت۔ بہ اہتمام عارف نوشاہی

ب: ملکی اور غیر ملکی انسائیکلوپیڈیاؤں کو نوشاہی رجال پر مقالات فراہم کیے گئے۔

اس میں مندرجہ ذیل دائرۃ المعارف شامل ہیں:

۱۔ دانشنامۂ زبان و ادب فارسی (بہ اہتمام حسن انوشہ، تہران)

۲۔ دانشنامۂ زبان و ادبیات فارسی (بہ اہتمام فرہنگستان زبان و ادب فارسی، تہران)

۳۔ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (بہ اہتمام دانشگاہ پنجاب، لاہور)

۴۔ *Islam Ansiklopedisi*, (TDV, Istanbul)

Marfat.com

ج: یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی سطح پر ریسرچ سکالرز کو سلسلۂ نوشاہیہ کے متعلق کام کرنے کی ترغیب دی گئی۔

۱۔ محمد احسان، تصحیح تذکرۂ نوشاہی تصنیف محمد حیات نوشاہی۔ پی ایچ ڈی مقالہ برائے شعبۂ فارسی اورنٹیل کالج، جامعہ پنجاب لاہور، زیرنگرانی ڈاکٹر آفتاب اصغر۔اس پر سند دی جاچکی ہے۔

۲۔ اصغر یزدانی، سلسلۂ نوشاہیہ کی اردو خدمات۔ پی ایچ ڈی مقالہ برائے شعبۂ اردو، جامعہ کراچی۔ موضوع کی منظوری کے بعد مقالہ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی نگرانی میں زیرتصنیف ہے۔

۳۔ اقصیٰ ازور، سلسلۂ نوشاہیہ کے مصنفین کی فارسی خدمات۔ پی ایچ ڈی (فارسی) مقالہ برائے جامعہ پنجاب، لاہور۔ موضوع منظوری کے مراحل میں ہے۔

۴۔ مغیث نوشہ، سلسلۂ نوشاہیہ کی پنجابی خدمات۔ پی ایچ ڈی (پنجابی) مقالہ برائے جامعہ پنجاب، لاہور۔ موضوع منظوری کے مراحل میں ہے۔

د: معاصر محققین کو نوشاہی مصنفین کی تصانیف تدوین کرنے اور ان کے بارے میں مقالات لکھنے کی ترغیب دی گئی۔

۱۔ سید عبدالکریم عباسی نوشاہی کے *کلیات عباسی* (پنجابی کلام) کی تدوین و اشاعت بہ اہتمام صاحبزادہ خضر نوشاہی، مطبوعہ ۱۹۸۴ء۔

۲۔ "شریف احمد شرافت نوشاہی: حالات تے آثار"، ڈاکٹر محمد سرفراز ظفر، *چھیماہی کھوج*، شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، شمارہ ۱۳، جولائی۔ دسمبر ۱۹۸۴ء، صفحات ۴۹۔۷۵۔

۳۔ شیخ سعدی کی *گلستان* اور *کریما* اور شرف الدین بخارایی کے *نام حق* کے پنجابی تراجم از سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی تدوین ڈاکٹر محمد سرفراز ظفر نے کی، مطبوعہ جولائی ۱۹۸۵ء۔

۴۔ امام بخش لاہوری کی *مرآت غفوریہ* کی تدوین ڈاکٹر معین نظامی نے کی، مطبوعہ ۲۰۰۰ء

Marfat.com

۵: نوشاہی مصنفین کی نئی کتب کی دریافت

۱۔احمد یار مرالوی کی پنجابی تصنیف شجرۂ طوبیٰ کے مخطوطہ مملوکہ قاضی تنویر وارث وارثی ،سنگھوئی ،ضلع جہلم کی دریافت بوساطت خضر نوشاہی ۔اس پر ڈاکٹر شہباز ملک کا تحقیقی مقالہ ''مولوی احمد یار دی ایک ہور لکھت :شجرۂ طوبیٰ'' چھیماہی کھوج ،لاہور ،جلد ۱۰ ،شمارہ ۲ ،مسلسل شمارہ ۲۰ ،صفحات ۲۵۔۴۴

۲۔محمد ماہ صداقت کنجاہی کی مثنوی خط بغداد کے مخطوطہ کے عکس کی فراہمی بوساطت خضر نوشاہی ۔ اس پر عارف نوشاہی کا تحقیقی مقالہ ''صداقت کنجاہی کی نو دریافت مثنوی خط بغداد کا تعارف'' مشمولہ ارمغان وحید قریشی ، لاہور ، ۱۹۹۸ء ،ص ۴۷۱۔ ۴۸۶؛ نقد عمر مطبوعہ لاہور، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء ،ص ۲۵۶-۲۷۰

۳۔محمد ماہ صداقت کنجاہی کی تصنیف شجرۂ طیبہ کی دریافت بوساطت عارف نوشاہی ۔سہ ماہی دانش ،اسلام آباد ،شمارۂ ۸۰ ، بہار ۱۳۸۴ش /۲۰۰۵ء ،ص ۹۔۸۰ میں اس فارسی متن کی اشاعت بہ اہتمام عارف نوشاہی و معین نظامی : ''شجرۂ طیبہ [سہ داستان سمبولیک]''

۲۰۰۷ء میں احقر نے مسعود احمد جھنڈیر لائبریری سردار پور جھنڈیر ، تحصیل میلسی ،ضلع وہاڑی میں گوشۂ نوشاہیہ بیاد سید شرافت نوشاہی قائم کیا ،اِس گوشے میں نوشاہی مصنفین اور نوشاہی سلسلے کے بارے میں کتب یکجا رکھی جائیں گی ۔

میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ربع صدی میں کسی متعین مقصد اور منزل کے حصول کے لیے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے ، شرط یہ ہے کہ مکمل طور پر اس مقصد کے حصول میں انہماک رہے ۔ہم سے گذشتہ پچیس سالوں میں جو کچھ ہو سکا وہ غمِ روزگار ،قوتِ کار کے ایک نقطہ پر متمرکز نہ ہونے اور مالی وسائل کی کمی کے باوجود ہے ۔اگلی ربع صدی میں کیا ہوگا ؟ یہ خداوندِ علیم و بصیر ہی جانتا ہے ۔ لیکن موجودہ حالات اور قرائن کی بنیاد پر میں جو پیش گوئی کر سکتا ہوں وہ کوئی زیادہ امید افزا نہیں ہے ۔ یہ حضرت شرافتؒ ہی تھے جو مکتب کی کرامت کی بجائے ، فیضانِ نظر سے اعلیٰ علمی مراتب تک جا پہنچے ۔کسی دوسرے فرد کے لیے علمی شغف اور تحقیق میں ضروری ہے کہ اعلیٰ تعلیم اور جدید علوم اور زبانوں پر مہارت رکھتا ہو ۔ زمانے کے موجودہ چلن کے مطابق ہمارے اعزہ اور

Marfat.com

خاندان کے بچے انھی جدید تحصیلات کی طرف چلے گئے ہیں جو اس وقت دنیا کا تقاضا ہیں اور کہتے ہیں کہ ان علوم کا حصول اپنی بقا کے لیے ضروری ہے۔ اپنے گھر سے ہی بات شروع کرتا ہوں۔ راقم السطور کے بچوں نے وہ تعلیم حاصل نہیں کی (یا میں نے انھیں نہیں دلوائی) جو اس قسم کی تصنیف و تحقیق کے لیے ضروری ہے جس کا ذکر گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔ یہی حال حضرت شرافتؒ کے دیگر قریبی اخلاف کا ہے۔ ان میں سے کچھ مشرقی علوم اور زبانوں کی بجائے جدید مغربی علوم کی طرف راغب ہیں اور بعض نے ملازمت، کاروبار اور ''پیری مریدی'' پر اکتفا کیا ہے۔ داناؤں کا یہ قول سو فیصد حسب حال ہے ''میراث پدر خواہی علم پدر آموز'' باپ کی وراثت چاہیے تو باپ کا علم بھی سیکھیے۔

ہاں یہ امید ضرور ہے کہ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے معمور مستقبل میں ہمارے اگلی نسل جب ان مہارتوں کی حامل ہو گی تو اُس فضا میں کوئی خدمت اپنے خاندان کے لیے بھی انجام دے سکے اور خاندان کی تاریخ کو کاغذ سے برقی لوح پر منتقل کر دے۔

عارف نوشاہی

۲۰ ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ/ ۸ اپریل ۲۰۰۷ء

۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

---

1. Abdulbaki Golpinarli, *Mevlana dan Sonra Mevlevilik*, Istanbul, 1983

۲۔ *شریف التواریخ*، ج ا، ص ۳۲-۳۳

۳۔ *کنز الرحمت*، ۶۵

Marfat.com

Marfat.com

احوالِ شرافت نوشاہی

ولادت

آپ عصر کے وقت، بروز ہفتہ، ۱۹ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ/ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء، بہ مقام ساہن پال شریف، (اُس وقت ضلع گجرات، پنجاب، اب ضلع منڈی بہاء الدین) پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر کہے گئے ایک قطعہ کا تاریخی شعر یہ ہے:

ز سال ولادت ندا شُد لطیف
شریف احمد است و محمد شریف

۱۳ ۲۵

ساہن پال شریف

جس بستی کو آپ کے مقامِ ولادت ہونے کا شرف حاصل ہے، وہ ۹۹۴ھ/ ۱۵۸۶ء میں بانیِ سلسلۂ نوشاہیہ حضرت نوشہ گنج بخش کے حکم پر اُن کے ایک مرید اور معتقد چوہدری ساہن پال بن مہمان تارڑ نے بسائی تھی اور اُسی کے نام پر اُس کا نام "چک ساہن پال" رکھا گیا۔ جہاں حضرت نوشہ گنج بخش نے اپنی اولاد اور چوہدری ساہن پال تارڑ نے اپنی اولاد سمیت سکونت اختیار کی۔ گذشتہ سوا چار سو سال سے یہ دونوں اولادیں باہمی امن و آشتی اور محبت و احترام کے ساتھ اب بھی سکونت پذیر ہیں۔ ساہن پال شریف دریائے چناب کے کنارے واقع تھا اور اس کی طغیانی کی زد میں تھا۔ چنانچہ پہلی بار ۱۱۸۰ھ/ ۵۷-۱۷۵۶ء میں، دوسری بار ۱۲۳۷ھ/ ۲۲-۱۸۲۱ء میں اور تیسری بار ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء میں ساہن پال کی آبادی دریا بُرد ہو کر دوبارہ آباد ہوئی۔ موجودہ آبادی کو بھی ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء میں سیلاب نے شدید نقصان پہنچایا اور کچھ لوگ

Marfat.com

گاؤں چھوڑ کر چلے گئے لیکن بقیہ آبادی اُسی مقام پر از سرِ نو آباد ہو گئی جہاں ۱۲۴۵ھ/۱۸۳۰ء سے آباد چلی آ رہی ہے۔ یہ گاؤں اب تھانہ پاہڑیاں والی، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین کی حدود میں واقع ہے۔

جیسا کہ بیان ہوا یہ گاؤں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی مرضی سے بسایا گیا تھا۔ اسے حضرت موصوف کی سکونت اور وفات کے بعد آغوشِ لحد میں لینے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اس مناسبت سے شعراء نے ہر دور میں اس گاؤں کی تعریف میں بہت عمدہ نظمیں کہی گئی ہیں۔ چند نمونے حسب ذیل ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری (زندہ: ۱۱۰۷ھ/۹۶-۱۶۹۵ء):

ملبّب است بہ فیض و بہ عشق مالا مال
بہشت روے زمین است چکِ ساہن پال
زہے مکان چہ مکان کو بہ چشم بخشد نور
زہے زمین چہ زمین کو بہ دل بخشد حال
ز ساکنان چہ بزرگ و چہ خُرد گر بینی
بہ باطن اند پُر از سوز، ظاہر آب زلال
بہ ہر مکان کہ درو قطب حق مقام کند
عبور چون نکند سالک و ولی، ابدال
بہ لطف خویش بخوان و مران تو احمدؔ را
بہ درگہت سر خود ماندہ بر امیدِ وصال(۱)

۲۔ علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی (م: ۱۱۴۸ھ/۱۷۳۵ء):

تعالی اللہ بنای فیض دمساز
مقام عاشقان خانہ پرداز
صفایش بس کہ دامنگیر کردند

Marfat.com

بہ آب گوہرش تعمیر کردند
زبس گلہا درو جا بر نظر تنگ
زمین چون بوم دیبا نقشِ ارژنگ
ہوایش چون ہوائے عشق مشہور
غبارش چون غُبار سُرمہ پُر نور
سخن کوتہ، ہمین وصفش تمام است
کہ قطب دین و دنیا را مقام است (۲)

۳۔محمد اشرف منچری (م: ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء):

الف:

بگفتا کہ من آمدم از خوشاب
روم سہن پال آنچہ روی چناب
مرا شوق دیدار نوشاہ پاک
بہ جذبہ کشیدہ درین آب وخاک (۳)

ب:

شدہ روضۂ پاک در سہن پال
بگردِ جہان مشتہر چون ہلال (۴)

ج:

خ خادم پاک نوشاہیاں دے دین دنیا دے وچہ نہال میاں
عشق ایسے ای ہٹ وکاوندائے، ڈِٹھے بہت بازار میں بھال میاں
بھورا نوشہ دامینوں ہے بہت پورا، ُبھٹھ گھتاں میں غیر دی شال میاں
اشرف لوک مکے بھنے جاوندے نے، میرا مکہ ہے ساہن پال میاں (۵)

Marfat.com

۴۔میاں علی بخش قوال، ساکن رَن مل (م: ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۵ء):

الف اوس محبوب نوں ڈھونڈھ دی ساں جیہڑا شہر مدینیوں لال آیا
رَستہ پکڑ بغداد شریف والا ، لنگھ اُچ توں طرف بھلوال آیا
سر تے پہن ٹوپی ، گل پا فرغل ، لُک چھپ اتے برقعہ ڈال آیا
علی بخش سائیں کیتا کرم نوشہ جدوں ویکھیا تے ساہن پال آیا(۶)

۵۔سید عبدالکریم عباسی نوشاہی (م: ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء):

مینوں ساہن پال کمال دِتے ، جے ہوندا مَنّن والیاں دا
میں ہیر سیال اُس رانجھن دی ، اوہدا تخت ہزارہ ویکھ آواں (۷)

اج ساہن پال شریف اندر کُھلا مے خانہ اے وحدت دا
پیمانہ ہتھ نوشاہی دے پُر کر کے پلایا جاندا اے(۸)

شجرۂ نسب

حضرت شرافتؒ نے جس خانوادہ میں آنکھ کھولی وہ گذشتہ تین صدیوں سے روحانیت اور علم وفضل کی آبیاری کر رہا تھا اور آپ کے تمام آباواجداد پُشت در پُشت صاحبِ علم و دانش تھے، جیسا کہ اِس سلسلۃ الذہب سے معلوم ہے:

۱۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ (صاحبِ تذکرہ)۔

۲۔ بن سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ (۱۳۰۷-۱۳۸۴ھ/ ۱۸۹۰-۱۹۶۵ء) مصنفِ عیون التواریخ، مترجم گلستان و بوستان وکریما وغیرہ بہ پنجابی۔ (حضرت شرافتؒ کی والدۂ مکرمہ کا نام سیّدہ حسین بی بیؒ بنت غلام علی بن قدم الدین نوشاہی تھا)۔

۳۔ بن سیّد محمد شاہ نوشاہیؒ (۱۲۸۱-۱۳۳۷ھ/ ۱۸۶۵-۱۹۱۸ء) مصنفِ فہرست تفسیر حسینی، روزنامچہ محمد شاہی۔

83743

Marfat.com

۴۔ بن سیّد محمد امین نوشاہیؒ (۱۲۴۱-۱۳۱۰ھ/ ۱۸۲۶-۱۸۹۳ء) مصنفِ وظیفۂ امینیہ۔

۵۔ بن سیّد قل احمد نوشاہیؒ (۱۲۱۲-۱۲۸۶ھ/ ۱۷۹۷-۱۸۶۹ء) مصنفِ بستان الاوراد، تبیان القرآن، ثمرات الافکار، لغات نوشاہی، مخزن الاعمال، مصباح العلاج، وسائط العلوم۔

۶۔ بن سیّد الٰہی بخش نوشاہی (۱۱۸۲-۱۲۵۳ھ/ ۱۷۶۸-۱۸۳۲ء) مصنفِ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلمیہ۔

۷۔ بن سید نور اللہ نوشاہیؒ (۱۱۴۷-۱۲۲۹ھ/ ۱۷۳۴-۱۸۱۴ء) مصنفِ فتاویٰ نوشاہیہ، حقایق نوریہ۔

۸۔ بن سیّد محمد حیات نوشاہیؒ (م: ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۰ء) مصنفِ تذکرۂ نوشاہی، ترویح القلوب، حاشیۂ شمائل النبی، رسالہ در اباحت سماع، شرح اسماء اربعین، مجمع اللطائف۔

۹۔ بن سیّد جمال اللہ نوشاہی (۱۰۷۸-۱۱۴۲ھ/ ۱۶۶۸-۱۷۶۹ء) مصنفِ حقایق الآثار۔

۱۰۔ بن سیّد محمد برخوردار (۹۸۵-۱۰۹۳ھ/ ۱۵۷۷-۱۶۸۲ء) مصنفِ جوامع الاسرار۔

۱۱۔ بن شیخ الاسلام مجدّد اکبر حضرت حاجی محمد نوشاہ گنج بخش قادری (۹۵۹-۱۰۶۴ھ/ ۱۵۵۲-۱۶۵۴ء) بانی خاندان وسلسلۂ نوشاہیہ وصاحب ملفوظات چہار بہار۔

اس شجرۂ نسب میں مذکور تمام کتب کے قلمی نسخے حضرت شرافت کے کتب خانہ میں محفوظ ہیں۔

سلسلۂ نوشاہیہ

سلسلۂ نوشاہیہ، برصغیر پاکستان وہند میں طریقۂ قادریہ کی ایک اہم شاخ ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (م: ۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء) کے خانوادۂ جلیلہ سے سید محمد غوث گیلانیؒ (م: ۹۲۳ھ/ ۱۵۱۷ء) اوچ (ضلع بہاول پور) تشریف لائے اور طریقۂ قادریہ کی اِس علاقے میں بنیاد رکھی۔ اُن کے مُرید شاہ مبارک حقانی گیلانیؒ (م: ۹۵۶ھ/ ۱۵۴۹ء)، اُن کے مرید مخدوم شاہ معروف خوشابیؒ (م: ۹۸۷ھ/ ۱۵۷۹ء)، اُن کے مرید حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ (م: ۱۰۱۲ھ/ ۱۶۰۴ء) اور اُن کے خلیفہ ومرید حضرت نوشہ گنج بخشؒ، جن کے خلفا پنجاب کے علاوہ اُس

Marfat.com

زمانے میں کابل، کشمیر، سندھ، اور ہند میں موجود تھے۔

اب بھی خاص طور پر پنجاب بھر میں سلسلۂ نوشاہیہ کا بے حد تصرّف ہے اور اس کے مشائخ کی خانقاہیں اور مزارات مرجع زیارت خاص و عام ہیں:

این سلسلہ سر مشق سیہ مستان است
بَرہم زنِ زورِ رُستم دستان است
از غلغل او ہر دو جہان پُر گشتہ
زنجیرِ درِ خدا گر ہست، آن است (۹)

نوشاہیہ سے انتساب رکھنے والے دو طرح کے ہیں۔ایک وہ جو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی صلبی اولاد سے ہیں اور دوسرے وہ جو بطریق بیعت اس سلسلہ سے وابستہ ہیں یعنی مُرید ہیں۔ دونوں نسبتوں سے افراد اپنے نام کے ساتھ ''نوشاہی'' لکھتے ہیں۔حضرت شرافتؒ جیسا کہ مذکور ہوا، حضرت نوشہؒ کی اولاد سے ہیں۔انھوں نے ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۲ء میں اپنے والد بزرگوار سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ سے بیعت طریقت بھی کی۔گویا اس اعتبار سے ان کا ''نوشاہی'' ہونا نجیب الطرفین ہے۔

ابتدائی تعلیم

حضرت شرافتؒ جب چار سال کے ہوئے تو ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ/۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء کو اپنے والد بزرگوار کی پھوپھی محمد بی بیؒ بنت محمد امین نوشاہی سے پہلا سبق لیا۔اس کے بعد اپنے جدّ بزرگوار سیّد محمد شاہ نوشاہیؒ کی خدمت میں تعلیم جاری رکھی۔سات سال کی عمر (۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء) میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا اور پھر فارسی زبان و ادب کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔مروّجہ نصابی کتب کریما، نام حق، پند نامہ (عطّار)، گلستان، بوستان، یوسف و زلیخا (جامی)، اسکندر نامہ (نظامی)، فارسی نامہ، واحد باری، راہ نجات، حقیقۃ الصلوۃ، مصدر فیوض اور دیگر دینی رسائل اپنے جدّ بزرگوار کے پاس سبقاً پڑھے۔حضرت شرافتؒ بارہ سال کی عمر میں ابھی اسکندر نامہ کے اسباق لیتے تھے کہ ان کے جدّ بزرگوار کا ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء میں انتقال ہو گیا۔اس کے بعد اپنے والدِ

Marfat.com

بزرگوار کی خدمت میں وہ اسباق مکمل کیے اور فارسی ادب کی دوسری کتابیں بہار دانش (عنایت اللہ کنبو)، مثنوی نیرنگ عشق (محمد اکرم غنیمت کنجاہی)، انوار سہیلی (حسین واعظ کاشفی) اور عربی قواعد زبان کی کتابیں جیسے صرف بہائی وغیرہ بھی انھی کی خدمت میں پڑھتے رہے۔

حضرت شرافتؒ کی باقاعدہ تحصیلِ علم بس یہیں تک محدود ہے کہ اپنے اب وجد کے محضر میں مروّجہ کتب پڑھ لیں، کسی مدرسہ یا مکتب یا سکول رکالج میں درجۂ علمی حاصل کرنے کے لیے داخل نہیں ہوے۔ تحصیلِ علم کی یہ روایت گذشتہ کئی صدیوں سے اسلامی ممالک اور برصغیر میں موجود تھی کہ کسی ایک عالم یا علماء کے محضر میں رہ کر مروّجہ علوم اور زبانوں (مثلاً عربی، فارسی) کی اُمہات کتب پڑھ لی جاتی تھیں جس سے اکتساب علوم والسنہ ہو جاتا۔ حضرت شرافتؒ کا تحصیل علم اسی روایت کا تسلسل ہے۔ تاہم آگے چل کر آپ نے زوردار مطالعہ اور علماء کی صحبت میں رہ کر کسی مدرسہ یا درسگاہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کرنے کی تلافی کر لی اور خود حقیقی معنوں میں ''اُستاد'' قرار پائے۔ اب مدارس، کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے طلبہ اور اساتذہ اُن سے استفادہ کرتے تھے اور اپنی تحقیقات اور تصانیف میں ان سے راہ نمائی حاصل کرتے تھے۔ ملکی اور غیر ملکی جامعات میں حسب ذیل مقالات حضرت شرافتؒ کی خاص توجہ اور تعاون سے مکمل ہوے:

۱۔ ممتاز بیگم چوہدری کا پی ایچ ڈی (فارسی) کا مقالہ کتاب ہاے تصوف بزبان فارسی در پاکستان و ہند براے دانشگاہ تہران، ۱۹۶۷ء

۲۔ خان محمد اقبال جاوید بلوچ کا ایم اے (پنجابی) کا مقالہ حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام براے اورینٹل کالج پنجاب یونی ورسٹی لاہور، ۱۹۷۲ء

۳۔ نذر حسین چوہدری کا پی ایچ ڈی (فارسی) کا مقالہ تصحیح ثواقب المناقب براے دانشگاہ تہران، ۱۳۵۸ ہجری شمسی/ ۱۹۷۹ء

خوش نویسی کی تعلیم

آپ نے ۴۲-۱۳۴۱ھ/۲۴-۱۹۲۳ء کے دوران مولوی محمد حسین مبارک رقم (م: ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء) کے پاس موضع عادل گڑھ، ضلع گوجرانوالہ میں فن خوشنویسی سیکھا اور خط نستعلیق

Marfat.com

اور نسخ میں مشق بہم پہنچائی۔ استاد نے انھیں ''نفیس رقم'' کا خطاب دیا تھا۔ اسی دوران آپ کچھ عرصہ پیشہ ورانہ کتابت بھی کرتے رہے اور آپ کی کتابت کردہ چند کتب چھپی تھیں (۱۰) حضرت شرافتؒ نے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیرِ حسینی (فارسی) بھی مولوی صاحب مذکور سے پڑھے۔

حضرت شرافتؒ نستعلیق اور نسخ بہت خوبصورت لکھتے تھے۔ آپ نے اپنی تصانیف اور مرتبات خود ہی کتابت کی ہیں۔ جو تصانیف یا مرتبات سرکنڈے (نَے) کی قلم سے لکھی ہیں وہ بے حد چشم نواز ہیں۔ جن لوگوں نے شریف التواریخ کی پہلی جلد قلمی حالت میں دیکھی ہے وہ آپ کے خط نستعلیق کی داد دیتے ہیں۔ اس میں شنگرفی عنوانات کا التزام اور عربی عبارتیں خط نسخ میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

شخصیت کے دو نمایاں پہلو

حضرت شرافتؒ کی شخصیت کے دو پہلو بہت نمایاں ہیں۔ ایک روحانی پہلو یعنی مُرشد و شیخِ طریقت ہونا اور دوسرا اُن کا علمی پہلو یعنی محقق و مصنّف ہونا۔ شخصیت کے یہ دونوں خطوط ان کی زندگی میں شروع سے لے کر آخر تک متوازی اور متوازن چلتے جاتے ہیں۔ وہ راتوں کو جاگ کر خدا سے راز و نیاز کرتے۔ نماز، روزہ کے وہ سختی سے پابند تھے۔ روزے اس بیماری میں بھی رکھے جو ان کی وفات پر منتج ہوئی۔ صُبح تلاوت کلام پاک بھی بلا ناغہ کرتے۔ ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء میں حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ عیدین کے موقع پر اگر ساہن پال شریف میں ہوتے تو عید کے خطبات آپ ہی دیتے اور نماز عید پڑھاتے۔ فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل و مستحبات بھی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ یہ مستحب عبادتیں مختلف زمانوں میں مختلف رہی ہیں۔ ۱۳۹۴ھ میں آپ نے اپنے معمولات اور وظائف کی کچھ تفصیل یوں لکھی ہے:

۱۔ ''نوافل تہجد کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ یوسف پڑھتا ہوں۔ باقی رکعتوں میں مختلف رکوعات پڑھتا ہوں۔ (تہجد سے پہلے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھ لیتا ہوں۔)

۲۔ تہجد کے بعد مناجات۔ خواہ عربی یا فارسی یا اردو یا پنجابی زبان میں بارگاہ حق تعالےٰ میں کرتا ہوں۔

Marfat.com

۳۔ اس کے بعد استغفار، کلمہ طیبہ، درود ہزارہ پڑھتا ہوں۔

۴۔ نماز فجر کے بعد، سورۂ ملک پڑھ کر بروح والد بزرگوار اعلیٰ حضرت نوشاہیؒ ایصال ثواب کرتا ہوں۔

۵۔ سورۂ واقعہ پڑھ کر بروح والدہ ماجدہؒ۔

۶۔ سورۂ نوح پڑھ کر بروح ہمشیرہ حضرت نذیر بیگم مرحومہؒ۔

۷۔ سورۂ یٰسں پڑھ کر بروح برادر حضرت صاحبزادہ بشیر احمد بشارت مرحومؒ۔

۸۔ سورۂ النبا دو مرتبہ پڑھ کر بروح جدّ مادری حضرت سید غلام علی شاہ مرحومؒ۔

۹۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھ کر بروح جد امجد حضرت سید حافظ محمد شاہ مرحومؒ۔

۱۰۔ دعائے تسخیر القلوب ایک مرتبہ، فاتحہ بروح حضرت غوث اعظمؒ۔

۱۱۔ دعائے حزب البحر ایک مرتبہ، فاتحہ بروح شیخ ابوالحسن شاذلیؒ۔

۱۲۔ درود کبریت احمر ایک مرتبہ، فاتحہ بروح غوث اعظمؒ۔

۱۳۔ درود تاج ایک مرتبہ، فاتحہ بروح آباواجداد واحباب وغیرہ۔

۱۴۔ مسبعات عشر، فاتحہ بروح حضرت نوشہ گنج بخشؒ۔

۱۵۔ اسماء الحسنےٰ ایک مرتبہ۔

۱۶۔ سورۂ دہر ایک مرتبہ پڑھ کر بروح مشائخ قادریہ نوشاہیہ برخورداریہ رحمانیہ تاج محمودیہ۔

۱۷۔ آخری رکوع سورۂ بقر پڑھ کر بروح اولیاے امت محمدیہ ومشائخ نوشاہیہ۔

۱۸۔ سورۂ انشراح تین بار پڑھ کر بروح سائیں دسوندھی شاہ لدھیانویؒ۔

۱۹۔ سورۂ القدر تین بار پڑھ کر بروح سید عبدالکریم عباسی نوشاہی چنبلیؒ۔

۲۰۔ سورۂ مزمل شریف ایک بار پڑھ کر بروح ملائکہ مقربین۔

۲۱۔ آیۃ الکرسی ایک بار پڑھ کر بروح انبیائے کرام علیہم السلام۔

۲۲۔ دعائے مقہوری اعدا۔

۲۳۔ وظیفہ جن فرمودۂ حضرت نوشہ گنج بخشؒ۔

Marfat.com

۲۴۔ شجرۂ شریف خاندان قادری نوشاہی منظوم اردو از تصنیف خود۔

۲۵۔ دعا از شیخ سعدی، رباعی

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستان را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمنان نظر داری

گیارہ مرتبہ۔ اس کے بعد یہ اوراد پڑھتا ہوں:

۲۶۔ تلاوتِ قرآن مجید ایک سیپارہ۔

۲۷۔ دعائے حرز یمانی یعنی سیفی ایک مرتبہ۔

۲۸۔ اسماء الحسنیٰ ایک مرتبہ۔

۲۹۔ دعائے کبیر ایک مرتبہ۔

۳۰۔ اسبوع شریف۔

۳۱۔ درود مستغاث شریف۔

۳۲۔ دعائے بدر دلائل الخیرات۔

۳۳۔ اسماء الحسنیٰ دوسری مرتبہ۔

۳۴۔ دلائل الخیرات ایک منزل۔

۳۵۔ اسماء النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کو جب دلائل الخیرات ختم کرتا ہوں۔

۳۶۔ درود اکسیر اعظم شریف ایک بار پڑھتا ہوں۔

اور جو سورتیں اور اوراد بزرگانِ کرام کو ایصال ثواب کرتا ہوں جن کی تفصیل آگے لکھی ہے۔ تو ہر ایک کے ساتھ تین مرتبہ سورۂ اخلاص بھی پڑھ کر بخشتا ہوں۔"[11]

دن کو مطالعہ اور تصنیف و تحقیق کا کام انجام دیتے۔ وہ ۱۹۳۴ء میں جب ابھی ستائیس سال کے تھے تو چلہ نشینی کے لیے درگاہ گیلانیہ اوچ شریف گئے۔ ان چالیس راتوں ردنوں کی حضرت شرافتؒ نے جو روداد لکھی ہے اس میں علمی تحقیق و جستجو کی تڑپ بالکل واضح ہے[12]۔ اپنی وفات سے آٹھ دس دن پہلے تک، جب اُن کی صحت اچھی تھی، وہ تصنیف و تالیف کے کاموں میں

Marfat.com

مصروف رہے۔ آٹھ دس دن جو مرض الموت سے دو چار رہے اور بستر پر گذارے اور اب جسم میں لکھنے پڑھنے کے لیے طاقت نہ تھی، تب بھی ان کی زندگی کے وہ دو نمایاں پہلو ساتھ ساتھ تھے۔ اُن کے زیرلب آیاتِ قرآنی کا زمزمہ تھا، ہاتھ سینے پر باندھتے اور آنکھ کے اشارے سے نماز پڑھ لیتے۔ بولنے کی سکت ہوئی تو مجھے کہہ کر ایک کتاب سے حضرت نوشہؒ کے بارے میں کچھ مضامین پڑھوائے اور سُنے۔

جس طرح انھوں نے ہزاروں صفحات لکھ کر یادگار چھوڑے ہیں، اسی طرح انھوں نے اپنے پیچھے ہزاروں مُریداور عقیدت مند بھی چھوڑے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کوئی ''پیشہ ور پیر'' تھے۔ درحقیقت اُن کی سادہ تربیت، اخلاقیات کا مطالعہ، صوفیہ اور صاحبِ روحانیت بزرگوں سے تعلق اور روحانی تعلیم نے انھیں جلبِ زر اور کسبِ شہرت سے مستغنی کر دیا تھا۔ ایک امریکی محقق پروفیسر رچرڈ ایم ایٹن (اریزونا یونیورسٹی) نے اپنی آنکھوں سے حضرت شرافتؒ کی سادگی دیکھی تھی، اُن کا کہنا ہے:

ترجمہ:

> سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی کو اسلامی تصوّف اور پنجابی تاریخ کی عظیم روایت وراثت میں ملی ہے۔ وہ برصغیر کے اکثر سجادہ نشینوں کے برعکس جو بڑے بڑے زمین دار بن گئے ہیں اور اس کے نتیجے میں تصوّف اور اس کے روحانی پہلوؤں سے دُور ہٹ گئے ہیں، شرافت نوشاہی نے اس روایت کو آگے بڑھایا ہے۔ (۱۳)

شادی اور اولاد

حضرت شرافتؒ کی شادی ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۴۶ھ/ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو سیّد جلال الدین نوشاہی ساکن پانڈوکے، ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی سیّدہ فضل بیگم (م: ۴ رمضان ۱۴۱۸ھ/ ۳ جنوری ۱۹۹۸ء) سے ہوئی۔ مولانا محمد سلام اللہ شائق، ساکن چک عمر، ضلع گجرات نے قطعۂ تاریخ کہا:

شد مبارک شادی احمد شریف
خانہ آبادی خدا سازد نصیب

Marfat.com

سال عقدش بے سرِ اندیشہ شد
ا
اتفاق شمع و پروانہ عجیب
۱۳ ۴۷

۱۳۴۶=۱-۱۳۴۷

آپ کی اولاد کی تفصیل بہ ترتیب تاریخ ہائے پیدائش اس طرح ہے:

۱۔ سید ریاض الحسن نوشاہی۔ پیدائش ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۴۸ھ/ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۹ء، وفات ۶ محرّم ۱۴۲۰ھ/ ۲۳ اپریل ۱۹۹۹ء۔ ساہن پال شریف میں اپنے دیوان خانہ کے صفہ پر اپنے جدّ بزرگوار اور والد بزرگوار کے ساتھ مشرقی جانب مدفون ہیں۔

۲۔ سیّدہ صدیقۃ الکبریٰ نوشاہی۔ پیدائش ۶ شعبان ۱۳۵۱ھ/ ۴ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔

۳۔ سید سعید الظفر نوشاہی۔ پیدائش ۷ ارجب ۱۳۵۵ھ/ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں اور لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔

۴۔ سیّدہ فہمیدہ خانم المعروف حمیدہ بیگم، پیدائش ۵ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ/ ۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء۔ اِس وقت بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔

۵۔ سیّدہ عذرا بیگم، پیدائش ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ/ ۳۱ مارچ ۱۹۴۵ء۔ اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔

آخری ایام اور علالت

ماہ رمضان ۱۴۰۳ھ (جون ۱۹۸۳ء) کے پہلے عشرہ میں آپ ضلع شیخوپورہ کے مختلف مواضع کے سفر پر تھے کہ گیارہ رمضان کو اپنے چھوٹے صاحبزادہ سعید الظفر نوشاہی مقیم لاہور کے گھر پہنچے اور ان سے کہا کہ اب میں کمزوری محسوس کرتا ہوں، مجھے ساہن پال شریف پہنچا دیا جائے۔ سعید الظفر نوشاہی کے بیٹے سیّد مستظہر سعید انھیں ۱۲ رمضان/ ۲۴ جون کو ساہن پال لے آئے۔ پہلے دس روزے رکھنے اور سفر کی وجہ سے نقاہت ہونے کے باوجود ۱۳ رمضان/ ۲۵ جون کو

Marfat.com

دوبارہ اپنے لکھنے پڑھنے کے معمولات میں مصروف ہو گئے۔ مریدوں اور احباب کو خطوط لکھے کہ میری صحت اچھی نہیں رہی اور کمزور ہو گیا ہوں۔

چودھواں روزہ رکھا تو حالت دوبارہ بگڑ گئی اور بخار آ گیا۔ آپ کے بھانجے حکیم شفیق الرحمان نوشاہی (پ:۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء) نے علاج شروع کیا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ان ایام میں شدّت مرض سے بے حد نحیف ہو چکے تھے اور بولنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اشاروں سے اپنا مطلب سمجھاتے۔ ۱۹ رمضان (یکم جولائی) کو طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو باتیں بھی کرنے لگے۔ اُس روز آپ نے ایک پنجابی ضرب المثل سنائی ''عقل مند درزی تے بے عقل قصائی، صبر والا کتا تے بے صبرا نائی''۔

میں نے انھیں بتایا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے بی اے کے نصاب میں پاکستانی ادب پر کتاب کے پنجابی ادب کے حصے میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات درج ہوئے ہیں۔ مجھ سے فرمایا کہ پڑھ کر سناؤ۔ میں نے وہ مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ نے زبانی وصیت فرمائی:

> ''اگر میں وفات پا جاؤں تو سب سے پہلے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کو لاہور میں اطلاع دی جائے، وہ آگے علمی حلقوں میں اطلاع دے دیں گے۔''

وفات

دو بجے بعداز دوپہر، ۲۲ رمضان ۱۴۰۳ھ/۴ جولائی ۱۹۸۳ء کو آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے، انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ اگلے روز یعنی ۲۳ رمضان/ ۵ جولائی کو اپنی وصیّت کے مطابق ساہن پال میں اپنے دیوان خانہ (حویلی) کے چبوترے پر اپنے والد بزرگوارؒ کی قبر سے مغربی جانب دفن ہوئے۔

تربتِ شرافت

حسن اتفاق سے ''تربت شرافت'' سے آپ کی تدفین کا سال (۱۹۸۳ء) برآمد ہوتا

Marfat.com

ہے۔ساہن پال شریف میں اپنے دیوان خانہ کے جس چبوترے پر آپ دفن ہیں اُس پر اِس وقت تین قبور ہیں جن کا نقشہ اس طرح ہے:

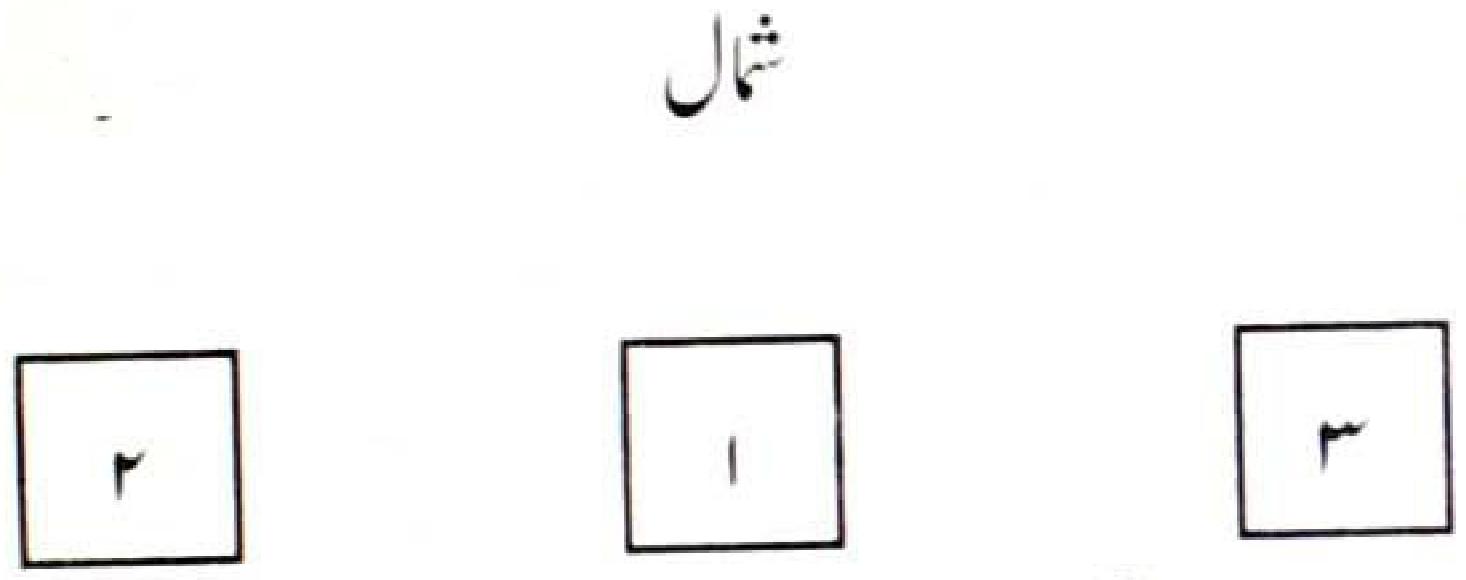

۱۔تربتِ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ (حضرت شرافتؒ کے والد ماجد)

۲۔تربتِ سید شریف احمد شریف شرافت نوشاہیؒ

۳۔تربتِ سیّد ریاض الحسن نوشاہیؒ (حضرت شرافتؒ کے بڑے بیٹے)

اپریل ۲۰۰۰ء میں حضرت شرافتؒ کے پوتوں سیّد استقرار الحسن نوشاہی و سیّد توثیق انجم نوشاہی (نیا نام: سیّد فیضان حیدر نوشاہی) فرزندانِ سید ریاض الحسن نوشاہی نے ان مزارات پر گنبد کی تعمیر شروع کروائی۔ابھی یہ گنبد نامکمل ہے۔

یہاں ہر سال ۲ اپریل کو اعلیٰ حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کا عُرس اور شمسی مہینے ہاڑ کی دوسری جمعرات (جون کے آخری عشرہ کی جمعرات) کو حضرت شرافتؒ کا عُرس منعقد ہوتا ہے۔ عرس کی تقریبات میں سلسلۂ نوشاہیہ کے متوسلین شرکت کرتے ہیں۔لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ختم شریف پڑھا جاتا ہے۔رات کو قرآن خوانی، نعت خوانی اور کسی عالمِ دین کا خطاب ہوتا ہے۔

سنگِ مزار

اعلیٰ حضرت سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی کے مزار پر نصب کرنے کے لیے سنگِ مرمر پر کندہ عبارت خود حضرت شرافتؒ نے تیار کی تھی۔ جسے معروف خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی (م: ۱۹۸۶ء) سے نہایت عمدہ نستعلیق خط میں لکھوایا گیا۔اس کی عبارت یہ ہے:

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

مرکز تجلیات

زبدۃ العارفین، عمدۃ العاشقین ،اعلیحضرت

مولانا غلام مصطفیٰ علیہ الرحمۃ

المتخلص بہ ''نوشاہی'' الملقب بہ ''نوشاہ ثالث'' قدس سرہ العزیز

تاریخ ولادت: سہ شنبہ ۲۷ جمادی الاخری ۱۳۰۷ھ، ۱۸ فروری ۱۸۹۰ء

تاریخ وفات: یک شنبہ ۱۸ شوال المکرّم ۱۳۸۴ھ، ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء

قطعہ تاریخ

زہے قطب اقطاب وغوث زمان　　شہ اولیا اہل جود و کرم
جناب غلام شہ مصطفےٰ　　کہ بُد ذاتِ پاکش جمیل الشیم
ز اولاد امجاد نوشاہ دین　　بسجادہ اش بود ثابت قدم
چو رحلت گزین شد بعز و شرف　　شدہ واصل ذات حق ذوالھمم

شرافت ز سال وصالش بگفت
بفردوس اعلیٰ کثیر النعم
۴ ۸ ۳ ۱

کتبہ یوسف السدیدی

لاہور، ۱۴۰۲ھ

حضرت شرافت کے سنگِ مزار کی عبارت راقم السطور نے تیار کی اور اِسے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (م: ۱۹۹۹ء) کو دکھایا گیا اور ان کے مشورے اور تائید کے بعد حتمی عبارت کو قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی صاحب (مریدکے) نے صوفی خورشید عالم خورشید رقم سے لکھوایا اور پتھر پر کندہ کروایا۔

حضرت شرافت کے سنگ مزار کی عبارت یہ ہے:

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی　الفجر ۲۸-۳۰

مرقدِ شیخ والا مکان
۱۴۰۳ھ

زبدۃ المحققین عمدۃ الکاملین مجددِ سلسلۂ نوشاہیہ
حضرت علامہ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی
نور اللہ مرقدہ
تاریخ ولادت ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۲۵
تاریخ وصال ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳

تاریخ صاحب کمال
۱۴۰۳ھ

از مرگِ شرافتِ محقق　تحقیق تمام شد دریغا
ہاتف تاریخِ رحلتِ او　تحقیق تمام شد بگفتا
۱۴۰۳ھ

اس کتبہ میں درج قطعہ محمد حسین عرشی امرتسری کا کہا ہوا ہے۔ دونوں کتبات مزارات کی تعمیر نامکمل ہونے کی وجہ سے ابھی نصب نہیں کیے گئے۔

وفات پر اہل علم کی تعزیت اور تاثرات

حضرت شرافتؒ کی وفات پر ان کے دوستوں، عقیدت مندوں، مریدوں اور ان کے کام سے متعارف اہل علم نے ساہن پال شریف جا کر یا خطوط لکھ کر یا قراردادیں چھپوا کر اپنے گہرے دلی صدمے کا اظہار کیا اور مرحوم کے علمی مقام کی ستائش کی۔ اس نوعیت کے تمام تعزیتی

Marfat.com

خطوط اور قرار دادیں حکیم سیّد شفیق الرحمان نوشاہی نے یکجا مرتّب کر دیے ہیں۔ یہاں چند ایک علمی مشاہیر کے تاثرات سپردِ قلم کیے جاتے ہیں:

استاد خلیل اللہ خلیلی مرحوم (افغانستان کے ممتاز شاعر، محقق، ادیب اور سفیر)

"خبر تأثر انگیز رحلت حضرت شیخ شرافت نوشاہی موجب کمالِ حسرت واندوہ گردید۔ پدر عارف بزرگوارشما، فروغِ خانقاہ قادری، شمع انجمن اہل تحقیق و چراغِ فروزان بزمِ ادب بود۔ عصر ما کہ باید آن را روزگار مفاسد نامید، بہ وجود صاحبدلانی مانند ایشان نیاز مند بیہا داشت۔

ما مانده درین شام بامید چراغیم
افسوس که آن مشعله داران همه رفتند

انتقال حضرت شیخ عارف بزرگوار نہ تنہا برای پاکستان بلکہ بہ جہان معرفت ضیاع المناک است۔"

ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی (کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد کے سابق ایرانی کتابدار، تہران)

"از خبر درگذشت دانشمند بزرگ و عارف سترگ حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ بی حد و اندازہ اندوہناک وغمناک گشتم۔ آہ وافسوس کہ اکنون آن گنجینۂ علوم سلسلۂ نوشاہیہ وصال یافتہ است۔"

پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری (ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، گجرات)

"مرحوم ایک قابل احترام تہذیب کی آخری علامت تھے۔ سیّد شریف احمد شرافت دنیا سے اکیلا رخصت نہیں ہوا ایک پوری تہذیب دم توڑ گئی۔ ان جیسا نیک، محنتی، عالم، محقق اور صاحبِ تصانیف کہاں سے آئے گا۔

اذا هلك قيس هلك واحداً
ولاكن بنيان قوم تهدماً"

پروفیسر محمد اقبال مجدّدی (ممتاز محقق اور حضرت شرافت کے سوانح نگار، لاہور)

"ہمارے ملک میں تو شاید صدیوں کے بعد بھی ایسا فرد فرید پیدا نہ ہو۔ اس نابغۂ روزگار شخصیت کے وصال پر کن الفاظ میں افسوس کا اظہار کیا جائے۔ ہمارا انتہائی محدود علم اس سے

Marfat.com

عاجز ہے۔''

ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی (ممتاز محقق، لاہور)

''شرافت صاحب صحیح معنوں میں اسم با مسمّٰی تھے، انھوں نے اپنی قابلِ مثال زندگی میں رشد وہدایت کے جو چراغ جلائے وہ مدتوں اپنی روشنی پھیلاتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود جو علمی، ادبی اور تحقیقی کارنامے انجام دیے ہیں وہ قابلِ قدر ہیں اور ناقابلِ فراموش بھی۔ بالخصوص انھوں نے پنجاب کی تہذیبی، مذہبی اور صوفیانہ تاریخ کو جامع انداز میں مدوّن کرنے کی جو سعی کی ہے وہ بس انھی کا حصّہ تھا۔ میری مراد *شریف التواریخ* سے ہے۔ جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیسے یہ ایک شخص کے ہاتھوں مکمل ہوئی۔''

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم (ممتاز محقق، کراچی)

''وہ عظیم عالم، شیخِ طریقت، مصنف، شاعر، ادیب اور مورّخ تھے۔ ان کی زندگی نہایت سادہ تھی۔ پنجاب کے علم رجال کے عموماً اور خانوادۂ نوشاہیہ کے خصوصاً وہ ماہرِ کامل تھے۔''

سیّد ابوالکمال برق نوشاہی مرحوم (شیخ طریقت، مصنف، ڈوگہ، ضلع گجرات)

''شرافت مرحوم نے سلسلۂ عالیہ نوشاہیہ کی ترویج واشاعت کے سلسلہ میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے وہ انھی کا حصّہ تھا۔''

مشفق خواجہ مرحوم (ممتاز محقق، کراچی)

''ان جیسے لوگ اب پیدا نہیں ہوں گے۔ وہ اپنی ذات سے ایک انجمن تھے۔ انھوں نے جس لگن اور محنت کے ساتھ علم کی خدمت کی ہے اس کی مثالیں کمیاب ہیں۔ وہ ہماری تہذیبی اور ثقافتی زندگی کی آخری نمائندے تھے۔ اب اُن جیسے لوگوں کو دیکھنے کے لیے ہم ترسیں گے۔ میں نے مرحوم کو ۱۹۷۶ء میں لاہور (پنجاب یونیورسٹی لائبریری) میں ایک مرتبہ دیکھا تھا۔ ان کا نورانی چہرہ میری آنکھوں میں ہے۔''

حضرت شرافت کی وفات پر متعدد شعرا نے قطعات تاریخ کہے اور مادہ ہائے تاریخ بھی تجویز کیے جو سب کے سب شفیق الرحمان نوشاہی صاحب کی مرتبہ کتاب *نامہ ہائے تعزیت بر وصال حضرت علامہ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی* میں درج ہوے ہیں یہاں بخوفِ طوالت نقل

Marfat.com

نہیں کیے گئے۔

علمی سیرت کے چند پہلو

حضرت شرافتؒ کی پہلو دار شخصیت کے صرف علمی پہلو پر ہی یہاں مختصر گفتگو ہو سکے گی۔

تحقیق و تصنیف و تدوین سے شغف اور کام کرنے کا طریقہ:

حضرت شرافتؒ لطیفہ کے طور پر خود ہی بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ انھوں نے اپنے ایک سادہ لوح دیہاتی مرید کو حیرت اور استعجاب سے بتایا کہ امام غزالی نے سینکڑوں کتابیں اور رسائل تصنیف کیے تھے۔ اس مرید نے بے حد معصومیت سے جواب دیا کہ ’’ہاں، امام غزالی کوئی فارغ شخص ہوگا، اُسے زندگی میں اور کوئی کام نہ تھا۔‘‘ ایک روز اسی مرید کے ساتھ ساہن پال شریف میں ایک کھیت کے کنارے سے گذر رہے تھے۔ گاؤں کا ایک زمیندار درخت کے نیچے چارپائی بچھائے، بے فکری سے لیٹا تھا۔ حضرت شرافتؒ نے از راہ تفنن اپنے مرید کو یاد دلایا۔ ’’دیکھو! بابا راجا (اس زمیندار کا نام) فارغ بیٹھا ہے اس سے کہو کوئی کتاب ہی تصنیف کر دے‘‘۔ یہ لطیفہ اس بیان کی تمہید ہے کہ حضرت شرافتؒ نے بھی سینکڑوں کتابیں اور رسالے تصنیف و تدوین کیے ہیں اور ہم انھیں دیکھ کر تعجب کرتے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ انجام دینے میں کیسے کامیاب ہوئے؟ شاید اس کا جواب بھی یہی ہے کہ انھیں زندگی میں اور کوئی کام نہ تھا اور وہ اپنے علمی کاموں میں اس قدر منہمک رہتے تھے کہ اپنی گھر کی بھینس کو بھی نہیں پہچانتے تھے! اس کا بھی لطیفہ ہے جو خود حضرت شرافتؒ بیان کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ سفر سے واپس گھر (ساہن پال) آئے۔ دیکھا کہ ان کی گلی میں ایک بھینس رسّہ تڑوا کر دوڑے جا رہی ہے۔ یہ سمجھے کہ ان کی بھینس ہے اور اس کا پیچھا کیا۔ وہ اور تیز دوڑی، آخر بڑی کشمکش اور بھاگ دوڑ کے بعد اسے قابو کیا اور گھر واپس لائے۔ دیکھا تو اپنی بھینس کھونٹے پر بندھی تھی اور وہ جس بھینس کا پیچھا کرتے رہے اور پکڑ کر لائے کسی اور کی تھی!

جن لوگوں نے حضرت شرافتؒ کی زندگی کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ

Marfat.com

حضرت نے وقت کی قدر خوب جانی تھی اور وہ زندگی میں دستیاب کم سے کم فرصت سے بھی فائدہ اٹھاتے تھے۔ ان کے لیے سفر و حضر یکساں تھا اور اس کی پروا کیے بغیر کام کرتے رہتے تھے۔ اگر ریل گاڑی یا بس کے آنے میں ابھی وقت باقی ہوتا تو انتظار گاہ میں اپنے بستہ سے قلم و کاغذ نکالتے اور لکھنے بیٹھ جاتے۔ عیدوں کے موقع پر بھی نماز عید پڑھ کر اپنے علمی کام میں مصروف ہو جاتے۔ عُرسوں کے موقع پر بھی جب دیکھتے کہ اب عقیدتمندوں کا ہجوم زیادہ ہو گیا ہے تو اس وقت اپنی علمی نشست تہہ کر دیتے اور عرس کی تقریبات ختم ہوتے ہی وہ نشست کھل جاتی۔

ساہن پال شریف میں حضرت شرافتؒ کے دو مکانات تھے۔ گاؤں کے اندر رہائش گاہ تھی جہاں اہل خانہ رہتے تھے اور کتابیں بھی وہیں ایک کمرے میں الماریوں میں رکھی تھیں۔ گاؤں سے متصل ان کی حویلی تھی جہاں مریدوں اور عقیدت مندوں کو ٹھہرایا جاتا اور اعراس کی تقریبات وہیں منعقد ہوتیں۔ حضرت شرافتؒ جب ساہن پال شریف میں ہوتے تو شب و روز اسی حویلی میں قیام کرتے۔ ان کا کھانا وہیں پہنچایا جاتا۔ صرف اہل خانہ سے ملاقات کرنے اور کتابوں سے متعلقہ اُمور انجام دینے کے لیے اندرونی رہائش گاہ پر تشریف لے جاتے۔ معمول یہ تھا کہ ہر روز صبح حویلی سے گھر تشریف لاتے اور اُس روز تحقیق و تصنیف کے لیے جن حوالہ جاتی کتب اور مواد کی ضرورت ہوتی، انہیں کتب خانے سے نکالتے اور اپنے ساتھ حویلی لے جاتے اور سارا دن کام کرتے اور شام کو جو کتابیں فارغ ہو جاتیں انہیں واپس کتب خانے میں رکھ دیتے۔ کتب خانہ سے کتابیں حویلی لے جانے اور واپس رکھنے کی خدمت دیگر اعزّہ کے علاوہ میرے حصے میں بھی بار بار آئی۔ حویلی میں کام کرنے کے دوران اگر کسی کتاب کی اچانک ضرورت محسوس کرتے تو مجھے سمجھا دیتے کہ فلاں الماری میں رکھی ہے، میں وہاں سے لا کر پیش کر دیتا۔

کتب خانے کا جو حصہ لاہور میں اُن کے چھوٹے صاحبزادے سعید الظفر نوشاہی کے مکان پر تھا، وہاں جس کمرے میں کتب کی الماریاں رکھی تھیں حضرت شرافتؒ وہیں بیٹھ کر کام کرتے تھے اور حسب ضرورت خود ہی اپنی کتابیں نکالتے اور رکھتے۔ وہ زیادہ استعمال میں آنے والی کتابوں کو ان کے مصنفین کے نام سے پکارتے تھے۔ جیسے جب کہتے کہ ''احمد بیگ'' لاؤ تو اس

Marfat.com

سے مراد مرزا احمد بیگ لاہوری کا رسالہ *احوال و مقامات نوشہ گنج بخش* ہوتا۔

جب دور دراز سفر پر زیادہ دنوں کے لیے جاتے تو پہلے کتب مآخذ سے اہم یادداشتوں کی تسوید کر لیتے اور یادداشتیں اپنے ساتھ لے جاتے اور سفر میں انہیں صاف کر کے لکھتے (علمی اصطلاح میں سواد سے بیاض میں لاتے)۔ انھوں نے ساٹھ سال کی عمر تک اپنی اکثر تصانیف اور مرتبات حالتِ سفر میں مکمل کیں اور صاف کر کے لکھیں۔ اپنی اہم ترین تصنیف *شریف التواریخ* کی پہلی جلد بھی حالتِ سفر میں لکھی جیسا کہ اس کے ترقیمے میں رقم طراز ہیں:

> ''کتاب *شریف التواریخ* ...... بدستخط مؤلف ...... در عالم سفر بقریۂ بھوپال والہ، چک صوبہ، ضلع لائل پور، بخانۂ ...... زیب ترقیم یافت''۔ (۱۴)

چھوٹے سفر (ایک ہفتے کے لیے) میں وہ پڑھنے کو لکھنے پر ترجیح دیتے اور کوئی کتاب ساتھ رکھ لیتے۔ نہایت مختصر سفر (ایک دن یا چند گھنٹوں کے لیے) میں بھی قلم اور کاغذ ساتھ رکھتے اور اگر کوئی مفید چیز دیکھتے یا لوگوں کی زبان سے مفید بات سنتے تو فوراً لکھ لیتے۔ آپ کی اس طرح کی متفرق یادداشتیں (کاغذات) ان کی بیاضوں میں یکجا مجلّد ہیں اور خاص اہمیت کی حامل ہیں، بالخصوص تواریخ، سنین اور معاصر وقائع کے نقطۂ نظر سے یہ یادداشتیں نہایت قابل قدر ہیں اور معاصر ایرانی عالم علامہ محمد قزوینی کی یادداشتوں کی یاد تازہ کرتی ہیں۔

جب لوگ انھیں ہر وقت اور ہر حال میں لکھنے پڑھنے میں منہمک پاتے تو اُن کی اعصابی قوّت پر تعجب کرتے۔ لیکن وہ کہتے ''نہ تھکناں، نہ اَکناں'' یعنی لکھنے پڑھنے سے نہ تھکتا ہوں نہ اکتاتا ہوں۔ لیکن آخری دو تین سالوں میں جب ضعیفی اور بڑھاپا غالب آ گیا، تب فرماتے تھے ''ہُن تھک جاناں، اکدانئیں'' یعنی اب تھک جاتا ہوں، لیکن اکتاتا نہیں۔ اس کے باوجود انھوں نے اپنا لکھنے پڑھنے کا مشغلہ جاری رکھا اور اپنی وفات سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے تک قلم ان کے ہاتھ میں تھا اور وفات سے تین دن پہلے تک وہ پڑھوا کر کتاب سنتے رہے۔

آخری سالوں میں ان کی نظر بھی بے حد کمزور ہو گئی تھی۔ مجھ سے فرمایا ''اَکھاں پچھا دے گئیاں نیں'' یعنی بینائی ساتھ چھوڑ گئی ہے۔ بینائی کی کمزوری کے ان سالوں میں جو کچھ لکھتے

Marfat.com

تھے وہ محض اپنی گذشتہ عمر میں لکھنے کی مہارت اور مزاولت کی بنا پر تھا یعنی آنکھوں کی روشنی سے زیادہ دماغ کی روشنی سے کام لیتے۔ سہولت کے لیے محدّب شیشہ اور موٹی لکھائی والے قلم کا استعمال بھی کرتے۔

حضرت شرافت کا ہر کام نظم وضبط کے ساتھ ہوتا اور صفائی کا خاص خیال رکھتے۔ یہ نظم و ضبط صرف تحریر وتصنیف کے کاموں میں ہی نہ تھا بلکہ عام زندگی کی جزئیات تک میں تھا۔ بستر پر چادر بچھانے کے طریقے اور خط کا کاغذ تہہ کرنے کی ترتیب سے لے کر زندگی کا بڑے سے بڑا کام تصور کر لیں۔ ہم یہاں صرف ان کی علمی زندگی پر بات کریں گے۔ وہ جو مسودہ بھی صاف کر کے لکھتے اُسی وقت اسے صفحہ بہ صفحہ پڑھتے اور اگر کتابت کی کوئی غلطی پاتے تو اسی وقت درست کر لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اُن کی تحریروں اور کتابت کردہ کتب میں شاذ و نادر ہی سہوالقلم نظر آتے ہیں۔ *شریف التواریخ*، *تاریخ عباسی* اور *انوار السیادت* ان کے اپنے سوادِ خط میں شائع ہوئی ہیں، قارئین انھیں دیکھ کر میری اس بات کی تائید کریں گے۔ وہ کوشش کرتے تھے کہ جو کچھ صاف کر کے لکھ رہے ہیں وہ نامکمل نہ ہو اور جگہ خالی نہ چھوڑیں (کہ بعد میں لکھیں گے)۔ جو صفحہ بھی لکھتے ہر لحاظ سے مکمل ہوتا۔ کسی تحقیق کو سواد سے بیاض میں لانے سے پہلے اور اُسے مکمل کرنے کی غرض سے ''تکملہ'' کی ایک فہرست بناتے اور اس میں صفحہ وار وہ اشارات اور نکات یادداشت کر لیتے جو ہنوز تکمیل ہونا باقی ہیں۔ بعد میں ایک ایک کر کے وہ نواقص دور کرتے، تب بیاض کا مرحلہ آتا۔

ابتدائی عمر میں وہ اپنی تصانیف کی نقول سرکنڈے کے قلم سے تیار کرتے تھے۔ جیسا کہ *شریف التواریخ* کی پہلی جلد، *تاریخ عباسی*، *چہار بہار*، *انوار السیادت* اور *کلمات طیبات* وغیرہ ہیں۔ یہ کتابیں اُس نفاست اور خوبصورتی کا بہترین نمونہ ہیں جو وہ اپنے کاموں میں ملحوظ نظر رکھتے تھے۔ آپ مذکورہ کتب میں بلکہ اُن کی تمام تصانیف میں جو صاف کر کے لکھی جا چکی ہیں، کوئی ایک لفظ بھی خط زدہ نہیں پائیں گے۔ اگر لکھنے میں کوئی سہوالقلم ہو جاتا تو وہ لفظ کو خط زدہ کرنے کی بجائے نُہرنی (ناخن گیر) سے کُھرچتے اور صفحہ صاف کر کے اس کی جگہ صحیح لفظ لکھتے۔ ایک دفعہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب نے حضرت شرافتؒ کی تصانیف کے نسخے دیکھے تو بے ساختہ کہہ اُٹھے

Marfat.com

''ایسا لگتا ہے کہ انگوٹھی میں نگینے جڑے ہوئے ہیں''۔ جب پاکستان میں نے کے قلم کا رواج ختم ہو گیا اور اس کی جگہ فرنگی قلم (پین) نے لی تو آپ نے بھی فرنگی قلم اختیار کیا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پین سے تحریر تیز تر لکھی جاتی ہے۔ جب آپ اپنی کوئی تصنیف رکتاب مکمل نقل کر لیتے تو اپنے خاص جلد ساز عبدالعزیز قریشی (م ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء) جدید کتب خانہ، گجرات کو جلد بندی کے لیے دیتے۔ آپ کی اکثر و بیشتر کتب اور مسودات کی جلدیں قریشی صاحب کے ہاتھ سے بنی ہوئی ہیں۔ قریشی صاحب کی ذات پر حضرت شرافت کو کئی لحاظ سے اطمینان تھا، ایک کتب اور مسودات کی حفاظت اور امانت، دوسرا کام میں پختگی، تیسرا قریشی صاحب قدیم مطبوعات اور مخطوطات بھی بیچتے تھے اور حضرت شرافت کو'' جدید کتب خانہ'' سے اپنے مطلب کی بہت سی پرانی کتابیں مل جاتی تھیں۔ انھوں نے اپنی وفات سے چند سال قبل جدید کتب خانہ سے تمام مطبوعہ کتب کا ذخیرہ مناسب دام پر خرید لیا تھا۔

میں نے معاصر مصنفوں اور لکھاریوں میں بہت کم لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی تصانیف کو اس طرح نظم وضبط کے ساتھ رکھتے ہوں جیسے حضرت شرافتؒ رکھتے تھے یا ان کی قلمی تصانیف اور مسودات کی تحریر اس طرح واضح اور صاف ہو کہ عام قارئین کے لیے اس کا عکس چھاپ دیا جائے۔ ہمارے معاصر لکھاری حضرات اپنے مسودات کی جلد تک نہیں بندھواتے اور عام طور پر اپنے کاغذات کسی لفافے میں ڈال دیتے ہیں یا فائل کور میں رکھ دیتے ہیں۔

حضرت شرافتؒ اپنا لکھنے پڑھنے کا سامان ایک الگ بریف کیس میں (جسے وہ ''بستہ'' کہتے تھے) رکھتے، جو سفر وحضر میں ہمیشہ ساتھ ہوتا۔ اس میں تمام روایتی لوازمِ تحریر موجود ہوتے۔ جیسے مِسطر، لکھتے وقت کاغذ کے نیچے رکھنے کے لیے چمڑا، الفاظ تراشنے کے لیے نہرنی، قلم، روشنائی، قلم صاف کرنے کے لیے کپڑے کا ٹکڑا وغیرہ۔

مشرقی خطوط پڑھنے میں مہارت:

حضرت شرافتؒ کو عربی رسم الخط میں لکھے جانے والے خطوط پڑھنے میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ دیوناگری حروف کی بھی کسی حد تک شناخت کر لیتے۔ مشرقی اسلامی خطوط بس خط

Marfat.com

شکستہ پڑھنے میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی قلمی بیاض نمبر 6223 جس سے حضرت شرافتؒ نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا اردو اور پنجابی کلام مرتب کیا تھا، خط شکستہ میں ہے اور جن لوگوں نے اس بیاض کو دیکھا ہے وہ اسے پڑھنے میں دشواری سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ حضرت شرافت تین سال تک یہ بیاض پڑھنے اور اس کی نقل تیار کرنے میں مصروف رہے۔ بعد میں اسے مرتب کر کے گنج شریف کے نام سے چھاپا۔ حضرت بتاتے تھے کہ جن دنوں وہ یونیورسٹی لائبریری جا کر اس قلمی بیاض کو پڑھتے اور نقل کرتے تھے، بکثرت قرآنی آیت ''رب اشرح لی صدری و یسرلی امری'' (طہٰ: ۲۵-۲۶) کا ورد رکھتے۔ جب آپ نے اس بیاض سے ایک صاف ستھری نقل اور منقح متن تیار کر لیا تو یونیورسٹی کے کتابدار قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم (م: ۱۹۷۸ء) نے کہا ''بیاض کا خط انتہائی خم دار، شکستہ انداز لیے تھا۔ یہ طرّہ پر پیچ وخم سید شرافتؒ کی مشاطگی سے ہی گیسوے تابدار بن سکا ہے''(۱۵)

مشاطہ زد بہ گرہ زار طرہ ات ناخن
عجب کہ عقدۂ دل وا شود بہ آسانی

قدیم قبالوں، فرامین اور دستاویزات کا خط پڑھنا اور زیادہ دشوار ہے اور یہ ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ لیکن حضرت شرافت اس طرح کے خطوط بھی آسانی کے ساتھ پڑھ لیتے تھے۔ جیسا کہ آپ نے سلسلۂ نوشاہیہ سے متعلق تمام شاہی اور سرکاری فرامین سے نقل اپنے خوبصورت خط میں تیار کی تھی۔ آپ خط سیاق (اعداد لکھنے کا پرانا طریقہ) بھی اچھی طرح جانتے تھے جو آپ کی اکثر پرانی تحریروں میں استعمال ہوا ہے۔

آپ کے جو احباب مخطوطات پر کام کرتے، وہ جہاں بھی مخطوطہ خوانی میں اٹکتے، حضرت شرافتؒ سے مدد لیتے۔ وہ مخطوطہ خوانی میں اپنے دوستوں کو مشورہ دیتے کہ وہ صرف اس لفظ پر انگلی نہ رکھیں جو ان سے پڑھا نہیں گیا بلکہ اس سے چند سطر ماقبل کا مضمون دکھائیں۔ اس طرح سیاق و سباق کو مدنظر رکھتے ہوئے مخطوطہ کا وہ مشکل مقام پڑھنا اور اسے حل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ سیّد نور محمد قادری (۱۹۲۵-۱۹۹۶ء) ساکن چک ۱۵ شمالی، ملک وال کے پاس دیوان غنیمت کنجاہی کا ایک قلمی نسخہ بخط شکستہ موجود ہے۔ جن دنوں وہ اس مخطوطہ کی روشنی میں ایک مضمون

Marfat.com

تیار کر رہے تھے، جو بعد میں ''دیوان غنیمت کے ایک مخطوطے کا تعارف'' عنوان کے تحت سہ ماہی فنون، لاہور، اپریل-مئی ۱۹۷۵ء میں چھپا، تو نسخہ لے کر حضرت شرافت سے ملے اور مطلوبہ غزلیں اور اشعار ان سے پڑھوائے۔ (۱۶)

مضبوط حافظہ

حضرت شرافتؒ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ میں یہ بات کسی مبالغے کے بغیر کہہ رہا ہوں کہ انھیں بے شمار کتابوں کے نام مصنفوں سمیت ازبر تھے۔ رجال کے انساب اور تاریخ ہائے پیدائش و وفات بھی یاد تھے۔ قرآنی سورتیں، آیات، احادیث، روایات، واقعات، حکایات، ضرب الامثال، لطائف، ظرائف، اشعار، بعض متون کے منتخب حصے، مقامات کے محل وقوع سب نوکِ زبان تھے اور وہ اپنی گفتگو میں حسب ضرورت ان کا استعمال کرتے اور ان کا سامع متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مجلس میں ہر طبقے کے لوگ آتے اور ان کی گفتگو سے محظوظ ہوتے۔ جن دنوں وہ ساہن پال شریف میں قیام پذیر ہوتے تو سردیوں اور گرمیوں میں موسم کی شدت سے قطع نظر، حویلی میں مجلس آراستہ ہوتی جس میں گاؤں کے عام پیشہ ور لوگ، لوہار، ترکھان، حجام، کسان جو پڑھے لکھے نہ تھے، شریک ہوتے اور کسی تکان کے بغیر رات گئے تک مجلس میں بیٹھ کر حضرت شرافتؒ کی باتیں سنتے جو انھی کے فہم وادراک کے مطابق ہوتیں (یقول للناس علی قدر عقولھم)۔ آپ ماہر نسّاب بھی تھے۔ خاص طور پر ساہن پال شریف اور آس پاس کے دیہات میں بسنے والی تارڑ قوم کا نسب انہیں یاد تھا۔ اس لیے ساہن پال شریف یا دیگر دیہات سے تارڑ قوم کے جو افراد، ملاقات کے لیے آتے انھیں ان کے باپ دادا کا نام اوپر تک بتاتے۔ اس سے سُننے والا اپنائیت محسوس کرتا۔ ڈاکٹر محمد ایوب قادری ۱۹۶۶ء میں کراچی سے لاہور آئے تھے تو انھیں ایک علمی مجلس میں حضرت شرافتؒ سے ملاقات کا اتفاق ہوا۔ ایک پنجابی قبیلہ کے نسب کی بات چل نکلی تو حضرت نے فی البدیہہ اس قبیلے کا تاریخچہ اور نسب سنا دیا۔ قادری صاحب بے حد حیران ہوئے۔ (۱۷) قادری صاحب اور نوشاہی صاحب کی دوستی کا نقطۂ آغاز یہی تھا۔

ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری نے ایک دفعہ توزک جہانگیری کا ایک قلمی نسخہ حضرت

Marfat.com

شرافت کو دکھایا جس کے دو ابتدائی صفحات نہ تھے۔ حضرت نے اپنا قلم اٹھایا اور حافظے سے مدد لیتے ہوئے وہ دو صفحے لکھ کر قلعہ داری صاحب کے حوالے کیے اور کہا کہ اب آپ کا نسخہ مکمّل ہو گیا ہے۔ قلعہ داری صاحب نے بعد میں ان دو صفحات کا توزک جہانگیری کے مطبوعہ نسخے سے تقابل کیا تو ان کے بقول صرف ایک لفظ میں اختلاف نکلا۔

حضرت شرافتؒ کے مضبوط حافظے اور استحضارِ علم کی ایک اور نادر مثال ایک سو اکہتر صفحات کا وہ مقالہ ہے جو انھوں نے اپنی وفات سے تین ماہ قبل لکھا تھا۔ اس کا واقعہ یہ ہے:

پروفیسر محمد اسلم مرحوم (شعبہ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) نے شریف التواریخ جلد اول و دوم (مطبوعہ) پر تنقید و تبصرے کا ایک سلسلۂ مقالات ماہنامہ برہان، دہلی میں چھپوایا۔ یہ تنقید چار قسطوں میں نومبر ۱۹۸۲ تا فروری ۱۹۸۳ء کے شماروں میں چھپی تھی۔ حضرت شرافتؒ نے پروفیسر محمد اسلم کے مضامین کی نقل ساتھ لی اور سفر پر چلے گئے اور اپنی یادداشت اور استحضار علم کی بنا پر اس کا ایک مدلّل جواب لکھا اور اُس میں دسیوں عربی، فارسی اور اردو کتب کے حوالے درج کیے۔ صرف یہ ہوا کہ جب سفر سے گھر لوٹ کر آئے تو اپنے کتب خانہ سے مذکورہ کتب نکال کر صفحات نمبر اور تاریخ طبع و مطبع وغیرہ لکھ کر حوالے مکمّل کر لیے اور مضمون ہر طرح سے مستند ہو گیا۔ افسوس کہ حضرت شرافتؒ کا یہ جوابی مضمون برہان کے مدیر نے صحافت کی اخلاقیات کے برعکس، جس میں جواب کا حق محفوظ ہوتا ہے، شائع نہ کیا اور ایک طرح سے جانب داری کی۔ (۱۸)

کتاب اور کتب خانہ سے تعشق

حضرت شرافتؒ نے اپنی زندگی کا سارا سرمایہ کتب کی خریداری، ان کی حفاظت اور نشر و اشاعت میں لگا دیا۔ شروع شروع میں ان کا مطمحِ نظر صرف سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں کتب جمع کرنا اور خریدنا تھا لیکن بعد میں یہ مقصد وسیع تر ہو گیا اور انھوں نے اسلامیات، تاریخ، انساب، رجال، سوانح، لُغات وغیرہ پر بھی کتب حوالہ کا ذخیرہ فراہم کر لیا۔ مخطوطات سے بھی دل چسپی تھی۔ کچھ مخطوطات تو خاندانی تھے، کچھ خود بھی جمع کیے۔ جب تک پاکستان میں فوٹو کاپی مشین نہیں آئی تھی وہ اپنے مطلوبہ مخطوطات سے دستی نقل ہی تیار کرتے۔ دستی نقل تیار کرنے کا ان کی زندگی کا

Marfat.com

حیرت انگیز واقعہ چہار بہار (ملفوظات نوشہ گنج بخشؒ) سے متعلق ہے۔ چہار بہار کا قلمی نسخہ لاہور میں حافظ محمد ضیاء الحق خوشنویس کے پاس تھا۔ انھوں نے صرف ایک رات کے لیے وہ نسخہ حضرت شرافتؒ کو مستعار دیا۔ حضرت شرافتؒ عشاء کے وقت بیٹھ گئے اور فجر تک پنسل سے ایک ہی نشست میں وہ نسخہ نقل کر کے اصل نسخہ اگلی صبح واپس لوٹا دیا۔

ایک دفعہ انارکلی لاہور میں کسی کباڑیے کے پاس انساب پر قلمی نسخہ دیکھا۔ کتاب فروش نے نسخے کی قیمت تیس روپے بتائی۔ حضرت شرافت نے چاہا کہ قیمت کچھ کم ہو جائے لیکن کتاب فروش ایک پائی بھی کم کرنے پر تیار نہ تھا۔ حضرت نسخہ چھوڑ کر حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کے پاس چلے گئے اور کتاب کے محاسن بیان کرتے ہوئے قدرے تاسف کے ساتھ سارا واقعہ سنا دیا۔ دونوں دوست بے حد پشیمان ہوئے کہ نسخہ ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ حضرت شرافتؒ اسی وقت وہاں سے اُٹھ کر دوبارہ انارکلی گئے اور اس کباڑیے سے نسخہ طلب کیا۔ اب کے اُس نے قیمت ایک سو تیس روپے بتائی۔ حضرت نے حیرت سے اور باور نہ کرتے ہوئے کتاب فروش کو دیکھا۔ کتاب فروش نے کہا آپ کے دوبارہ آنے سے مجھے بھی اس کتاب کی قدر و قیمت معلوم ہو گئی ہے۔ حضرت نے ناچار ایک سو تیس روپے ادا کر کے نسخہ خرید لیا۔

امام بخش لاہوری کی مرآت الغفوریہ (فارسی) جو ۱۱۹۰ھ/۱۷۷۶ء کی تصنیف ہے، مشائخِ نوشاہیہ کا ایک اہم تذکرہ ہے۔ مجھے ۱۹۷۵ء میں اس کے واحد قلمی نسخہ کے بارے میں علم ہوا کہ سنٹرل لائبریری بہاول پور میں موجود ہے۔ میں نے حضرت شرافت کو بتایا تو انھوں نے کتب خانہ سے اس کی فوٹو کاپی حاصل کی۔ لیکن فوٹو کاپی میں نسخے کے شنگرفی عنوانات اُڑے ہوئے تھے یا اس قدر مدھم تھے کہ پڑھے نہیں جا سکتے تھے۔ حضرت شرافتؒ ۱۹۷۸ء میں خاص طور پر سنٹرل لائبریری بہاول پور گئے اور اصل نسخہ سامنے رکھ کر اس کی سرخیاں نقل کیں۔

حضرت شرافتؒ کا کتب جمع کرنے کا شوق ہمیشہ بڑھتا ہی رہا، کم نہیں ہوا۔ اپنی وفات سے تین سال پہلے، جب کہ وہ اپنا سرمایہ شریف التواریخ کی بقیہ جلدوں کی اشاعت کے لیے مخصوص کر چکے تھے اور گھر میں شریف التواریخ جلد اوّل اور گنج شریف (پنجابی) کے مطبوعہ نسخوں

Marfat.com

نے بھی جگہ گھیر رکھی تھی، حضرتؒ نے عبدالعزیز قریشی (گجرات) کا سارا کتب خانہ ان کے بیٹے سے خرید لیا اور اپنے بدن کی باقی ماندہ طاقت، اِن کتب کو گجرات سے ساہن پال منتقل کرنے، انہیں سنبھالنے اور ان کی فہرست سازی پر صرف کر دی۔ حالانکہ ان میں سے بیشتر کتب کو کیڑا لگا ہوا تھا، جن کی وجہ سے حضرت کے کتب خانہ کی دوسری کتابوں کو بھی بعد میں نقصان پہنچا۔ لیکن حضرت شرافت کو غالباً اس خریداری کتب کے ذریعے اپنے مرحوم جلد ساز دوست کے پسماندگان کی بہ طریق احسن مدد کرنا بھی مقصود تھا۔

وہ ہمیشہ اپنے علمی احباب سے نئی کتب کے بارے میں سوال کرتے۔ خاص طور پر سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں کتب کے متلاشی رہتے۔ مجھ سے ہر ملاقات پر اسی قسم کے سوالات کرتے۔ ۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان سے وابستہ ہو جانے کے بعد مجھے اس وسیلے سے جو نئی معلومات ملتیں وہ میں حضرت تک پہنچا دیتا یا فوٹو کاپی پیش کرتا تو بے حد خوش ہوتے اور دعائیں دیتے۔ جب ۱۹۷۹-۱۹۷۸ء میں قومی عجائب گھر، کراچی میں فارسی مخطوطات کی فہرست تیار کر رہا تھا تو تذکرۂ شرائف غوثیہ کا مخطوطہ ملا جس میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے حالات درج تھے۔ میں نے اس قلمی نسخہ کا عکس بنوایا اور حضرت شرافت کو پیش کیا۔

خوش طبعی

حضرت شرافت کی ایک نمایاں صفت ان کی لطافتِ طبع ہے۔ وہ اپنے تمام تر علم وفضل زہد وتقویٰ کے باوجود زاہدِ خشک اور کھردرے انسان نہ تھے۔ جمالیات اور ظرافت کی حس بدرجۂ اتم تھی۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے عامی ہو یا خاص، وہ لوگوں کے فہم وشعور کے مطابق گفتگو کرتے اور اپنے کلام میں لطائف وظرائف اور خوشگوار واقعات وحکایات ملاتے تو گفتگو کا لطف دو بالا ہو جاتا۔ ہم بچے، فرمائش کر کے ان سے کہتے ''شاہ جی! ہاسے والی گل سناؤ'' (یعنی شاہ صاحب ہنسانے والی کوئی بات سنائیں)۔ چونکہ آپ ''پیر طریقت'' بھی تھے اور لوگ دم کروانے اور تعویذ

Marfat.com

لینے آپ کے پاس آتے تھے اور اپنی معمولی مشکلات کے حل کے لیے استمداد کرتے تو آپ حسبِ حال پیش آتے۔ مثال کے طور پر اکثر والدین یہ شکایت لے کر آتے کہ اُن کا بچہ بے حد ضدی ہے اور روتا رہتا ہے، اس کے لیے تعویذ چاہیے یا دَم کر دیں۔ حضرت شرافت خوش طبعی سے فرماتے کہ ''چھڑی لے آؤ، دَم کیے دیتا ہوں، جب بچہ روئے تو دَم شدہ چھڑی مار کر چپ کروالیں''۔ ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری بتاتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں ایک رات شرافت صاحب ان کے مہمان تھے۔ قلعہ داری صاحب نے از راہ مذاق کہا: ''آپ تو پیر ہیں، کچھ ایسا کریں کہ سردی محسوس نہ ہو' شرافت صاحب نے برملا خوش طبعی سے جواب دیا ''لحاف لے آئیں، دم کیے دیتا ہوں، دم شدہ لحاف سے ان شاء اللہ سردی محسوس نہیں ہوگی''۔

حضرت شرافت نے ''لطایف علمیہ'' کے نام سے ایک کتاب بھی مرتب کی تھی جو مبارک کمپنی وسن پورہ لاہور نے شائع کی۔ اس میں علمی اسلوب کے لطایف شامل ہیں۔

اصولِ تحقیق

حضرت شرافت کا اصولِ تحقیق یہ تھا کہ مسائل اور واقعات کو روایت اور درایت کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔ روایت کے نقطۂ نظر سے یہ دیکھتے کہ راوی کون ہے اور اُس نے جو واقعہ بیان کیا ہے اس سے زمانی اعتبار سے کس قدر قریب ہے۔ اگر وہ راوی خود واقعے کا شاہد نہیں ہے تو اس نے وہ واقعہ کہاں سے نقل کیا ہے اور منقول عنہ کی کیا اہمیت اور اعتبار ہے۔ درایت کے نقطۂ نظر سے وہ عقلی دلایل کو بھی ترجیح دیتے تھے۔ اگر روایت کے نقطۂ نظر سے کوئی واقعہ ثابت ہو جاتا لیکن قرین عقل و قیاس نہ ہوتا تو قبول نہ کرتے۔ مثلاً فقیر غلام محی الدین لاہوری (م: ۱۲۴۱ھ/ ۲۶-۱۸۲۵ء) نے *کشکول نوشاہی* میں یہ لکھا ہے کہ حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی عمر چار سو سال تھی۔ سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری (م: ۱۳۱۱ھ/ ۹۴-۱۸۹۳ء) نے ان کی عمر اٹھانوے سال لکھی ہے۔ بے شک *کشکول نوشاہی* کے مصنف کی شہرت مؤخر الذکر مصنف سے زیادہ ہے لیکن فقیر غلام محی الدین کی روایت، درایت کے حوالے سے صحیح نہیں لہٰذا حضرت شرافتؒ

Marfat.com

نے اسے مسترد کر دیا۔

حضرت شرافتؒ کا عقیدہ تھا کہ ہر مصنف کو اخلاقی اعتبار سے منصف مزاج ہونا چاہیے اور تعصب سے دور رہنا چاہیے۔ اسے حقیقت بین اور حقیقت نویس ہونا چاہیے۔ سچائی کو ہاتھ سے جانے نہ دے۔ زبان دان ہو اور اس کے پاس وافر ذخیرۂ الفاظ ہونا چاہیے۔ جس موضوع پر بھی وہ کتاب لکھے اس کے اصول وقواعد اور اصطلاحات سے مکمل آگاہی رکھتا ہو۔ مذہبی اعتبار سے اس کے عقاید دُرست اور راسخ ہوں اور ریاکاری نہ کرے۔ جو کچھ وہ لکھتا ہے خلوص نیت سے لکھے اور مقصد علم نمائی نہ ہو۔

یہ تمام صفات خود حضرت شرافت میں موجود تھیں اور وہ اپنی کتابوں میں ان اصولوں کی پاسداری کرتے تھے۔

سلسلۂ نوشاہیہ کے لیے خدمات

جب ہم حضرت شرافتؒ کے محاسن اور فضائل بیان کر رہے ہیں تو اس ایک زاویہ سے کسی طرح صرف نظر نہیں کر سکتے جو ان کی تمام زندگی پر محیط رہا ہے۔ ہماری مراد سلسلۂ نوشاہیہ کے لیے اُن کی خدمات ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی سلسلۂ نوشاہیہ پر تحقیق اور اس کا مقام بلند سے بلند تر کرنے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کا قلم، زبان، عمل، وقت اور مال سب بیک وقت سلسلۂ نوشاہیہ کے لیے خدمت میں مصروف رہے۔ ایک معاصر نقاد محمد حسین عرشی امرت سری کا ان کے بارے میں یہ کہنا بالکل صحیح ہے:

> ''تبصرہ نگار سلسلۂ نوشاہیہ سے اس زمانے میں متعارف ہوا جب علمی وعملی لحاظ سے یہ شاخ عبرت ناک انحطاط کی دلدل میں غرق ہو چکی تھی۔ سیّد شرافت اس [سلسلۂ نوشاہیہ] کے مجدّدِ اعظم اوّل ہیں اور شاید آخر بھی...... انھوں نے پیکر نوشاہیت کو جو سرتاپا ''آلودگی'' بن چکا تھا، پاک وصاف کر کے وہ حسن وجمال اور زیبائی ورعنائی بخشی کہ جو لوگ اس کو قابل التفات ہی نہیں سمجھتے تھے اب اس کی جاذبیت واہمیت سمجھنے لگے ہیں''۔ (۱۹)

عرشی صاحب نے سلسلہ کے انحطاط کی تصویر قدرے مبالغے سے کھینچی ہے۔ حضرت

Marfat.com

شرافتؒ سے پہلے سلسلۂ نوشاہیہ انحطاط کا شکار نہیں تھا تاہم سلسلے کے مصنفین کی کتب بکھری ہوئی تھیں یا نظر سے اوجھل تھیں۔ اُن سے پہلے بھی ہر زمانے میں مصنفین نوشاہیہ تالیف وتصنیف میں مصروف رہے اور مشائخ تربیت وتبلیغ کا کام کرتے رہے اور سلسلے کو بے حد فروغ ملا۔ لیکن حضرت شرافت کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک طے شدہ مقصد اور ہدف کے تحت اپنی عمر ان کاموں میں لگائی۔ ان کے مقاصد یہ تھے:

- مصنفین نوشاہیہ کی تصانیف اور سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں کتب کا کھوج لگانا؛
- ایسی کتب کو اپنے ہاں جمع کرنا؛
- معلوم اور جمع شدہ مآخذ کی مدد سے سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں ازسرنو تحقیق کرنا؛
- مقدور بھر اس تحقیق کو طبع وشائع کرنا۔

ان اہداف کے حصول کے لیے انھوں نے سفر کو حضر پر ترجیح دی اور زندگی بھر بے شمار سفر کیے[۲۰] اور خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ چار سو سالوں پر محیط سلسلۂ نوشاہیہ کی تاریخ کو شرح وبسط اور دقتِ نظر کے ساتھ لکھنے میں کامیاب ہوئے۔ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی یہ بے مثال کامیابی ان کی مستقل مزاجی کے مرہون رہی ہے۔ وہ زندگی بھر اس ایک مقصد کے حصول میں نہ جسمانی طور پر تھکے نہ ذہنی طور پر اکتائے۔

حضرت شرافتؒ کی تقریباً ایک سو تصانیف ایسی ہیں جو کسی نہ کسی طرح سلسلۂ نوشاہیہ سے متعلق ہیں۔ ان میں سے پندرہ کتابیں ایسی ہیں جو دیگر مصنفین کی سلسلۂ نوشاہیہ کے بارے میں کمزور تحقیقات کی اصلاح اور تنقید پر مبنی ہیں۔ مذکورہ ایک سو کتابوں کے علاوہ حضرت شرافتؒ نے اپنے سے پہلے نوشاہی حضرات کی ستر کتب مرتب کیں۔ یہ کام آسان نہ تھا اور نہ ہی یہ کوئی معمولی تدوین تھی۔ بلکہ حضرت نے کئی رجالِ نوشاہیہ کی متفرق تحریروں اور یادداشتوں کو جو قلمی کتب کے حاشیوں پر تھیں یا خطوط کی مدد سے جمع کیں اور اسے ایک مستقل تصنیف میں بدل دیا اور ان نوشتہ ہائے پراگندہ کو قعرِ گمنامی میں گرنے سے بچالیا۔

Marfat.com

وصایائے شرافت

کسی شخص کے افکار، علائق اور طرز زندگی کو اس کے وصایا میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ وصایا اس شخص کے آخری نظریات اور ذہنی اور فکری علائق اور میلانات کی نشان دہی بھی کرتے ہیں۔

حضرت شرافتؒ نے اپنے وصایا اپنی وفات سے دو سال چار ماہ اور تین دن قبل ۱۹ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ (۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء) کو لکھ دیے تھے جس میں اپنی تکفین و تدفین، مریدوں سے سلوک، کتب خانے کا انتظام اور اپنی اولاد و احفاد کو اخلاقی اور معنوی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس وصیت نامہ کا متن یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العلمین و الصلوۃ و السّلام علی رسولہ سید نا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد، بندۂ آثم فقیر شریف احمد شرافت نوشاہی۔ غفر اللہ لہ و لوالدیہ۔ عرض پرداز ہے کہ بحکمِ کل نفس ذائقة الموت [آل عمران، ۱۸۵] موت کا آنا لازمی ہے اور جب وہ آجائے تو بحکمِ اذا جآء أجلهم لا يستأخرون ساعة و لا يستقدمون [یونس، ۴۹] آگا پیچھا نہیں ہوسکتا۔ لہذا ہر انسان کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے کہ شاید ابھی ابھی وہ وقت آجائے۔ بچوں، جوانوں کو بالعموم اور بوڑھوں کو بالخصوص اس کا انتظار ضروری ہے۔ چونکہ بحساب قمری میری عمر کے پچھتر مرحلے گذر چکے ہیں، اب چھہتر واں شروع ہے۔ اس لیے اب موت کلمح البصر او هو اقرب [النحل/۷۷] بہت قریب ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ کریم عزّ اسمہٗ بحرمت انبیائے کرام علیہم السّلام و اولیائے عظام رضوان اللہ علیہم میرا خاتمہ بالایمان کرے۔ انہ هو القریب المجیب۔

میں وصیّت کرتا ہوں کہ جب میرا وقت نزع آجائے تو حاضرین میرے پاس بلند آواز سے کلمۂ طیّبہ پڑھیں اور کوئی شخص یس پڑھے اور کوئی درود شریف کبریت احمر پڑھے۔ جب

Marfat.com

سانس ختم ہو جائیں تو میرے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں۔ آنکھیں اور منہ بند کر کے چہرہ قبلہ رخ کریں۔ سر، قطب کی طرف اور پاؤں جنوبی طرف ہوں۔ سر کے نیچے اگر سرھانا ہو تو نکال دیں۔ کوئی جزع فزع اور رونا پیٹنا نہ کریں۔ صبر سے کام لیں اور میرا غسل مسنون طریقہ پر کریں اور وہ کپڑا جو زمزم کے پانی سے تر کیا ہوا ہے اس کا کفن میرا شجرۂ طریقت (جو میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے) مومی لفافہ میں بند کر کے کفنی کے اوپر اور کفن کی چادروں کے نیچے میرے سینہ پر رکھیں۔ میرا جنازہ کوئی صالح آدمی پڑھائے۔ جنازہ کے بعد میرا اسقاط کیا جائے کہ یہ حقوق الٰہی کی ادائیگی کے لیے ایک شرعی حیلہ ہے جس کو علمائے سلف نے جائز اور مستحسن قرار دیا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد میرے حق میں دعائے مغفرت کی جائے اور میرا جنازہ دو منٹ حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ کے روضۂ مبارک کے سامنے سیڑھیوں کے پاس قدموں میں رکھا جائے اور میری قبر میرے والد محترم اور مرشد مکرم اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ کے پاس داہنی طرف بنائی جائے۔ میرا جسم قبر میں رکھ کر قبلہ رخ کر کے اسم ذات اللہ ایک کچی اینٹ پر لکھ کر سامنے رکھا جائے۔ دفن کے بعد قبر کے سرھانے بیٹھ کر تلقین میّت پڑھی جائے اور قبر کے سر کی طرف کھڑے ہو کر اذان دی جائے اور پھر ختم شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کر کے دعائے مغفرت مانگی جائے اور خدا تعالیٰ کے سپرد کیا جائے۔ انه هو الغفور الرحیم۔

اس کے بعد اگر ہو سکے تو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر یا پڑھا کر مجھ کو بخشا جائے۔

میری قبر کے سرہانے ایک کتبہ لگایا جائے جس کی عبارت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری بنائیں۔ میری تاریخ و سال ولادت اور وفات اور چند سطور میں مختصر تذکرہ ہو۔ اگر کوئی مختصر تاریخ بھی ہو تو بہتر ہے ورنہ خیر۔

میں نے اپنی زندگی میں سوائے کتب خانہ بنانے اور علمی و خاندانی کتابیں خریدنے کے علاوہ کوئی دنیاوی جائداد نہیں بنائی۔ اگر کوئی جائداد مثل مکانات و زمین وغیرہ کے ایسی سمجھیں جو میری ملکیت تھی تو علمائے دین اہل فتویٰ سے استفسار کر کے شرعی حصوں کے مطابق اس کو تقسیم

Marfat.com

کریں۔ دنیاوی لالچ و طمع نہ کریں اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کریں۔

میرا فرزند اکبر عزیز ریاض الحسن مد عمرہ میرا سجادہ نشین ہے۔ وہ میرے لوازم، عرس حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ' اور عرس اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ اور عرس حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑیوالہ نوراللہ مرقدہ' کی حاضری پابندی سے ادا کیا کرے۔ اور اس کو چاہیے کہ عرسوں پر حاضر ہونے والے احباب یا خلفا یا روزانہ آنے والے مریدوں و مسافروں کی خدمت و مدارات بڑے شوق اور فراخدلی سے کیا کرے اور آئندہ بھی جو جانشین ہوتے جائیں وہ اس میں کوتاہی نہ کریں۔ بلکہ ساری اولاد کو اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

میری اولاد یعنی میرے بیٹوں (ریاض الحسن و سعید الظفر) اور بھتیجوں (قدوس اختر و رضا اللہ شاہ و افضال السبطین شاہ) کو چاہیے کہ آپس میں اتفاق و اتحاد رکھیں۔ جو عمر میں بڑے ہیں وہ چھوٹوں پر شفقت کیا کریں اور جو چھوٹے ہیں وہ بڑوں کا ادب و احترام کیا کریں۔

اور چاہیے کہ اپنے خویش و اقارب، بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپھیوں، خالاؤں، سسرال، ننہال وغیرہ اور ان کی اولاد کے ساتھ صلہ رحم بجالائیں، اور اپنے بیٹوں، بیٹیوں کی آپس میں رشتہ داریاں کر کے قرابت و محبت کو بڑھائیں۔

میری اولاد کو چاہیے کہ میرے مریدوں پر نوازش اور مہربانی کیا کریں اور مریدوں کو چاہیے کہ میری اولاد کو میری جا بجا سمجھتے ہوئے ان کے آداب و خدمات میں فرق نہ لائیں۔

میری اولاد اور مریدوں کو چاہیے کہ عقائد حقہ اہل سنت و جماعت حنفی مذہب پر پابند رہیں، مذاہب باطلہ، روافض، خوارج، مرزائیہ، وہابیہ وغیرہ سے پورا پورا اجتناب رکھیں۔

میرے بیٹے، بھتیجے اور پوتے جو اس وقت تک موجود ہیں سوائے اظہار القدوس اور سعود الظفر کے وہ سب بیعت ہو چکے ہوئے ہیں۔ ان کو اور آئندہ ہونے والی اولاد کو میں وصیت کرتا ہوں کہ قادری نوشاہی سلسلہ کے مشائخ میں سے کسی کامل مرد کی بیعت کیا کریں کیونکہ غوث اعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور قطب الاقطاب حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ کا سلسلۂ عالیہ فضیلت میں سب سلاسل سے ارفع و اقرب ہے۔

Marfat.com

شریعت کی پابندی کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ کلمۂ طیبہ، نماز پنجگانہ، رمضان شریف کے روزے۔ مالدار ہونے پر اس کی زکوۃ اور استطاعت ہونے پر حج کا فریضہ بھی ادا کریں۔

علم دین، قرآن مجید اور اس کی تفسیر اور حدیث وفقہ وتصوف حاصل کرنے میں کوشش کریں اور اپنی اولاد کو دنیاوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی پڑھائیں جو آخرت میں کام آئیں۔

پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی جماعت، خدا تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں سے ہیں، ان کا اتباع کیا کریں۔

دنیا کے سب کاموں میں دیانتداری اور ایمانداری سے کام لیں اور دین کے سب کاموں میں اخلاص کو ملحوظ رکھیں۔ ریاکاری سے مجتنب رہیں۔

اہل شریعت صوفیوں کی مجلس کیا کریں اور رند مشرب غیر شرع فقیروں کی مصاحبت سے پرہیز کیا کریں۔ مگر ان کی تکفیر، تفسیق اور تشنیع نہ کریں، شیخ سعدیؒ کا ارشاد ہے:

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

اوصاف ذمیمہ، کفر، شرک، نفاق، ریا، کذب، بخل، حسد، کینہ، غیبت، طمع، فریب کاری، شہوت اور تکبر وغیرہ سے بچتے رہیں اور اپنے آپ کو صفات حمیدہ توحید، اخلاص، صدق، سخاوت، شجاعت، صبر، شکر، تسلیم، رضا، انکسار، تواضع اور توکل وغیرہ سے متصف کریں۔

گناہان کبائر وصغائر سے بچتے رہیں۔ توبہ واستغفار سے ان کا تدارک کیا کریں۔ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد چند منٹ بیٹھ کر اپنے اعمال کا محاسبہ کیا کریں کیونکہ ارشاد ہے۔

حاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنی تم اپنا حساب لو، پہلے اس سے کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

مسکرات و مفترات و مضرات، شراب، بھنگ، چرس، مدھک، افیون، پوست، تمباکو (حقہ، سگریٹ) اور نسوار وغیرہ سے قطعاً پرہیز رکھیں۔

سفر ہو یا حضر، تبلیغ دین کا فریضہ اور ترویج سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کی خدمت ہاتھ سے نہ

Marfat.com

جانے دیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اہلِ مجلس کو متنبہ کیا کریں۔

جو اشخاص تمہاری مجلس میں آئیں ایسا نہ سمجھیں کہ وہ سب تمہارے موافق و معتقد ہیں۔ بعض لوگ نکتہ چینی کی غرض سے بھی آتے ہیں اس لیے جو کلام کریں پہلے سوچ لیں کہ کیا یہ میزان شرع اور میزان عقل پر پوری اترتی ہے یا نہیں، داناؤں کا مقولہ ''پہلے تولو اور پھر بولو''۔

اوراد کے متعلق

چاہیے کہ خاندان قادری نوشاہی کے اوراد، وظائف پر مواظبت رکھا کریں۔

تلاوت قرآن مجید ایک منزل بطریق فمی بشوق یا کم از کم ایک سیپارہ؛

کلمہ طیبہ ایک ہزار بار؛

درود شریف ہزارہ ایک ہزار بار؛

درود شریف مبارک ایک ہزار بار؛

درود شریف خضری ایک ہزار بار؛

درود شریف حاضری المعروف مستغاث ایک بار؛

درود شریف کبریت احمر ایک بار؛

درود شریف اکسیر اعظم ایک بار؛

درود شریف اکبر ایک بار؛

درود شریف تاج ایک بار؛

اوراد فتحیہ ایک بار؛

دلائل الخیرات کی سات منزلوں میں سے ایک منزل؛

اسبوع شریف کی سات منزلوں میں سے ایک منزل؛

شریف الصلوات کی سات منزلوں سے ایک منزل؛

مسبعات عشر نماز فجر کے بعد ایک بار، نماز عصر کے بعد ایک بار؛

دعاے حزب البحر نماز فجر کے بعد ایک بار، نماز عصر کے بعد ایک بار؛

Marfat.com

دعاے حرز یمانی (سیفی) ایک بار؛

دعاے تسخیر القلوب ایک بار؛

دعاے خاص ایک بار؛

سورۃ مزمل شریف گیارہ بار؛

اسماء الحسنیٰ ایک بار؛

اسماء نبی کریم ﷺ ایک بار؛

شجرہ شریف قادری نوشاہی ایک بار؛

اسم اعظم غوثیہ مغرب کے بعد ایک سو گیارہ بار؛

قصیدۂ غوثیہ خمریہ محبوبیہ ایک بار؛

چہل کاف غوثیہ ایک بار؛

ہفت کاف ایک بار

اگر پورے نہ پڑھے جا سکیں تو ان میں سے جس قدر مناسب سمجھیں اور جس تعداد کے مطابق چاہیں پڑھیں، اجازت ہے۔

اور نماز فرض پانچوں وقت (فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا) اور نوافل تہجد بارہ رکعت، اشراق چار رکعت، ضحیٰ آٹھ رکعت، اوابین چھ رکعت، صلوۃ الاسرار دو رکعت وغیرہ بھی جس قدر استطاعت ہو، ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جن کے طریقے *فیض القادریہ* اور *عملیات شرافت* سے حاصل کرلیں۔

ان کے علاوہ تصور شیخ کامل، تصورات اسم ذات اللہ، شغل پاس انفاس، مراقبہ محبت، مراقبہ معیت اور مراقبہ توحید وغیرہ کو اپنا دستور العمل بنا رکھیں۔ غرض یہ کہ اپنا کوئی لمحہ یا وقت یاد الٰہی سے خالی نہ گذاریں۔ دنیا فانی ہے اس میں کسی کو ثبات نہیں۔ اس میں دل نہ لگاویں۔ حلال و حرام میں تمیز کریں۔ مشتبہ اور مشکوک چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ اپنے حواس خمسہ کو ناجائز محسوسات سے بچائیں۔ غیر اللہ کو دل میں نہ لائیں۔

Marfat.com

کچھ کتب خانے کے متعلق

میرا کتب خانہ جو ساہن پال شریف میں بخانۂ عزیزم ریاض الحسن اور لاہور شالامار ٹاؤن مری سٹریٹ نمبر ۶، مکان نمبر ا، میں بخانۂ عزیز سعید الظفر موجود ہے اس کو آپس میں تقسیم نہ کریں یہ اکٹھا ہی رہنے دیں، بہتر یہ ہے کہ یہ کتب خانہ مرکزی مقام ساہن پال شریف میں رکھیں، ورنہ جہاں سب برادران مناسب سمجھیں، اس میں خواص دوستوں کا مشورہ بھی حاصل کر لیں، اس کا انچارج عزیز فرزند رضاء اللہ شاہ عارف کو مقرر رکھیں۔ وہ اہل علم ہے، وہ کتب خانہ سنبھالنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

میرے قلمی کتب خانہ کو قطعاً فروخت نہ کریں، یہ میں نے بڑی کوشش سے اپنے پسماندگان کے فائدے کے لیے جمع کیا ہے۔ فروخت کرنے سے میرا مقصد فوت ہو جائے گا۔ خواہ کوئی شخص ایک کتاب کے ہزاروں یا لاکھوں روپے دے۔ ہرگز فروخت نہ کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو عنداللہ ماخوذ ہوں گے۔

عزیز رضاء اللہ شاہ عارف کو نصیحت ہے کہ کتب خانہ کی صحیح دیکھ بھال رکھے اور اس کی فہرست جدید طریقہ کے مطابق تیار کرے تا کہ کتاب تلاش کرنے اور دیکھنے میں سہولت ہو اور اس کو چاہیے کہ اپنے بعد، میری اولاد میں سے جس کو قابل سمجھے اس کو کتب خانہ کا سرپرست بنا دے۔

کئی لوگ معاصرین میں سے میرے ساتھ اندرونی طور پر حسد رکھتے ہیں۔ میری کتابوں کے تلف کرنے یا تحریف کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔ خواہ خرید کر ہی تلف کرنی پڑیں۔ اس لیے جس شخص کو کتب خانہ دکھائیں خود اس کے پاس موجود رہیں یا اپنا کوئی معتمد اس کے پاس بٹھا دیں تا کہ کوئی شخص ان میں سے کچھ سرقہ نہ کر سکے۔

جو کتابیں قلمی ہیں ان میں سے کوئی کتاب کسی صاحب کو عاریۃً پڑھنے کے لیے نہ دیں۔ جو شخص پڑھنا چاہے یہاں تمہاری موجودگی میں پڑھ لے۔

کتب خانہ اکٹھا رکھیں، ہاں اگر کسی قلمی کتاب کے متعدد نسخے ہوں تو ایک ایک نسخہ ان میں سے ذاتی طور پر بھی میرے ورثا اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ مگر جو ان میں بنیادی اور قدیمی نسخے

Marfat.com

ہیں وہ اصل کتب خانہ میں محفوظ رہیں۔

میرے ورثا میں سے کسی شخص کو اگر کسی قلمی کتاب کی ذاتی طور پر ضرورت پیش آئے تو وہ فوٹو سٹیٹ کرا کر اپنے پاس رکھ لے لیکن اصلی نسخہ کتب خانہ میں رہنے دیں۔

ورثا میں سے کوئی شخص قلمی کتاب کا کوئی فالتو نسخہ یا فوٹو سٹیٹ کرا کر اپنے پاس رکھے تو وہ بھی آگے وہ کتاب فروخت نہ کرے تاکہ حاسدوں کے ہاتھ میں نہ چلی جائے۔

اگر میرے ورثا میں سے کوئی شخص یا کوئی اور مصنف یا مورّخ میری قلمی کتابوں یا میری تصانیف سے استفادہ کر کے کوئی کتاب بنائیں تو وہ صرف میری کتابوں کا حوالہ دیں۔ جن کتابوں کا میں نے حوالہ دیا ہے ان کا حوالہ نہ دیں اگر ایسا کریں گے تو وہ خائن سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ میرے ماخذ تو انھوں نے دیکھے ہی نہیں۔

یہ یاد رکھیں کہ میری کتاب شریف التواریخ کی پہلی جلد چھپ چکی ہے اور دوسری جلد کی اب کتابت ہو رہی ہے وہ بھی عنقریب چھپنے والی ہے۔ اس کے بعد تیسری جلد کا نمبر آئے گا۔ وہ بارہ حصے ہیں وہ بھی بالترتیب چھپوانے کی کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص تیار ہو جائے جو کہے کہ میں پانچواں یا ساتواں یا کوئی اور حصہ اپنے خرچ پر چھپوا دیتا ہوں تو تم اس کے کہے پر لگ جاؤ۔ ہرگز ایسا نہ کریں۔ بلکہ سب حصے ترتیب وار چھپواتے جائیں۔ ورنہ میری اختیار کی ہوئی ترتیب کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔

میری کتابیں جو طبع ہو چکی ہیں وہ اگر کوئی شخص خریدے تو رقم اور کسی مسودہ کے چھپوانے پر صرف کریں۔

میرے کتب خانہ کی مطبوعہ کتابوں میں جن میں نوشاہی خاندان کے متعلق ایک لفظ یا ایک سطر بھی آئی ہو، موافق ہو یا مخالف وہ محفوظ رہنے دیں۔ ان کو بھی فروخت نہ کریں۔ ان کے علاوہ اگر مطبوعہ کتابوں کو ضرورت سے زائد سمجھیں تو فروخت کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ رقم میری تصانیف چھپوانے پر صرف کریں۔ اپنے ذاتی مصرف میں نہ لائیں۔

بالفرض اگر میرے ورثا میں سے کوئی شخص کتابیں پڑھنے اور استفادہ کی قابلیت نہ رکھتا

Marfat.com

ہو تو یہ کتب خانہ کسی یونیورسٹی کی لائبریری میں جمع کرایا جائے تا کہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے۔

اکثر اہل علم واہل قلم حضرات میرے احباب میں سے ہیں۔لیکن جو خلوص میں نے چار دوستوں میں پایا ہے وہ دوسروں سے زائد ہے۔ان کا ظاہر و باطن میرے حق میں یکساں ہے۔

۱۔ جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور؛ ۲۔ جناب پروفیسر محمد اقبال مجدّدی، لاہور؛ ۳۔ جناب مولوی محمد لطیف زار نوشاہی، لاہور؛ ۴۔ جناب قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی، مریدکے۔ کتابوں کی طباعت واشاعت کے متعلق ان حضرات سے مشورہ لے لیا کریں۔

اب میں سب اولاد واحباب ومریدوں کو خداوند کریم عزاسمہ، کے سپرد کرتا ہوں اور خود بھی اسی کے دامن رحمت ومغفرت میں پناہ لیتا ہوں۔سب کا خاتمہ بالخیر ہو اور قیامت کے روز غلامان مصطفویہ اور عاشقان محمدیہ میں جگہ نصیب ہو۔

اللّٰھم اجعل اخر کلامی لا الہ الا اللّٰہ محمدرسول اللّٰہ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقه محمدواله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین۔

فقیر شریف احمد شرافت نوشاہی۔جمعرات ۱۹ جمادی الاولے ۱۴۰۱ھ

شریف التواریخ

حاصل عمر نثار دلِ یاری کردم
شادم از زندگی خویش کہ کاری کردم

حضرت شرافت نوشاہیؒ کی جُملہ تصانیف میں سے ممتاز ترین تصنیف *شریف التواریخ* ہے جس کے بارے میں الگ سے چند سطور لکھنا واجب ہے۔

شریف التواریخ کی تصنیف کی ابتدا کیسے ہوئی اور یہ کس طرح تکمیل کی منزل تک پہنچی؟ اس سفر کی روداد کا خلاصہ خود صاحب تصنیف نے یوں بیان کیا ہے:

''ابتداء میں مَیں نے اپنے آباواجداد کے حالات لکھے۔ان کی دستیابی میرے لیے آسان

تھی۔ کیونکہ ان کے بارے میں کافی تاریخی مواد ہمارے آبائی کتب خانہ مکتبہ نوشاہیہ ساہن پال شریف میں موجود تھا۔ بعد میں میں نے صاحبزادہ فضل حسین صاحب بن حضرت سید غلام حسن صاحب نوشاہی ڈھل والہ سے کہا کہ اپنے آباواجداد کے حالات مہیا کریں تاکہ وہ بھی قلمبند کر دیے جائیں۔ اس وقت میرے خیالات محدود تھے۔ مگر جونہی مجھے نوشاہی بزرگوں کے حالات ملنے شروع ہو گئے میرے خیالات میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی۔ میں چاہنے لگا کہ باقی نوشاہی برخورداری بزرگوں کے حالات بھی لکھ دینے چاہئیں۔ چنانچہ میں نے اس کام کی طرف بھرپور رجوع کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور بزرگوں کی دعاؤں سے مجھے کامیابیاں ہوتی گئیں۔ پھر نوشاہی ہاشمی حضرات کے حالات بڑی محنت سے اکٹھے کیے۔ بعد میں بتدریج پورے سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے حالات لکھنے کی ٹھانی۔ اس وقت کوئی کتاب رہنمائی نہیں کرتی تھی۔ چنانچہ میں نے بزرگوں کے سوانحی حالات اور تاریخیں حاصل کرنے کے لیے ایک مہم شروع کی اور اس کام کے لیے بہت سفر کیے۔

بزرگانِ اسلاف کے حالات حاصل کرنے کے لیے اُچ شریف کا سفر کیا اور وہاں کا کتب خانہ دیکھا۔ بعد میں عام لوگوں اور احباب کے کتب خانے ملاحظہ کیے۔ اپنے خاندان کے بعض افراد کے پاس پُرانی کتابیں تھیں اُن کا مطالعہ کیا۔ بہی کھاتوں کی بھی جانچ پڑتال کی جس سے بہت سی تاریخیں مل گئیں۔ پنجاب پبلک لائبریری، لاہور اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور بھی ملاحظہ کی۔ علاوہ ازیں میں ہر اُس مقام پر پہنچا جہاں سے مجھے نوشاہیت کے بارے میں کچھ بھی علمی مواد ملنے کا پتہ چلا یا گمان ہوا۔ اپنی اس انتھک کوشش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوشاہی خاندان کی جامع تاریخ لکھنے میں کامیاب کیا۔ یہاں میں ایک بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ چند افراد نے محض بغض، حسد اور تعصب کی بنا پر اپنی مملوکہ کتب دکھانے سے انکار کر دیا۔ اور بعض ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔"[۲۱]

پروفیسر محمد اقبال مجدّدی نے اس کتاب کی خصوصیات کا اجمالاً ذکر اس طرح کیا ہے:

"ضخیم وجسیم *شریف التواریخ* جس کی تین جلدیں اور آٹھ ہزار سے زائد صفحات ہیں، پنجاب کی تاریخِ تصوف کے لیے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یقیناً سلاسل تصوف میں سے کسی سلسلہ کا اتنا بڑا اور جامع تذکرہ آج تک مرتب نہیں ہوا جتنا *شریف التواریخ* ہے۔

مجھے *شریف التواریخ* کو ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء سے اب تک کئی مرتبہ دیکھنے، اس کے مختلف حصص

پڑھنے اور مطلوبہ مواد کی نقل و اقتباس کا موقع ملا ہے۔ نیز اس کتاب کی تیسری جلد (۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء تا ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) راقم کی موجودگی میں تالیف کے مراحل طے کرتی رہی ہے۔ مجھے مؤلف کو اس کے لیے مواد جمع کرتے اور مسودہ [کو] مبیضہ کی صورت دیتے ہوئے متعدد بار مشاہدے کا موقع ملا ہے۔

اس کتاب کی تالیف کے عمل کے عینی شاہد کی حیثیت سے مجھے چند اہم نکات پیش کرنا ہیں:

۱۔ جب ہم اس کتاب کا بلحاظ توقیت مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جلد اوّل دوسری دونوں جلدوں سے طریقۂ تحقیق و تصنیف، استدلال، استخراجِ نتائج، وقائع کے تقابل اور اصولِ نقد و نظر کے اعتبار سے مختلف ہے۔

اس کی جلد اوّل بالکل متقدمین کے طریقۂ تصنیف کے مطابق ہے۔ پہلی جلد کی تکمیل ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء کے بعد ہوئی جب کہ مؤلف کی عمر کل ۲۹ سال تھی لیکن اس کے بعد انھیں بہت کچھ مطالعہ کا موقع ملا، تجربہ، بے پناہ صلاحیتوں اور اپنی ذہانت سے انھوں نے بہت جلد مغربی طریقۂ تصنیف و تالیف کے پیروکار مصنفین کی صحبت سے اثرات قبول کر لیے اور دوسری و تیسری جلدوں میں اس نئے رنگ کی آمیزش نے قدیم و جدید کے درمیان ایک نہایت حسین امتزاج پیدا کر دیا ہے۔ ہم نے اس درمیانی منزل کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ مغرب کے مقلد مصنفین نے مغرب کا محض طریقۂ تصنیف اپنایا ہے، تصنیف و تالیف کے لیے جس ابتدائی اور محکم علم کی ضرورت ہوتی ہے وہ اس سے عاری ہونے کے سبب متعینہ راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ تو وہ مغرب کو متاثر کر سکتے ہیں اور نہ مشرق کو کچھ دینے کے قابل رہتے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ پیشِ نظر کتاب کے مؤلف اسی درمیانی کڑی کے ستون ہیں۔

۲۔ معاشرے کے افراد کے مختلف طبقات میں سے طبقۂ صوفیہ پر تحقیق کرنا خاصا دشوار کام ہے کیونکہ یہ گروہ اخفاے حال کو ترجیح دیتا ہے، ان کے احوال تحریر کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں دوسرے اس طبقہ کے افکار کی شرح و تقریب کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے عصرِ حاضر کے اس موضوع پر کام کرنے والے مصنفین بے بہرہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی کتابیں صوفیہ کے حالات کی کھتونی تو بن جاتے ہیں لیکن ان کی صحیح تعلیمات و افکار کی فہم و تفہیم کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔

پیشِ نظر کتاب کے مؤلف مروّجہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ تصوف کے علوم سے بھی بخوبی واقف ہیں اس لیے ان کی تحریر میں وہ جامعیت پائی جاتی ہے جس کا ایسی کتابوں میں ہونا لازم ہوتا ہے۔

Marfat.com

۳۔ روایاتِ تصوف پر تنقید ایک عرصہ تک گستاخی تصور ہوتی رہی، لیکن شیخ محدث کی *اخبار الاخیار* کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اس تصور میں خاصی تبدیلی واقع ہوئی۔ *شریف التواریخ* میں روایات کی پرکھ، متضاد بیانات پر سیر حاصل بحث کے بعد حتمی نتائج کا استخراج نہایت احسن طریقے پر کیا گیا ہے۔

۴۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں شامل رجال کے تراجم کو اگر طبقات کے اعتبار سے مرتب کیا جائے تو معاشرہ کی طبقاتی تقسیم یعنی علماء و صوفیہ، شعراء و حکماء اور امراء وغیرہ کی ایک جھلک ہمارے سامنے آجائے گی [ان طبقات کی مکمل فہرست *شریف التواریخ کا طبقاتی اشاریہ* مرتبہ سید شفیق الرحمٰن نوشاہی، مطبوعہ ۱۹۹۸ء میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے]۔ مثلاً اگر کسی کو پنجاب کے عربی، فارسی، اردو اور پنجابی شعراء کا تذکرہ مرتب کرنا ہو تو بلا مبالغہ اس کتاب میں ہزاروں صفحات کا مرتب شکل میں مواد مل سکتا ہے۔

۵۔ یک نظری ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب صرف سلسلۂ نوشاہیہ کے افراد کے حالات پر ہوگی لیکن جب آپ اسے بالاستیعاب پڑھیں تو اس میں سے ان گنت ایسے حضرات کے حالات، علمی کارناموں اور ان کی معاشرتی سرگرمیوں کی تفصیلات ملیں گی جو اس سلسلہ سے منسلک نہیں تھے کیونکہ اس کتاب میں ان کا ذکر ضمناً آیا تھا۔ مولف نے ان کے حالات بھی حواشی اور متن میں ہر جگہ بڑھائے ہیں۔

۶۔ اس کتاب میں شامل زیادہ تر ایسے افراد کے حالات ہیں جن کا تعلق پنجاب سے تھا۔ لیکن ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ کے افراد دنیا میں جہاں کہیں بھی گئے ہیں ان کے حالات کو نہایت جستجو کے بعد یکجا کر دیا گیا ہے۔

۷۔ گویا اگر کسی کو ''سہم پنجاب در انتقالِ افکار بہ مردم در جہان'' [دنیا میں عوام تک افکار کی منتقلی میں پنجاب کا حصہ] کے موضوع پر کام کرنا ہو تو اس کے لیے یہ کتاب ایک ناگزیر مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۸۔ اس کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ متن میں وارد ہونے والی شخصیات کے حالات حواشی میں اس خوبی سے اضافہ کیے گئے ہیں کہ متن پڑھتے وقت کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آتی، ان میں اکثر حواشی کا تعلق غیر معروف شخصیتوں کے تراجم سے ہے۔

۹۔ صوفیہ کے تذکروں میں ایک خامی یہ پائی جاتی ہے کہ وہ سنین (ولادت، وفات، اہم حوادث) سے خالی ہوتے ہیں۔ لیکن اس شریف التواریخ کے مطالعہ سے محسوس ہوتا ہے کہ مؤلف کو تذکروں کے

Marfat.com

اس خلاء کا خاصا احساس ہے انھوں نے نہ صرف پرانے اور غیر محقق سنین کی تصحیح اور حک و اصلاح کی کوشش کی ہے بلکہ قدیم مصنفین کو اندراجِ سنین میں جن وجوہ کی بنا پر اشتباہات پیدا ہوئے ان کی بھی نشان دہی کی ہے نیز مؤلف نے متقدمین کے جو سنین خود متعین کیے ہیں ان کے لیے محکم دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ گویا صحتِ سنین کے لیے اس کتاب کا تذکروں میں منفرد مقام ہے۔

۱۰۔ صوفیہ کے بعض تذکرے اس لیے اہم ہیں کہ ان میں صوفیہ کے احوال و آثار محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، کئی صوفیہ کے رسائل آج ہم تک صرف اس لیے پہنچے ہیں کہ ان کے کسی نہ کسی تذکرہ نگار نے انھیں بعینہٖ اپنے تذکرے کا جزو بنالیا ہے یا ان کے بعض کلمات ان کی تصانیف سے نقل کر دیے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے افکار سے ہم آگاہ ہوئے۔ ان میں *معارج الولایت* (۱۰۹۶ھ) کا نام سرفہرست ہے جو اپنے اندر صوفیہ کے رسائل کے متون سمیٹے ہوئے ہے، یہی حال پیش نظر کتاب *شریف التواریخ* کا ہے۔ اگر صاحبِ ترجمہ کا ایک مکتوب ہی ملا ہے تو وہ بھی نقل کر کے اس کتاب میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اگر ایسے آثار کی فہرست مرتب کی جائے جو محض *شریف التواریخ* کی بدولت ہم تک پہنچے ہیں یا آج تک محفوظ ہیں تو یہ خاصا طویل کام ہو جائے گا۔

۱۱۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب کے مؤلف خود خطاط ہیں اور انھوں نے اپنی اس تالیف کی جس حسن و خوبی کے ساتھ کتابت کی ہے، اس دور میں اس کی مثال ملنا دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے کاتبوں کے حوالے کرنے کی بجائے اسی خودنوشت نسخۂ مؤلف کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۲۔ شاید قارئین کو اس کتاب کی زبان پر اعتراض ہو کہ ادبی و لسانی اعتبار سے اس میں نقائص پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس باب میں صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مؤلف نے اس کتاب میں زیادہ توجہ واقعات و سنین کی صحت پر دی ہے۔ اسے *آبِ حیات* یا *شعر العجم* کی طرح خواہ مخواہ دلچسپ بنانے کے شوق میں لسانی قلابازیاں اور خیالی گھوڑے نہیں دوڑائے بلکہ نہایت سہل انداز بیان میں حقایق نویسی کو پُر لطف بنا دیا ہے۔ دورِ آخر کے تذکرہ ہائے صوفیہ میں *خزینۃ الاصفیاء* کو جو مقبولیت حاصل ہے اس کی ایک وجہ اس کی نہایت آسان، سادہ اور عام فہم زبان بھی ہے۔ نیز ہم پاکستانیوں کے لیے یہ سرمایۂ افتخار ہے کہ ہمارے ملک کی قومی زبان میں ایک بیش بہا کتاب کا اضافہ ہو رہا ہے۔ یقیناً دنیا کے کسی ادب میں اس موضوع پر ایسی اور اتنی بڑی کتاب تالیف نہیں ہوئی ہوگی۔

۱۳۔ *شریف التواریخ* کی ضخامت دیکھ کر اس کے فردِ واحد کی تالیف باور کرتے ہوئے اہل علم کو متردّد پایا گیا ہے۔ لیکن اس کی ضخامت سے زیادہ جب ہم اس کے مذکورہ محاسن سے آگاہ ہو جائیں تو شاید

Marfat.com

بعض حضرات کا وہ تردّد یقین میں بدلتے ہوئے دیر نہ لگے۔ بے شک وشبہ کتابِ حاضر کے مؤلف نے [تنِ] تنہا نہایت دل جمعی کے ساتھ ایسا کام انجام دیا ہے جو اس قلیل عرصہ (ترپین سال) میں مؤلفین کا ایک بورڈ بھی اس طریقہ پر نہیں کر سکتا تھا جس طرح حضرت مؤلف نے مستقل مزاجی سے کیا ہے۔ (۲۲) شریف التواریخ تین ضخیم جلدوں اور آٹھ ہزار سے زاید صفحات پر مشتمل ہے جن کے نام بھی الگ الگ ہیں۔

اوّلیاتِ شریف التواریخ

اس گراں بہا کتاب کے مندرجات کا بغور و تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اس کا بہت سا مواد بالکل منفرد نظر آتا ہے۔ مثلاً اس کی فہرست مآخذ میں مخطوطات کا شمار ۱۰۵۶ ہے۔ جن میں سے بعض کے نام اس کی تین جلدوں اور تیسری جلد کے بارہ حصوں کی فہارس مآخذ میں مکرر بھی آئے ہیں، لیکن ان میں محولہ نوّے مخطوطات ایسے ہیں جنھیں پہلی مرتبہ صرف اسی مصنف نے استعمال کر کے اہل علم سے متعارف کروایا ہے اور بجا طور پر دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ دنیائے مآخذ و مخطوطات میں ان نوّے خطی مآخذوں کی دریافت کا سہرا اسی فاضل مصنف کے سر ہے۔" (۲۳)

بحیثیت شاعر و تاریخ گو

حضرت شرافتؒ کا اصل موضوع اور مطمحِ نظر خاندانِ نوشاہیہ کی تاریخ لکھنا تھا اس لیے وہ زیادہ تر اُس طرف مائل رہے۔ اگر وہ شاعری ہی کرتے اور اِس طرف راغب ہوتے تو اصل کام پیچھے رہ جاتا۔ حضرت کا شعری ذوق بے حد عمدہ تھا۔ قدماء میں سے نظامی، رومی، سعدی، خسرو، حافظ شیرازی اور جامی کا کلام پسند کرتے تھے۔ خود بھی موزوں طبع تھے۔ آپ کی شاعری زیادہ تر فارسی زبان میں ہے اور وہ بھی بیشتر قطعات تاریخ۔ آپ کو مادّۂ تاریخ بنانے اور اسے قطعہ میں استعمال کرنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ احباب آپ سے فرمائش کر کے مختلف مناسبتوں سے قطعاتِ تاریخ لکھواتے۔ از خود بھی قطعات قلمبند کر دیتے۔ ایسے تمام فارسی اور اردو قطعات آپ کی تصنیف *اعجاز التواریخ* میں درج ہیں جس کا ایک فارسی انتخاب میں نے تیار کیا اور *منتخب اعجاز التواریخ* کے نام سے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا۔ قطعات تاریخ کے علاوہ آپ کبھی کبھار نعت اور منقبت پر بھی طبع آزمائی

Marfat.com

کر لیتے۔ آپ کی کہی ہوئی فارسی منقبتوں کا ایک مجموعہ ارمغان امینیہ کے نام سے ۱۹۵۷ء میں طبع ہوا۔ آپ چونکہ شعری روایت سے واقف تھے، اس لیے بعض نومشقوں کے کلام پر اصلاح بھی دیا کرتے۔ مجھے تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ کے مسودہ میں ایسے متعدد شعرا کا کلام دیکھنے کو ملا ہے جس پر آپ نے اصلاحیں دی ہیں۔ یہاں محض تبرکاً آپ کے کلام کا کچھ نمونہ دیا جاتا ہے۔

عربی کلام:

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کی طرز پر

شوف الوریٰ بنوالہٖ　　ظھر الھدیٰ بجلالہٖ
قران کل مقالہٖ　　صلوا علیہ والہٖ

بطرز

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

اسماء النبی الکریم

مکرم مشرف محمد نصیح　　معلّے مزکےٰ مکمل فصیح
حنیف نظیف صجح ملیح　　عزوم شکیل حسین صبیح
فقیہ وجیہ معین فرید　　حمید مجید سعید وحید
امام ھمام سراج منیر　　بشیر نذیر شھیر نصیر
صفی عدیل عقیل شریف　　لطیف منیف عفیف ظریف
نبی شھید رفیق لئیق　　جمال کمال جلال شفیق
عفو عزیز غیاث جمیل　　وکیل کفیل دلیل جلیل
رسول رفیع رؤف رحیم　　علیم حلیم سلیم کلیم
وصول عظیم فخیم کریم　　قسیم صمیم سھیم عمیم
قوی ذکی ندیم فھیم　　غنیم مقیم نسیم شمیم

Marfat.com

اجیر منجّ محقق وسیم　　موحّد معرّف مقدس جسیم
مجیب مجاب ذہین فطین　　امین مکین متین مبین
مطاع مطیع شفیع حفیّ　　ولیّ زکیّ علیّ وفی
فقال الفقیر الاثیم النحیف
شرافت لہ الاسم عبد ضعیف (۲۴)

فارسی کلام:

چو از وجہ کرم در خندہ باشی
ہزاران دل بہ دام افکندہ باشی
بہ جمع عاشقان گر جلوہ سازی
چو مہ بر اختران تابندہ باشی
خلایق مثل پروانہ بسوزند
چو شمع حسن افروزندہ باشی
بہ غارت می بری جانہای عشاق
چو اسب دلبری تازندہ باشی
ز تاب روی تو جان بازگیرند
چو بر خستہ دلان رخشندہ باشی
امان در دہ بہ مشتاقان زمانی
ز لطف حق امین پایندہ باشی
شرافت بندۂ درگاہ تو ہست
چرا بر وی جفا ورزندہ باشی (۲۵)

Marfat.com

اردو کلام:

غزل

توشیح باسم ''محمد امین''

ماہ انور دلربا کو دیکھ کر شرمائے ہے
شہرہ اس کا ہر زباں پر، ہر مکاں، ہر جائے ہے

حسن محبوب خدا کا جلوہ گر دیکھے کوئی
مثل پروانہ تڑپ کر عشق میں مر جائے ہے

مصحف رخسار اس کا مصدر انوار ہے
جاں فدا کرتے ہیں عاشق جب نظر پڑ جائے ہے

دلربا گر ناز سے سیر گلستاں کو چلے
دامن امید پھولوں سے مرا بھر جائے ہے

آفتاب حسن اس کا ہے درخشاں اس قدر
ذرّہ ذرّہ کو منور نور سے کر جائے ہے

مشکلیں آسان ہوتی ہیں سدا اس کے حضور
اس لیے یہ قلب مضطر اس کے در پر جائے ہے

یار کی روشن جبیں ہے مظہر حسن جلال
اس کے حسن دلربا سے دل مرا بھر جائے ہے

نقش ہے دل پر شرافتؔ کے ہوئی تصویر یار
اب جہاں دیکھا وہاں محبوب ہر ہر جائے ہے (۲۶)

پنجابی کلام:

مہر محبت دلبر والی وسدی اندر من دے
رات تے دن کراں میں زاری وچ فراق سجن دے

حسن جمال کمال سجن دا سرخ لباں یاقوتوں
دند سفید مرصّع تسبیح مروارید ثبوتوں

بیٹھیاں وچ اڈیک سجن دے گذرے وقت اساڈا
ہن آوے، ہن آوے دلبر، دل وچ شوق زیادہ

صاف اکھیں مخمور سجن دیاں، وچ کجلے در ڈورا
عاشق دا دل صید کرن نوں شہبازاں دا جوڑا

ڈٹھا جلوہ دلبر والا جاں میں وقت فجر دے
پہلے جلوے عشق خریدیا، کھل گئے بند صبر دے

Marfat.com

ہر ویلے بوہے ول ویکھاں مت ہن کدھروں آوے
آکر میں عاجز دے تائیں سینے نال لگاوے (٢٧)

Marfat.com

حواشی

۱۔احوال ومقامات نوشہ گنج بخش، بہ اہتمام عارف نوشاہی، ساہن پال، ۱۹۹۹ء، ص ۴۱

۲۔ثواقب المناقب، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ساہن پال، ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء، ورق ۸۸ ب

۳۔کنز الرحمت، اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور، ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء، ص ۵۳

۴۔ایضاً ص ۴۷

۵۔کلیات اشرف، مرتبہ، مکتوبہ ومملوکہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی، ساہن پال، ۱۳۸۴ھ ص ۱۳۷

۶۔تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، مرتبہ عارف نوشاہی، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۵۲۱

۷۔کلیات عباسی، مرتبہ خضر عباسی نوشاہی، ساہن پال، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، ص ۵۱

۸۔ایضاً ص ۵۲

۹۔ثواقب المناقب، ص ۲۰

۱۰۔شرافت صاحب کی دیگر مصنفین کی کتابت کردہ کتب میں مولوی احمد یار مرالوی کی ہیر، مولوی محمد حیات شرقپوری کی گلزار نوشاہی اور خواجہ عبدالرحمٰن قادری ساکن چھوہر شریف، ضلع ہزارہ کی مجموعہ صلوات الرسول فی صلوۃ وسلامہ صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہے۔ موخر الذکر کتاب دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد پندرہ پندرہ اجزاء پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین تاجران کتب، لاہور نے مطبع رفاہ عام سٹیم پریس، لاہور سے طبع کروائی۔ اس پر کوئی سنہ طباعت نہیں ہے لیکن معلوم ہے کہ قیام پاکستان، ۱۹۴۷ء سے پہلے چھپی تھی۔ دونوں جلدیں خط نسخ میں ہیں۔ دوسری جلد کے اختتام پر مقدمہ خط نستعلیق میں ہے۔ جلد اوّل کے جزء ۱۵ کے اختتام پر کاتب کا ترقیمہ چھپا ہے: ''کاتب الحروف شریف احمد نوشاہی از ساہنپال۔''

۱۱۔روزنامچہ شرافت نوشاہی، ۱۰ محرم ۱۳۹۴ھ/ ۳ فروری ۱۹۷۴ء

۱۲۔ملاحظہ ہو: سفر نامۂ اوچ تصنیف سید شریف احمد شرافت نوشاہی، بہ اہتمام عارف نوشاہی، بہاول پور، ۱۹۹۹ء

۱۳۔'منتخب اعجاز التواریخ، سید شریف احمد شرافت نوشاہی، تدوین رضاء اللہ شاہ عارف نوشاہی، ساہن پال، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶، Introducton، ص ۲:

"Saiyid Sharif Ahmad Sharafat Naushahi has therefore inherited a rich tradition of Punjabi history and Islamic mysticism. Moreover, unlike many *Sajjada-nishins* of the subcontinent who have become

Marfat.com

rich landowners and have consequently neglected the mystical or intellectual aspects of the tradition, Saiyid Ahmad Sharafat has assiduously cultivated this tradition.''

۱۴۔ شریف التواریخ، ساہن پال، ۱۹۷۹ء، جلد ا، ص ۱۰۶۰

۱۵۔ تقریظ، انتخاب گنج شریف، لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، ص ۵۲

۱۶۔ روز نامچہ شرافت نوشاہی، ۱۱ مئی ۱۹۷۴ء۔ اصل عبارت یہ ہے: ''۵۵ ریلوے روڈ پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری پر گیا۔ وہاں سیّد نور محمد ملک وال والے ملے۔ ان کے پاس ایک دیوان غنیمت قلمی دیکھا۔ خط شکستہ میں تھا کئی جگہوں سے ان کو پڑھنا نہیں آتا تھا وہ اُن کو بتایا۔''

۱۷۔ محمد ایوب قادری، ''مغربی پاکستان کا ایک علمی سفر''، سہ ماہی العلم، کراچی، جولائی - ستمبر ۱۹۷۱ء، ص ۴۳: ''خانقاہ نوشاہیہ کے صاحب سجادہ ہیں مگر پیروں کا سا نہ تو لباس ہی ہے اور نہ انداز۔ سیاحت، مطالعہ، کتب خانوں کی سیر، قدیم و نادر قلمی کتب کی تلاش، ان سے اخذ و اقتباس ان کا محبوب مشغلہ ہے اور علم حاضر ہے۔ حافظہ و یادداشت بہت تیز ہے۔ اتفاق سے ایک بزرگ غلام حسین قادری وایاں والی کا ذکر آ گیا، ان کا پانچ چھ پشتوں کا اوپر کا سلسلہ اور اولاد کا موجودہ سلسلہ فوراً بتا دیا۔''

۱۸۔ پروفیسر محمد اسلم، برہان کے مدیر مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے داماد تھے اور غالباً مولانا یہ جواب چھاپ کر اپنے داماد کی خفت نہیں چاہتے تھے۔

۱۹۔ ماہ نامہ فیض الاسلام، راول پنڈی، صفر ۱۴۰۰ھ

۲۰۔ حضرت شرافتؒ نے اس مقصد کے لیے جو کتب خانے ملاحظہ کیے ان کے ناموں کی ایک نامکمل فہرست شریف التواریخ، جلد دوم، صفحہ ۱۸-۱۹۱۲ پر درج ہے۔ اس میں ۱۲۰ کتب خانوں کے اسماء درج ہوئے ہیں۔

۲۱۔ ''معارف شرافت'' تألیف سیّد شفیق الرحمٰن نوشاہی، مشمولہ شریف التواریخ، جلد ۲، حصہ ۲، ص ۱۹۰۳-۱۹۰۴

۲۲۔ شریف التواریخ، ج ا، ص ۲۵۔۲۹

۲۳۔ ایضاً، ج ا، ص ۳۲۔۳۳

۲۴۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ، ص ۳۶۲

۲۵۔ ارمغان امینیہ، ساہن پال، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء، ص ۱۵۔۱۶؛ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ، ص ۳۶۴

۲۶۔ ارمغان امینیہ، ص ۲۱

۲۷۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ، ص ۳۷۰۔۳۷۱

Marfat.com

Marfat.com

آثارِ شرافت نوشاہی

سیّد شرافت نوشاہی کی تصانیف، مرتّبات، تراجم اور مقالات کی مجمل فہرست

تألیف

محمد اقبال مجدّدی

اضافات و تکمیل

عارف نوشاہی

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

از

عارف نوشاہی (مرتّب)

یہ فہرست پہلی بار *احوال و آثار سید شرافت نوشاہی* (بیرونی سرورق) یا *سید شرافت نوشاہی یعنی احوال و آثار مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ* (اندرونی سرورق) کے نام سے دارالمورخین، لاہور نے رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/نومبر ۱۹۷۱ء، ۶۴ صفحات میں پانچ سو کی تعداد میں شایع کی۔ نظر ثانی کے بعد اسے ۱۹۸۲ء میں دوسری بار *شریف التواریخ*، جلد دوم کے ضمیمہ کے طور پر صفحات ۱۸۲۷ تا ۱۸۹۵ میں شایع کیا گیا۔ اس نظر ثانی شدہ ایڈیشن میں حضرت شرافت کی ۱۹۷۰ اور ۱۹۸۲ء کے درمیان تالیف و تصنیف و مرتب ہونے والی کتب کے کوائف کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اب ۲۰۰۷ء میں احقر نے محمد اقبال مجدّدی صاحب کی مؤلفہ فہرست پر نظر ثالث کی ہے اور اس میں حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھا ہے:

۱۔ جن تصانیف اور مرتّبات کے اسماء دونوں ایڈیشنوں میں نہیں آسکے، ان کا اضافہ کیا ہے۔

۲۔ جو تصانیف ۱۹۸۳ اور ۲۰۰۷ء کے درمیانی عرصہ میں طبع ہوئی ہیں اس کی تصریح کردی ہے۔ نیز جو کتب سابقہ ایڈیشنوں میں بطور "مطبوعہ" متعارف ہوئی ہیں، وہاں ان کا سال طباعت، ناشر وغیرہ کا نام درج نہ تھا، اب اس کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔

۳۔ مجدّدی صاحب نے حضرت شرافتؒ کے چند مطبوعہ مقالات کو بھی اپنی مؤلفہ

Marfat.com

فہرست میں شامل کیا ہے لیکن تمام مقالات کا احصا نہیں کیا۔ میری رائے میں مقالات کو تصانیف اور مرتبات سے الگ رکھنا چاہیے۔ میں نے کچھ مقالوں کا اس فہرست میں اضافہ کیا ہے تاہم ابھی حضرت شرافت کے تمام مطبوعہ مقالات کی فہرست تیار نہیں ہو سکی۔

۴۔ مجدّدی صاحب نے اپنی مرتبہ فہرست میں صرف تصانیف اور مرتبات کی تقسیم اور تمیز قائم کی ہے، احقر کے خیال میں ایک حصہ تراجم (Translations) کا ہونا چاہیے تھا۔ موجودہ ایڈیشن میں اسے الگ کیا گیا ہے۔

۵۔ مجدّدی صاحب نے تاریخ تصنیف یا ترتیب کے لیے جہاں جہاں صرف ہجری تاریخوں کا اندراج کیا تھا، موجودہ ایڈیشن میں ہم نے اس کے ساتھ عیسوی تاریخوں کی مطابقت بھی کر دی ہے۔

۶۔ مجدّدی صاحب نے کتب کے موضوعات کی جو تقسیم کی تھی میں نے بعض مقامات پر اس سے جزوی اختلاف کرتے ہوے، کتب کو دوسرے موضوع میں رکھا ہے۔ مثلاً مجدّدی صاحب نے گنج شریف کو تصوف میں رکھا تھا، میں نے اسے دیوان اشعار ہونے کی وجہ سے ادب میں رکھا ہے۔

۷۔ چون کہ تذکرۂ شرافت نوشاہی کے پہلے حصے میں مصنف کے حالات اور ان کے مولد کے بارے میں ضروری مواد درج ہو چکا ہے، اس لیے احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کی طبع اول و دوم میں شامل دو تحریریں:

۱۔ سرگذشت شرافت بزبان شرافت

۲۔ ساہن پال شریف: صاحب سوانح کا مولد و منشاء

حذف کر دی گئی ہیں۔

عارف نوشاہی

۲۸ ستمبر ۲۰۰۷ء

ادارۂ معارف نوشاہیہ

۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

Marfat.com

تقریب ☆

از

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

مخدومی حضرت سید شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی مدظلہ العالی، سجادہ نشین ساہن پال شریف (گجرات) پنجاب کے جلیل القدر بزرگ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز بانی سلسلۂ نوشاہیہ کی اولاد امجاد میں سے ہیں اور مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہیں۔ان عظمتوں کے ساتھ ساتھ حضرت شرافت زید مجدہٗ ظاہری علوم وفنون میں بھی ایسے باکمال ہیں کہ ان کے علوم کی گہرائی، گیرائی اور انؒ کے بے مثل علمی وتحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور آج سے صدیوں پہلے کے علماء وفضلاء اور مصنفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس قابل قدر خصوصیت کے باعث پنجاب کے سجادگان [کذا: سجادہ نشینان] میں ان کا مقام بالکل ممتاز اور خاص شان کا حامل نظر آتا ہے۔

حضرت شرافت صاحب قبلہ کی تصنیفات وتالیفات اور مرتبات ومترجمات کے مبیضات کی تعداد ایک سوستتر (۱۷۷) تک پہنچ چکی ہے (۱)۔ان میں سے سب سے زیادہ ضخیم وجسیم تالیف شریف التواریخ ہے جو قریباً سات ہزار صفحات کو محیط ہے۔ان جملہ تالیفات کے صفحات قریباً سینتیس ہزار (۳۷۰۰۰) ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا ایک ایک صفحہ بلکہ ان کی ہر سطر انھوں نے اپنے خون جگر سے لکھی ہے۔میں نے بار بار یہ منظر دیکھا ہے کہ شریف التواریخ کو ایک نظر دیکھنے ہی سے بڑے بڑے اہل فضل وکمال دم بخود رہ جاتے ہیں اور ان کی حیرت واستعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور کثیر التصانیف مصنفین ان کی بے مثال کوشش وکاوش پر رشک کرنے لگتے ہیں۔

Marfat.com

اگر جناب شرافت صاحب خانِ خانان کے دَور میں ہوتے یا وہ اس زمانے میں ہوتا تو یقیناً ان کے مسوّدات ومبیّضات کو زر و جواہر میں تولتا اور یہ مسوّدات ومبیّضات، مصنف کے وزن سے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر افسوس کہ حضرت مولانا شرافت صاحب قبلہ ایک متبحر عالم، صاحب طرز ادیب، باکمال شاعر اور بلند پایہ مصنّف ہونے کے باوصف وہ شہرت ومقبولیت حاصل نہیں کر سکے جس کے وہ فی الحقیقت مستحق ہیں۔ اس سانحہ کے وجوہ واسباب ظاہر ہیں کہ وہ اپنی پُرانی وضع کے بزرگ ہیں اور مرکزِ علم لاہور سے بہت دور ایک گاؤں میں مقیم ہیں اور اپنی سادگی کے باعث شہرت اور مقبولیت حاصل کرنے کے فن سے بالکل ناآشنا ہیں اور نہ وہ مصنّفوں اور ادیبوں کی کسی پارٹی کے رکن ہیں، انھوں نے کبھی کسی انجمن ستائش باہمی سے بھی تعلق نہیں رکھا۔ ان ''کمزوریوں'' کے علاوہ ان کی اپنی برادری کی بے حسّی یا علم دشمنی کو بھی خاصا دخل ہے۔ رہے مرید، تو وہ صرف تعویذوں کے طالب ہوتے ہیں۔

پیش نظر کتاب کے مؤلف جناب محمد اقبال مجدّدی سلمہ اللہ تعالیٰ ذہین، طبّاع اور محقق نوجوان ہیں۔ انھوں نے خُرد سالی ہی میں نہایت تحقیقی مضامین ومقالات لکھ کر اپنے اعلیٰ ذوق تحقیق وجستجو کے نمایاں ثبوت فراہم کر دیے تھے۔ ان کے متعدد گراں قدر مضامین ومقالات معارف اعظم گڑھ، برہان دہلی، المعارف لاہور، بصائر کراچی اور صحیفہ لاہور ایسے بلند پایہ علمی وادبی مجلّات میں شائع ہو چکے ہیں اور ان مضامین کے علمائے محققین نے بہ نظر استحسان دیکھا ہے۔

جناب مجدّدی صاحب کو بچپن ہی میں کتابیں پڑھنے اور جمع کرنے کا بے حد شوق تھا اور یہی شوق انھیں محترمی مولوی محمد شمس الدین مرحوم ومغفور تاجرِ کتب نادرہ کے پاس کشاں کشاں لے گیا اور اس ادارۂ شمسیہ میں پہنچ کر ان کا یہ شوق جنون میں تبدیل ہو گیا اور بہت جلد مولوی صاحب موصوف کی ہمّت افزائی اور اپنے جنون کی رہبری سے اعلیٰ درجے کے محققانہ مضمون لکھنے لگے۔ اب لڑکپن کا دور ختم ہونے کے ساتھ ہی مؤلف ومرتّب کی حیثیت سے متعارف ہو رہے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں ان کا پہلا مرتّبہ ومحشّیٰ رسالہ علمائے ساہووالہ (سیالکوٹ) کا تذکرہ منظر عام پر آچکا ہے۔ (۲) قصور کے بلند پایہ مگر گمنام مصنف ومولف عبداللہ خویشگی المتخلص بہ عبدی

(۱۰۴۳ـ۱۱۰۵ھ) پر نہایت تحقیقی اور تنقیدی کتاب لکھ چکے ہیں، جو زیرِ کتابت ہے۔[۳] مجھے یقین ہے کہ ان کی یہ پیش کش انھیں علمی حلقوں میں مقبولیت کا ایک خاص مقام و منصب عطا کرے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

میں مجدّدی صاحب کو اس وقت سے جانتا ہوں جب کہ وہ دسویں جماعت کے طالب علم تھے اور شروع ہی سے میں انھیں تاریخ کے گم شدہ اوراق اور مورّخین کے گم کردہ جواہر کو تلاش کرتے پایا۔ چنانچہ ان کے اس قابل قدر ذوق کی بدولت بہت سے گم نام بزرگوں کے حالات یا ان کی زندگی کے بعض نئے پہلو اہل علم کے سامنے آچکے ہیں۔ علماے ساہووالہ (سیالکوٹ) کا تذکرہ بھی ایک نئی دریافت کی حیثیت رکھتا ہے۔ عبداللہ خویشگی قصوری کو بھی انھوں نے پھر سے زندہ کردیا ہے اور اس کے ساتھ اور بھی کتنی شخصیتیں سامنے آگئی ہیں، بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک دَور، ایک عہد زندہ ہوگیا ہے۔

پردۂ گمنامی میں مستور اربابِ علم و کمال اور صاحبِ صلاح و فلاح حضرات کو منظر عام پر لانے والا جو بے پناہ جذبہ جناب مجدّدی صاحب کے دل میں موجزن رہتا ہے، [اس] نے انھیں مجبور کردیا کہ وہ ناقدری کے اس بدترین دَور میں زندہ موجود ایک زبردست عالم، محقق، مورّخ، تذکرہ نویس، پنجابی، اردو، فارسی اور عربی کے ادیب و شاعر، تاریخ گو، خطّاط، مؤلف، مصنّف، مترجم، ماہر علم انساب، صوفیِ صافی جناب علاّمہ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی مدّ ظلّہٗ کو پردۂ گمنامی سے نکال کر منظر عام پر لائیں۔ حضرت شرافت کے علمی مقام اور کام سے اربابِ علم و دانش کو متعارف کرانا اس لیے بھی ضروری تھا کہ ان کی اکثر تالیفات سے استفادہ و استفاضہ کے بغیر پنجاب کی سیاسی، معاشی، معاشرتی اور ادبیات و تصوّف کی تاریخ کی تکمیل انتہائی مشکل ہے۔ چنانچہ جناب مجدّدی صاحب نے بڑی محنت اور خلوص سے حضرت سید شرافت نوشاہی کے احوال و آثار پر یہ کتاب لکھی ہے تاکہ اربابِ علم ان کی زندگی ہی میں ان سے استفادہ و استفاضہ کا شرف حاصل کریں اور یہاں کے وہ بڑے بڑے ادارے جو قومی اور علاقائی زبانوں اور ثقافت کی خدمت گزاری کے مدّعی ہیں، وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوں۔

Marfat.com

پیش نظر کتاب کے مطالعہ کے دوران یہ بات محسوس ہوئی کہ بعض حضرات یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مجدّدی صاحب کی یہ تألیف ''جدید معیار تنقید'' پر پوری نہیں اترتی، اور حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے تنقیدی نقطۂ نظر سے یہ کام کیا ہی نہیں اور نہ انھیں یہ فریضہ انجام دینا چاہیے تھا۔ اس لیے کہ راقم السطور کی طرح وہ بھی شرافت صاحب کے حلقۂ احباب میں شامل ہو چکے ہیں اور جہاں ''حُبّ'' آجائے وہاں ''تنقید'' کا معاملہ ڈھیلا اور کمزور پڑ جاتا ہے اور جانب داری غالب آجاتی ہے، جس طرح کہ معاند و مخالف کی تنقید غیر تعمیری ہوتی ہے۔ لہٰذا مجدّدی صاحب نے پاکستان کے دانشوروں، محققوں، مورّخوں اور ناقدوں کو وقت کے ایک جیّد عالم اور اس کی نہایت وقیع اور وسیع علمی خدمات سے متعارف کرا دیا ہے۔ اب ان حضرات کا یہ کام ہے کہ ساہن پال شریف پہنچ کر ان ذخائر علمیہ کو دیکھیں اور ان پر تحقیقی و تنقیدی کام کریں۔ پنجاب یونیورسٹی کے اربابِ حل و عقد کو خصوصاً اس طرف توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ عزیز القدر جناب محمد اقبال مجدّدی سلمہٗ کی یہ سعی عنداللہ مشکور اور عندالنّاس مقبول ہو اور ایسے مفید کام کرنے کی انھیں زیادہ سے زیادہ توفیق ملتی رہے اور وہ گمنام علماء کو گمنامی کے گوشوں سے منظر عام پر لاتے لاتے خود آسمان شہرت کا درخشندہ و تابندہ ستارہ بن جائیں۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم۔

محمد موسیٰ عفی عنہ

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

Marfat.com

حواشی

(از مرتب، عارف نوشاہی)

☆ یہ "تقریب" ۱۹۷۱ء میں حضرت شرافت نوشاہیؒ کے حین حیات لکھی گئی۔ اب خود تقریب نگار، حکیم محمد موسیٰ صاحب بھی وفات پا چکے ہیں (وفات: ۸ شعبان ۱۴۲۰ھ/ ۱۷ نومبر ۱۹۹۹ء)۔ ان کے بارے میں دیکھیے:

جلال الدین ڈیروی، حکیم اہلسنّت اور تحریک پاکستان، لاہور، ۲۰۰۰ء

جمیل احمد رضوی، فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (مخزونہ پنجاب یونی ورسٹی لائبریری)، لاہور، ۱۹۹۶-۹۸ء، ۳ جلدیں۔

جمیل احمد رضوی، مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ یادداشتوں کے آئینے میں، لاہور، ۲۰۰۳ء

شرافت نوشاہی، سید شریف احمد: شریف التواریخ، لاہور، ۱۹۸۴ء، ج ۳ ص ۳۰۶

محمد صدیق، احوال و آثار حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور، ۱۹۹۷ء (حکیم صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی)

محمد عبداللہ قادری، سید: حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی ایک ادارہ، ایک تحریک، لاہور، ۱۹۹۱ء

مہجور رضوی، سید عارف محمود، تذکار موسیٰ، لاہور، ۲۰۰۷ء

(ماہنامہ) جہان رضا، لاہور، خصوصی نمبر حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ، اکتوبر۔ ج ۹، ش ۹۰، نومبر ۲۰۰۰ء

(ماہنامہ) مہر و ماہ، لاہور، یادگار موسیٰ" اکتوبر۔ ج ۴۷، ش ۱۲۔۱، جنوری۔ فروری ۲۰۰۰ء

(ماہنامہ) نوائے انجمن، لاہور، حکیم محمد موسیٰ امرتسری خصوصی نمبر، اج ۸، ش ۲، فروری ۲۰۰۰ء

۱۔ اب یہ تعداد بڑھ چکی ہے۔ صحیح تعداد اسی کتاب میں ملاحظہ ہو۔

۲۔ علمائے ساہووالا (سیال کوٹ) کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ، ترتیب و تحشیہ محمد اقبال مجددی، پہلی اشاعت: سہ ماہی "صحیفہ"، مجلس ترقی ادب، لاہور، ادبیات فارسی نمبر، اکتوبر ۱۹۷۱ء؛ دوسری اشاعت: دارالمورخین، لاہور، بلا تاریخ۔ یہ دراصل مولوی غلام حسین قریشی کا مرتبہ فارسی رسالہ ثمرۂ شجرۂ طین (= ۱۳۲۲ھ) ہے۔ اسی غلام حسین قریشی کے بارے میں دیکھیے: عارف نوشاہی، مولوی غلام حسین قریشی (ساہووالا، ضلع سیال کوٹ) چند قلمی آثار اور فارسی نمونۂ کلام، سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد، جلد: ۴۴ شمارہ: ۳، ذوالحجہ ۱۴۲۷ھ، محرم ۱۴۲۸ھ/ جنوری۔ مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۹۳۔۱۲۱

۳۔ یہ کتاب احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری کے نام سے دارالمورخین، لاہور نے ۱۳۹۱ھ میں شائع کی۔

Marfat.com

مقدّمہ

از

مؤلف

لاہور کے مشہور علم پرور بزرگ مولانا محمد شمس الدین مرحوم تاجر کتبِ نادرہ (متوفی ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء) کی دکان (زیر مسلم مسجد، چوک انارکلی، لاہور) پر پہلی مرتبہ ۱۹۶۴ء میں مؤلفِ احقر کا مولانا سیّد شرافت نوشاہی مدّ ظلہٗ سے اس طرح تعارف ہوا کہ مخدومی ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی مدّ ظلہٗ کو کتاب مقامات داودی اور اس کے مصنف کے بارے میں معلومات درکار تھیں۔ ڈاکٹر صاحب، مولوی شمس الدین مرحوم کی دکان پر تشریف لائے اور مذکورہ کتاب اور اس کے مصنّف کے بارے میں دریافت کیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ تقریباً ایک ماہ بعد ایک سن رسیدہ مگر توانا و تندرست بزرگ، مولوی صاحب مرحوم کی دکان پر تشریف لائے۔ مولوی صاحب مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کی مطلوبہ کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں ان سے استفسارات کیے۔ انھوں نے مولوی صاحب کے سوالات کے جواب میں فرمایا کہ "مقامات داوٗدی، شیخ داوٗد کرمانی شیر گڈھی متوفی ۹۸۲ھ کے حالات پر ہے اور اس کے مصنّف عبدالباقی بن جان محمد ججی قادری ہیں۔ سال تصنیف لفظ 'ملفوظ' (۱۰۵۶ھ) سے برآمد ہوتا ہے اور اس کا ایک خطی نسخہ میرے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔" مؤلفِ احقر حیرت و استعجاب کی تصویر بنا، اس سیدھے سادے دیہاتی بزرگ کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا اور ان کی باتوں کا ایک ایک حرف لوح ذہن پر نقش ہوتا چلا گیا۔ گھنٹہ بھر کے قیام کے بعد یہ بزرگ رخصت ہو گئے۔ ان کی روانگی

Marfat.com

کے بعد مؤلف نے مولوی صاحب مرحوم سے ان کے متعلق دریافت کیا تو مولوی صاحب مرحوم نے بتایا کہ یہ پنجاب کے زبردست عالم، محقق اور مصنف بزرگ ہیں۔ان کا اوڑھنا بچھونا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا صرف اور صرف علم ہے۔علم کی طلب ان کے رگ وپے میں سرایت کرگئی ہے اور اب تک انھوں نے تقریباً سو کتابیں لکھی ہیں۔راقم تصانیف کی تعداد سن کر حیران رہ گیا۔مولوی صاحب مرحوم نے میرے چہرے پر بے یقینی کے آثار ملاحظہ کرتے ہوئے کتاب اذکارِ نوشاہیہ لاکر میرے سامنے رکھ دی اور کہا کہ یہ ان کی تصنیف ہے۔اس میں انھوں نے اپنی دیگر تصانیف کا تعارف بھی لکھا ہے۔بس پھر کیا تھا، مؤلف ان کا مشتاق ہوگیا۔مولوی صاحب مرحوم کو ان کا صحیح پتہ معلوم نہیں تھا۔میرے بار بار اصرار پر مولوی صاحب کہنے لگے اگر تمھیں ان کا صحیح پتہ مل بھی جائے تو تم ان کو گھر پر نہیں پاؤ گے، کیوں کہ ان کا گھر صرف پاکستان کے کتب خانے ہیں۔خدا معلوم وہ اس وقت کس کتب خانہ میں بیٹھے تحقیق میں مصروف ہوں۔

مولوی شمس الدین ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء کو اچانک ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔مرحوم کی وفات کے بعد ان ہی کی دکان پر مولانا شرافت سے میری پہلی مفصّل ملاقات ۱۵ مارچ ۱۹۶۸ء کو ہوئی۔اس ملاقات میں جب میں نے ان سے اپنے ذاتی کتب خانہ کا ذکر کیا تو کتابوں کے اس عاشقِ صادق نے فوراً میرے ساتھ چل کر کتابیں دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔مؤلف بھی ان کے فیض صحبت اور ان کے سخنانِ عالیہ سے مستفید ہونے کا متمنی تھا۔چنانچہ اس موقع کو غنیمت جانا اور تمام دیگر کام چھوڑ، مولانا کو ساتھ لے کر سیدھا گھر پہنچا۔مولانا صاحب دوپہر ۱۲ بجے سے غروب آفتاب تک مسلسل کتابیں دیکھتے رہے۔ان کے تسلسل میں نام کو بھی توقف نہ تھا۔مولوی شمس الدین مرحوم نے ان کے انہماک اور ذوق وشوق کی جو غائبانہ تصویر کھینچی تھی وہ اس دن مؤلف کے کتب خانہ میں مجسّم صورت اختیار کرگئی۔

اس کے بعد مولانا شرافت جب بھی لاہور تشریف لائے تو تشریف آوری سے قبل اس احقر کو ضرور اطلاع دی۔مولوی شمس الدین مرحوم کی وفات کے بعد گو وہ پہلی جیسی علمی رونق اور محفلوں میں گرمی نہیں رہی، مگر اس کی کچھ تلافی اس طرح ہوئی کہ چند اہلِ علم حضرات کی نشست

Marfat.com

و برخاست مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ کے مطب پر ہونے لگی۔ الحمد للہ یہ علمی محفلیں اب تک اپنی بہار دکھارہی ہیں اور مولانا شرافت سے تین چار ماہ بعد اسی علمی مرکز پر ملاقات کا شرف حاصل ہوجاتا ہے۔ (۱)

مؤلف احقر، ۱۶ شعبان ۱۳۸۹ھ/ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو مولانا شرافت کے دولت خانہ پر ان کا ذاتی کتب خانہ واقع ساہن پال شریف (گجرات) دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ سب سے پہلے مولانا کی اپنی تصانیف کی زیارت کی۔ مولانا کی تصانیف دیکھ کر احقر بحرِ حیرت کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب گیا۔ اڑھائی سو کے قریب ضخیم وجسیم کتابیں اور رسائل جو تمام کے تمام ان کے اپنے ہاتھ کے نہایت خوش خط لکھے ہوئے ہیں، ان میں بہت زیادہ جاذبِ نظر اور قابل توجہ شریف التواریخ ہے جس کی ضخامت اور حسن کتابت وترتیب کو دیکھتے ہی یہ کہنا پڑتا ہے کہ حضرت شرافت سینکڑوں سال پہلے کے بزرگوں کے قافلہ سے بچھڑ گئے تھے اور اس ناقدری کے دَور میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

شریف التواریخ تین جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ۱۰۵۴ صفحات کو محیط ہے، دوسری ۱۴۶۶ صفحات پر مشتمل ہے اور تیسری جلد کے تقریباً تین ہزار صفحات ہیں۔

غرض کہ مولانا شرافت کی تصانیف دیکھ کر قرون اولیٰ کے ان کثیر التصانیف مصنفین کی یاد تازہ ہوگئی جن کے حالات اور تصانیف کا ذکر علماء کے تذکروں میں پڑھا کرتا تھا۔

مولانا کی تصانیف، تاریخ، تصوّف، حدیث، فقہ، تراجم، رجال، طبّ، انشاء اور نظم پر مشتمل ہیں۔ لیکن بیشتر تصانیف کا موضوع سلسلۂ نوشاہیہ کی تاریخ اور تعلیمات ہیں۔

احقر متواتر تین روز ساہن پال میں بیٹھ کر مولانا شرافت کے خزائن علمیہ سے متمتع ہوتا رہا اور یہ خیال آتا رہا کہ اس صلے سے بے پروا اور ستائش سے بے نیاز خادمِ علم وادب پر ایک تعارفی مقالہ لکھنا چاہیے تا کہ اس دَور کے محققین کو معلوم ہو کہ ان کے ملک میں ایک ایسا جوہر قابل موجود ہے جو بالکل علمائے سلف کے انداز میں کام کیے جارہا ہے اور جسے ہرگز ہرگز یہ توقع نہیں کہ اس کی خونِ جگر سے لکھی ہوئی کتابیں شائع ہوسکیں گی (۲) مگر وہ محض اپنے ذوق کی تسکین کے لیے

Marfat.com

اپنی سجادگی اور وسیع حلقۂ مریدین و معتقدین سے بے نیاز ہو کر محوِ تالیف و تصنیف رہتا ہے۔

احقر کے دل میں یہ جذبہ کروٹیں لے رہا تھا کہ قدرت نے اس کی تکمیل کا سامان خود کر دیا کہ حضرت شرافت مدظلہٗ بوجوہ اپنی مصنفہ تمام کتب اپنے فرزند جناب سعید الظفر صاحب کے گھر لاہور لے آئے۔ چنانچہ میں نے صاحبزادہ صاحب موصوف کے گھر بیٹھ کر ان تصانیف کو پھر ایک بار دیکھا اور ان کی تعارفی فہرست مرتب کی۔

مولانا سید شرافت نوشاہی کی ۲۲۰ (دوسو بیس) تصانیف و مرتبات کی یہ فہرست ہم نے بلحاظِ موضوعات مرتب کی ہے۔[۳] اس فہرست میں حسب ذیل امور قابلِ توجہ ہیں:

۱۔ یہ تمام کتابیں نہایت خوش خط، خود صاحب سوانح (سید شرافت نوشاہیؒ) کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔

۲۔ اسماء کتب کے دائیں اور بائیں دو الگ الگ شمارے دیئے گئے ہیں۔ دائیں طرف کا شمارہ متعلقہ موضوع میں اس کتاب کا مسلسل شمارہ ہے اور بائیں طرف کا شمارہ، مجموعی طور پر مسلسل شمارہ ہے۔

۳۔ اسماء کتب کے بعد جو تاریخیں اور سنین درج کیے گئے ہیں ان سے مراد سالِ تصنیف ہے۔

۴۔ بعض کتابوں کے محتویات اور موضوع ناموں سے ظاہر ہیں اور بعض قابل وضاحت اسماء کی وضاحت مجمل کیفیت کے بطور درج کر دی ہے۔

۵۔ اس کتاب میں ایک کثیر التصانیف مصنف کی تصانیف کی فہرست کا ایک مرقع محققینِ عظام کی خدمت میں پیش کرنا ہمارا مقصد ہے۔ اس لیے اس کتاب میں صاحبِ سوانح کے علمی کارناموں کا ناقدانہ جائزہ نہیں لیا گیا۔

محمد اقبال مجدّدی

دار المورّخین، لاہور — ۸ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

۲۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء

Marfat.com

حواشی

(از مرتب، عارف نوشاہی)

۱۔ظاہر ہے یہ سب واقعات اس زمانے کے ہیں جب یہ اکابر حیات تھے۔حکیم صاحب کا مطب جوان کے حین حیات اہل علم وفقر کا مرجع بن گیا تھا،ان کی وفات کے بعد اپنی وہ حیثیت کھو چکا ہے۔

۲۔اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے اور نہ صرف شریف التواریخ، بلکہ ان کی دیگر اہم تصانیف بھی یکے بعد دیگرے شائع ہو چکی ہیں اور ان شاء اللہ مزید تصانیف بھی شائع ہوں گی۔

۳۔یہ اعداد و شمار ۱۹۷۱ء کے ہیں۔بعد میں ان پر مزید اضافہ ہوا۔

Marfat.com

﴾تصانیفِ شرافت﴿

تفسیر

(۱)

۱ ۱۔ دُرالیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)

۲۷ رجب ۱۳۵۷ھ (۲۲ ستمبر ۱۹۳۸ء)، صفحات: ۳۹

یہ مولانا نے اپنے چھوٹے بھائی ابوالرضا سیّد بشیر احمد بشارت نوشاہی (م: ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء) کے حسبِ التماس رسالہ لکھا۔

۲ ۲۔ علوم القرآن (اردو)

۲۵ شوال ۱۳۶۳ھ (۱۱۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء)، صفحات: ۲۰۰

تمام علوم قرآن مجید سے ثابت کیے ہیں۔

حدیث

(۲)

۳ ۱۔ الروض الجنان فی احادیث سیّد الانس والجان (صلی اللہ علیہ وسلم) (عربی)

۲۷ شعبان ۱۳۷۹ھ (۲۴ فروری ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۴۸

یہ چار سو بیس ایسی احادیث کا بلحاظِ حروف تہجی مجموعہ ہے جو مولانا شرافت کو حفظ تھیں۔

فقہ

Marfat.com

(۳)

۴

۱۔ انوار السیادت فی آثار السعادت (اردو)

۱۳رجب ۱۳۷۵ھ (۲۵فروری ۱۹۵۶ء)، صفحات: ۴۰۴

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس رسائل [موضوعات] کا مجموعہ ہے:

اوّل: تنویر الہدیٰ فی تعیین ذوی القربیٰ

دوم: احیاء المیت فی تعیین اہل البیت

سوم: الکلام المسدد فی تعیین آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چہارم: اعلام القیادت فی اقسام السیادت

پنجم: القول الجلی فی سیادۃ العلی

ششم: الحجج القویہ فی سیادۃ العلویہ

ہفتم: الاتجاہ الیٰ سیادۃ النوشاہ

ہشتم: افادۃ الالھیہ فی سیادۃ النوشاہیہ

نہم: صواعق البرقات فی ردّ الاعتراضات

دہم: الفضائل والمسائل

کیفیت: اس کتاب میں ثابت کیا ہے کہ ذوی القربیٰ، اہل بیت، آل محمدؐ اور سیّد سارے علوی ہیں خواہ وہ فاطمی ہوں یا غیر فاطمی اور حضرت نوشہ گنج بخشؒ اور ان کی اولاد کو بھی ان میں شامل کیا گیا ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ، اکتوبر ۱۹۹۶ء، عکسی اشاعت بخط مصنف، ۴۱۲ صفحات۔

طبع دوم: ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ/دسمبر ۲۰۰۴ء، بغیر کسی تبدیلی کے طبع اول کا عکس ہے۔

Marfat.com

۵
۲۔ تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین (اردو)

ذیقعد ۱۳۵۳ھ (فروری ۱۹۳۵ء)، صفحات: ۹۷

اس رسالہ میں قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، اقوال خلفاے راشدین اور ارشادات علماے محدثین وفقہا و اولیاء اللہ سے صوفیہ کے سماع کی اباحت ثابت کی ہے۔

۶
۳۔ سیادۃ العلویہ (اردو)

۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ (۲۲ دسمبر ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۱۵۳

اس میں قرآن، حدیث اور تاریخ کی روشنی میں بطریقِ سوال وجواب علوی النسب خاندانوں کی سیادت ثابت کی ہے۔ اس میں بنی فاطمہ کی تخصیص نہیں ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، ساہن پال شریف، شعبان ۱۴۱۶ھ / جنوری ۱۹۹۶ء، ۱۳۵ صفحات، عارف نوشاہی کے پیش لفظ اور پیر غلام دستگیر نامی کی تقریظ وتصدیق کے ساتھ، صفحہ ۱۲۶ تا ۱۳۵ ''وصایاے شرافت'' بطور ضمیمہ۔

۸
۴۔ صحیفۂ مسائل (شاہدیات) (اردو)

۱۳۷۵ھ (۵۶-۱۹۵۵ء)، صفحات: ۲۲۰

اس میں شاہد رضا شرافتی کے ایک سو سوالات کے سیّد شرافت صاحب نے جوابات لکھے ہیں۔

۹
۵۔ وعظِ نوشاہی (اردو)

۱۲ محرم ۱۳۵۹ھ (۲۰ فروری ۱۹۴۰ء)، صفحات: ۳۵

سید شرافت صاحب نے اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کا یہ ایک وعظ لکھا ہے جو انھوں نے موضع وایاں والی، چک نمبر ۲۷، ضلع شیخوپورہ کی مسجد میں کیا تھا۔

مناظرہ
(۴)

Marfat.com

۱۰ ۱۔ مناظرۂ شیعہ سنّی (اردو)

۲۱-۲۲ جمادی الاولی ۱۳۵۰ھ (۴-۱۳ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

یہ مناظرہ بمقام جتی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ ہوا۔ اہل سنّت کی طرف سے مولوی ثناء اللہ امرتسری اور شیعوں کی طرف سے مرزا احمد علی امرتسری مناظر تھے۔ مسئلہ اصحابِ ثلاثہ کے ایمان اور ماتم کے جواز و عدم جواز پر تھا۔ اہل سنّت کو فتح ہوئی۔

۱۱ ۲۔ ظفر حنفیہ بر فرقۂ مرزائیہ (اردو)

۱۱ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ (۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء)، صفحات: ۹۷

اس میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے ایک مناظرہ کی روئیداد درج کی ہے جو بمقام بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ حیات و وفات مسیح اور صداقت و تکذیب مرزا غلام احمد پر ہوا تھا۔ اسلامی مناظر مولوی حکیم تاج محمد ساکن مدن چک، ضلع گوجرانوالہ اور مرزائی مناظر مولوی محمد عبداللہ، ساکن پیر کوٹ، متصل حافظ آباد تھے۔

۱۲ ۳۔ مرآۃ الحق (مناظرۂ مدن چک)

۱۳۵۱ھ (۱۹۳۲ء)، صفحات: ۴۵

یہ مناظرہ فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ پر بمقام مدن چک، ضلع گوجرانوالہ ہوا تھا۔ اس کی روئیداد درج کی ہے۔ حنفی مناظر مولوی قاضی نور محمد (م: ۱۳۸۵ھ) ساکن قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ اور اہل حدیث مناظر مولوی محمد یوسف دینانگری تھے۔

تصوّف

(۵)

۱۳ ۱۔ ارشادات سلیمانیہ (ملفوظات سخی شاہ سلیمان قادری بھلوالیؒ) (اردو، پنجابی)

۶ رمضان ۱۳۹۸ھ (۱۰ اگست ۱۹۷۸ء)، صفحات: ۲۱

۱۴ ۲۔ الاسرار والمعارف (اردو)

۱۳۹۰ھ (۱۹۷۰ء)، صفحات: ۱۶

Marfat.com

مختصر ارشاداتِ حضرت نوشہ گنج بخشؒ۔

مطبوعہ، رسالہ شمس المشائخ، نارووال، ستمبر ۱۹۶۹ء

۱۵
۳۔ برکات المحبوب فی زیارۃ السالک والمجذوب (اردو)

۴ صفر ۱۳۶۹ھ (۲۴ نومبر ۱۹۴۹ء)، صفحات: ۲۴

اس میں سید حافظ پیر جماعت علی شاہ شیرازی نقشبندی مجدّدی علی پوری اور مائی اللہ رکھی مجذوبہ پسروری کی ملاقات وزیارت کا ذکر کیا ہے۔

پیر جماعت علی شاہ سے مصنف کی اس ملاقات کا احوال ان کے ایک مضمون ''امیر ملّت سے ایک ملاقات'' مشمولہ خیابان امیر ملت، مرتبہ محمد صادق قصوری، مرکز مجلس امیر ملّت، برج کلاں، ضلع قصور، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۳۳۔۳۸ و ۴۶ میں شائع ہوا ہے۔

۱۶
۴۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر (ارشادات نوشاہیہ) (اردو)

۲۷ رجب ۱۳۷۱ھ (۱۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)، صفحات: ۷۷

اس میں چھ باب ہیں اور ان میں حضرت نوشہ صاحب کے پانچ سو چالیس ارشادات قرآن مجید کے رکوعات کے شمار کے مطابق لکھے ہیں۔

۱۷
۵۔ ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی) (اردو)

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۶ھ (۲۹ مارچ ۱۹۴۷ء)، صفحات: ۱۷۴

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے والد اعلیٰ حضرت سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی کی ۱۹ (انیس) مجلسوں کا ذکر لکھا ہے۔

Marfat.com

۱۸
۶۔ فیضِ چشتیہ (فارسی)

۱۴ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ (۴ فروری ۱۹۳۹ء)، صفحات: ۳۲

اس رسالہ میں سیّد شرافت نوشاہی نے سیّد ابوالبرکات پیر فضل شاہ ولد سیّد مظفر شاہ چشتی نظامی جلال پوریؒ کے ساتھ اپنی ایک ملاقات کا حال لکھا ہے۔

۱۹
۷۔ کلماتِ طیّبات (ملفوظاتِ نوشہ عالیجاہؒ) (فارسی)

یکم ربیع الآخر ۱۳۷۷ھ (۲۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء)، صفحات: ۱۰۱

اس کتاب میں مولانا شرافت نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ایک ہزار کلمات و ارشادات کو بترتیبِ حروفِ تہجی جمع کیا ہے۔

۲۰
۸۔ کلماتِ قدسیہ (فیضِ نقشبندیہ) (اردو)

۱۰ محرم ۱۳۴۶ھ (۹ جولائی ۱۹۲۷ء)، صفحات: ۳۴

اس رسالہ میں مولانا شرافت نے حضرت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی شرقپوری (م: ۳ ربیع الاوّل ۱۳۴۷ھ/ ۲۰ اگست ۱۹۲۸ء) کی زیارت و ملاقات کو بیان کیا ہے۔

طبع اول: ناشران مختار علی سندھو، ملک ضیاء اللہ، منڈی مرید کے، ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء، ۶۴ صفحات۔ اس پر محمد لطیف زار نوشاہی کا پیش لفظ اور مصنف کے بارے میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا مضمون منقول از احوال وآثار سید شرافت نوشاہی ہے۔

Marfat.com

21
۹۔ کنز المعرفت (ملفوظاتِ نوشاہی)(اردو)

یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے والد محترم اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کے چھتیس سالہ ارشادات کو تاریخ وار جمع کیا ہے۔

جلد اوّل: ۱۳۴۹ھ تا ۱۳۶۳ھ (۱۹۳۰ء تا ۱۹۴۳ء)، صفحات: ۴۴۴

جلد دوم: ۱۳۶۴ھ تا ۱۳۶۵ھ (۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۵ء)، صفحات: ۶۷۷

جلد سوم: ۱۳۶۶ھ تا ۱۳۷۰ھ (۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۰ء)، صفحات: ۵۷۲

جلد چہارم: ۱۳۷۱ھ تا ۱۳۸۴ھ (۱۹۵۱ء تا ۱۹۶۵ء) ، صفحات: ۵۲۸

22
۱۰۔ گوہر آبدار (اردو)

یکم ربیع الاوّل ۱۳۶۸ھ (۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء)، صفحات: ۱۵

اس میں سید شرافت نوشاہی نے سائیں گوہر سہروردی قوم گوجر، ساکن جیندھڑ، ضلع گجرات کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔

23
۱۱۔ لطائف الارشادات (چالیس ارشادات نوشاہ عالیجاہؒ)(اردو)

۵ صفر ۱۳۷۴ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء)، صفحات: ۱۱

مطبوعہ، رسالہ شمس المشائخ، نارووال، اگست ۱۹۶۹ء

24
۱۲۔ ہدایۃ السالکین (معمولاتِ نوشاہی)(اردو)

ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ (مارچ ۱۹۴۶ء)، صفحات: ۱۰۰

اس میں مولانا شرافت نے اپنے والد اکرم اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی قدس سرہٗ کے عبادات و معمولات درج کیے ہیں۔

تاریخ

(۶)

Marfat.com

25 ۱۔ اعجاز التواریخ (فارسی منظوم)

۲۴ رجب ۱۳۸۶ھ (۷ نومبر ۱۹۶۶ء)، صفحات: ۲۰۰

صاحب سوانح کو تاریخ گوئی کا پورا ملکہ ہے، بلکہ عہدِ حاضر میں تاریخ گوئی میں ان کا ثانی نہیں۔ یہ کتاب واقعی ان کی تاریخ گوئی کے اعجاز کی غمازی کرتی ہے۔ اس میں مصنف نے اکثر اپنے معاصرین کی تاریخہائے ولادت و وفات وغیرہ نظم کی ہیں۔ ابھی اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

طبع اوّل: منتخب اعجاز التواریخ، بہ تدوین و کوشش سیّد رضا عارف نوشاہی، مکتبۂ نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، ۸۴ صفحات، محمد حسین تسبیحی کی فارسی تقریظ ''مادّہ تاریخ گوی نوشاہیان'' اور پروفیسر رچرڈ ایم ایٹن کے انگریزی "Introduction" کے ساتھ۔

26 ۲۔ تاریخ ساہن پال (موسوم بہ اسم تاریخی غرائب الاقوال ۱۳۸۲ھ)

سال آغاز: ۱۳۵۵ھ، سال تکمیل: ۱۳۸۲ھ (۶۳-۱۹۶۲ء) صفحات: ۷۰۰

مسودہ کی حالت میں ہے۔ [اس کی ترتیب و تدوین جاری ہے۔ تکمیل کے بعد شائع ہوگی۔ ع۔ ن]

27 ۳۔ تاریخ سلاطین (اردو)

تاریخی ہجری نام ''صحاح التواریخ'' ہے۔

۱۵ ذیقعد ۱۳۹۲ھ (۲۱ دسمبر ۱۹۷۲ء)، صفحات: ۲۰۰

اس میں پہلے حضرت رسول کریم ﷺ، خلفائے راشدین کے مجمل حالات و سنین ہیں۔ پھر ہندوستان کے ہندو راجاؤں اور مسلمان بادشاہوں کے سنین جلوس، مدت حکومت، سن وفات وغیرہ کا ایک مجمل خاکہ ہے۔ اس کے دس حصے ہیں، دسواں حصہ حکومت پاکستان کے متعلق ہے۔

Marfat.com

۲۸

۴۔ تاریخ عباسی

اس کے دو حصے ہیں:

اوّل: خزینۃ النور (یہ تاریخی ہجری نام ہے)

دوم: تاریخ عباسی (یہ بھی تاریخی ہجری نام ہے)

تصنیف: ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ (۱۹ مارچ ۱۹۳۶ء)، صفحات: ۵۶۶

پہلے حصہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم تک شجرۂ نسب نبوی لکھا گیا ہے۔ سب کے تاریخی حالات، حسبی نسبی شجرے، اولاد پسری و دختری کی تفصیل اور جس جس نام پر انبیاء کے شجرے باہم ملتے ہیں وہ بھی ملا دیے ہیں۔ اس کے مقدمہ میں نورِ محمدی کی تخلیق وظہور اور آبائے نبوی کا مؤمنِ کامل ہونا، تفاسیر واحادیث سے لکھا ہے۔ مصنف نے اس حصہ میں قدیم خطوں کے نمونے بھی دیئے ہیں۔ مثلاً: سُریانی خط، صولبانی خط، قینادی خط، برباوی خط، خزرمی خط، سامی خط، برہمی خط، اس حصہ میں بیاسی اکابر کے حالات ہیں۔

دوسرے حصہ میں حضرت ابو طالب ہاشمی سے لے کر حضرت نوشہ گنج بخش ؒ تک، بلکہ مصنف (سید شرافت نوشاہی) نے اپنے تک تمام شجرۂ نسب سادات علویہ کا تذکرہ لکھا ہے۔ چونکہ یہ خاندان حضرت عباس علمدار ابن علی المرتضیٰؓ کی اولاد سے ہے اس مناسبت سے اس حصہ کا نام ''تاریخ عباسی'' رکھا ہے۔ اس حصہ میں پینتالیس افراد کے حالات ہیں۔ یہ کتاب دوسو سینتیس کتابوں کی مدد سے لکھی ہے۔ مصنف نے مقدمہ میں سب کی فہرست مع اسمائے مصنفین لکھی ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ، مارچ

Marfat.com

۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۶ء سے ۱۹۹۷ء تک حضرت عارف نوشاہی اور محمد لطیف ذکی کی تحقیق و تعلیق کے ساتھ ... مصنف تحقیق کی اشاعت ... مکمل ہو چکی ہے۔

اس کتاب کا نصف آخر (یعنی حضرت ابوطالب سے مؤلف کتاب تک تاریخی حالات) مجھ سے تصحیح ہو کر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے ... موسوم ... بال شریف مطابق الثانی ۱۴۰۵ھ مارچ ۱۹۸۵ء میں مصنف کی اشاعت از صفحہ ۲۳ تا ۵۶۵ مع فہرست اس ایڈیشن پر مرکز تحقیقات فارسی کے مدیر کا دیباچہ ہے۔

۲۹ ۵۔ شریف التواریخ (جلد)

یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے جن کے نام الگ الگ ہیں۔

پہلی جلد: تاریخ الانتخاب (تاریخی نام ہے ۱۳۵۵ھ)

سالِ تالیف ۱۳۵۵ھ (۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

اس کے مقدمہ میں مدارج ولایت، اقسام اولیاء اللہ، قطب، غوث وغیرہ، حاجات اولیاء اللہ، تقسیم سالک، مجذوب وغیرہ، اثبات کرامات اولیاء، قرآن، حدیث اور حکمت وغیرہ سے دلائل، مسائل بیعت، خلافت و ارشاد وغیرہ اور ایک سو چالیس سلاسل فقراء کا تذکرہ معہ شجرہ ہائے طریقت کیا ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب حضرت رسول اکرم ﷺ کے حال سے شروع کر کے حضرت نوشہ گنج بخش قادری تک سلسلہ وار تمام مشائخ طریقت کے حالات درج کیے ہیں۔ اس کتاب کے ماخذ پانچ سو کتابوں سے زائد ہیں، جن میں بیشتر مخطوطات اور باقی مطبوعات ہیں۔ اس جلد کی فہرس الفہارس کے علاوہ چار فہرستیں ہیں۔

پہلی فہرست مجمل ہے جو مشائخ کے سلسلہ وار ترتیب مفصل حالات کی رہنمائی کرتی ہے۔

دوسری فہرست مفصل ہے جس میں ہر ایک بزرگ کے ذکر میں جس قدر عنوانات

Marfat.com

مصنف سیّد شرافت نوشاہی نے اس کی تصنیف میں بڑی محنت اور کوشش سے کام لیا ہیں، بتفصیل لکھے ہیں۔ یہ فہرست تینتالیس صفحات کی ہے۔

تیسری فہرست میں بزرگانِ سلسلہ قادریہ کی اولاد اور خلیفوں کے نام ہیں، جن کے حالات اس جلد میں لکھے ہیں، ان کی تعداد دو سو ساٹھ ہے۔

چوتھی فہرست اُن مستورات کے اسماء کی ہے جن کے احوال اس میں تحریر ہوئے ہیں، ان کی تعداد بیالیس ہے۔

اس جلد کے ختم ہونے پر اکابر مورخین نے اس کی تقریظیں اور تاریخیں لکھی ہیں، جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

ا۔ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ صاحب نوشاہی ساہن پالویؒ، المتوفی ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء

۲۔ مولانا پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری، المتوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء

۳۔ مولانا قاضی محمد سلام اللہ شائق، ساکن چک عمر ضلع گجرات۔ المتوفی ۵ شوال ۱۳۶۴ھ/ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء۔ آپ قادر الکلام شاعر اور تاریخ گو تھے۔ علاقہ لالہ موسیٰ، ضلع گجرات میں ان کا فتویٰ مقبول تھا۔

اس کے بعد مفصل اشاریہ لکھا گیا ہے۔ جو رجال، اقوام، سلاسل فقرا، ادیان، بلاد و قلعے، پہاڑ، جنگلات، انہار، مدارس و مساجد، مقابر، اسمائے کتب پر مشتمل ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء، ۱۱۲ + ۱۲۶۳ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

دوسری جلد: طبقات نوشاہیہ

۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ (۲۵ نومبر ۱۹۶۷ء)۔ اس جلد کو مصنف نے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا طبقہ: نوشاہیہ آبائیہ جدیہ۔ اس میں اپنے مورثِ اعلیٰ، امام سلسلۂ نوشاہیہ شیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے لے کر اپنے آبا و اجداد کے حالات اپنے تک لکھے

Marfat.com

ہیں۔اپنے بیٹوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔اس طبقہ میں گیارہ حضرات کے احوال لکھے ہیں۔

دوسرا طبقہ: نوشاہیہ برخوداریہ۔اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے فرزند اکبر سیّد حافظ محمد برخوردار بحرالعشقؒ کی اولاد کے حالات گیارہ ابواب میں پشت وار لکھے ہیں،جن کی تعداد دوسوپچپن ہے۔

تیسرا طبقہ: نوشاہیہ ہاشمیہ۔اس میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کے چھوٹے بیٹے سیّد محمد ہاشم دریا دلؒ کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں،ان کی تعداد اُناسی ہے۔

چوتھا طبقہ: نوشاہیہ سلیمانیہ۔اس میں قطب الاوان حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ کی اولاد کے حالات دس ابواب میں پشت وار لکھے ہیں،ان کی تعداد ساٹھ ہے۔

پانچواں طبقہ: نوشاہیہ رحمانیہ۔اس میں حضرت نوشاہ عالم پناہؒ کے خلیفۂ ارجمند شیخ عبدالرحمٰن المعروف پاک رحمان نوشاہی بھڑی والہ کے اور ان کے متولیوں کے حالات زمانۂ حاضرہ تک درج کیے ہیں۔ان کی تعداد بیالیس ہے۔

چھٹا طبقہ: نوشاہیہ سچیاریہ۔اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے خلیفۂ صادق شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ کے اوران کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں،ان کی تعداد چھتیس ہے۔

ساتواں طبقہ: نوشاہیہ صالحیہ۔اس میں حضرت نوشہؒ کے خلیفۂ راسخ سیّد صالح محمد ساکن چک سادہ گجراتی کے اوران کی اولاد کے حالات نو ابواب میں پشت وار لکھے ہیں،ان کی تعداد بائیس ہے۔

اس جلد میں پانچ سو سے زائد رجال کے حالات مصنف نے لکھے ہیں۔ان کے علاوہ وہ حضرات جن کی پیدائش یا وفات کی تاریخیں اور سنین اس میں آئے ہیں ان

Marfat.com

کی تعداد تین سو چالیس ہے۔ اس جلد کے ماخذ کی تعداد دو سو اٹھتر کتابیں ہیں، جن میں سے ایک سو باسٹھ نادر مخطوطات ہیں اور ایک سو سولہ مطبوعہ کتابیں ہیں۔ سیّد شرافت نوشاہی نے سب ماخذ کی فہرست کتاب کے آخر میں دے دی ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء، ۲۰۲۴ صفحات، ضخامت زیادہ ہونے کے باعث دو حصّوں میں شایع ہوئی ہے۔ پہلا حصے میں طبقات اول و دوم اور دوسرے حصے میں طبقات سوم تا ہفتم ہیں۔ حصۂ دوم کے آخر میں حسب ذیل ضمایم طبع ہوئے ہیں:

۱۔ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مؤلفہ محمد اقبال مجدّدی، نظر ثانی شدہ۔

۲۔ معارف شرافت تألیف حکیم ابو الکوکب شفیق الرحمٰن نوشاہی۔

۳۔ شریف التواریخ جلد اول پر مقالات، تبصرے اور مکاتیب۔

۴۔ مصنف کے اجداد کی تحریروں کے عکسی نمونے۔

تیسری جلد: تذکرۃ النوشاہیہ

چونکہ اس کی ضخامت پہلی دونوں جلدوں سے زیادہ ہے، اس لیے مصنف نے اس کو بارہ حصوں میں منقسم کیا ہے اور پہچان کے واسطے ہر حصہ کا علیحدہ علیحدہ نام رکھا ہے۔

پہلا حصہ: تحائف الاطہار۔ اس میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے بلا واسطہ مریدوں اور خلیفوں کا تذکرہ ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، ۴۰ + ۵۹۸ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

دوسرا حصہ: لطائف الاخیار۔ اس میں حضرت نوشہ صاحب کے مریدوں کے مریدوں کا ذکر ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، ۶۲ + ۴۹۶ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

Marfat.com

تیسرا حصہ: معارف الابرار۔ اس میں تیسری پشت کے اکابر کے حالات ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۴۴ + ۴۰۰ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

چوتھا حصہ: مآثر الاحبار۔ اس میں چوتھی پشت کے بزرگوں کے حالات ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۳۰ + ۲۵۲ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

پانچواں حصہ: عوارف الانوار۔ اس میں پانچویں پشت کے احباب کے ذکر ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۲۴ + ۱۵۸ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

چھٹا حصہ: صحائف الاسرار۔ اس میں چھٹی پشت کے مشائخ کے احوال مذکور ہیں۔ ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۳۶ + ۳۰۴ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

ساتواں حصہ: مناہج الآثار۔ اس میں ساتویں پشت کے صاحبان کے اذکار تحریر ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۶۰ + ۴۴۶ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

آٹھواں حصہ: شواہد الافکار۔ اس میں آٹھویں پشت کے درویشوں کے احوال لکھے ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۴۶ + ۴۱۴ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

نواں حصہ: فوائد الاذکار۔ اس میں نویں پشت کے اہل اللہ کا تذکرہ ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۸۰ + ۴۶۶ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

Marfat.com

دسواں حصہ: عمائد الادوار۔ اس میں دسویں پشت کے صوفیوں کا ذکر ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۱۲۰ + ۴۹۶ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

گیارھواں حصہ: روائح الازہار۔ اس میں گیارھویں پشت کے فقراء کے احوال درج کیے ہیں۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۸۰ + ۴۰۸ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

بارھواں حصہ: طوالع الاظفار۔ اس کی ابتداء میں ان نوشاہی بزرگوں کا تذکرہ ہے جن کا شجرۂ طریقت مؤلف کو دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے بعد اس میں مؤلف نے ایسے معاصرین کے حالات لکھے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی اور ان سے کسی نوع کے تاثرات وافکار قبول کیے۔ ان میں سے اکثر ایسے معاصرین کے حالات شامل ہیں جنہوں نے مؤلف کی فرمائش پر اپنے خود نوشت حالات مؤلف کو فراہم کیے۔ گویا اس حصہ کا تعلق مؤلف کے حالاتِ زندگی سے زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت معاصر دستاویز کے علاوہ یہ بھی ہے کہ مؤلف کے افکار ونظریات کے نشیب وفراز میں جن افراد کا دخل رہا ہے ان کا ذکر اسی آخری حصہ میں مل سکتا ہے۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ۴۰ + ۳۴۲ صفحات، مصنف کے نسخہ کی عکسی اشاعت۔

۳۰ ۶۔ **مآخذ احوال مشائخِ نوشاہیہ** (اردو)

۲۰ رمضان ۱۳۹۴ھ (۱۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء)، صفحات: ۴۸

۳۱ ۷۔ **واقعاتِ جنگ ۱۹۶۵ء پاک وہند** (اردو)

آغاز ۶ ستمبر، اختتام ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء (۱۰ تا ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۵ء)

Marfat.com

تذکرہ

(۷)

۱۔ آثار محمد شاہی (سیرت محمد شاہی) (اردو) ۳۲

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ (۱۹ نومبر ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۱۱۴

یہ حضرت سیّد حافظ محمد شاہ نوشاہی، متوفی ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ/ ۲۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء کا مختصر تذکرہ ہے۔

۲۔ اذکار نوشاہیہ (اردو) ۳۳

۴ محرم ۱۳۵۴ھ (۸ اپریل ۱۹۳۵ء)، اضافۂ حواشی: ۱۳۸۳ھ (۱۹۶۳ء)

اس میں سید شرافت نوشاہی نے حضرت نوشہ گنج بخشؒ سے لے کر اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی تک اپنے آباواجداد کا تذکرہ لکھا ہے۔

طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء، ۱۱۲ صفحات، اقبال احمد فاروقی کے ''حرف اوّلین'' اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ''پیش لفظ'' کے ساتھ، حضرت نوشہ گنج بخش کے زیر تعمیر مزار کی نادر تصویر اور گورستان نوشاہیہ میں نوشاہی خواتین و حضرات کی قبور کی نشان دہی کا نقشہ بھی شامل ہے۔

۳۔ ارشاد الاخیار (تاریخی نام ہے) (اردو) ۳۴

محرم الحرام ۱۳۴۹ھ (جون ۱۹۳۰ء)، صفحات: ۱۴۰

حالات سید حافظ محمد برخوردار، یہ کتاب سجادہ نشین کا پہلا حصہ ہے۔

۴۔ اعلیٰ حضرت نوشاہی معاصرین کی نظر میں (اردو) ۳۵

ابتدائے تصنیف: ۱۳۵۵ھ (۱۹۳۶ء)، اختتام: ۲۷ شوال ۱۳۹۷ھ (۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء)، صفحات: ۳۶

Marfat.com

مصنف کے والد مکرم حضرت غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ کے بارے میں معاصرین کی آراء ہیں

۳۶
۵۔ انوارِ نوشاہیہ (اردو)

۴ رجب ۱۳۷۱ھ (۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء)، صفحات: ۳۲

یہ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی مختصر سوانح حیات ہے۔

طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ گجرات، ساہن پال شریف، ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء، ۳۲ صفحات، اس پر مولانا نصرت نوشاہی شرقپوری کی مختصر تقریظ ہے۔

۳۷
۶۔ تحفۂ نوشاہی (اردو)

بزرگانِ نوشاہیہ کے مختصر حالات۔

۳۸
۷۔ تذکرۂ آفتاب پنجاب سیالکوٹی (اردو)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ (۲۰ مئی ۱۹۷۱ء)، صفحات: ۵۲

ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا تذکرہ ہے۔

۳۹
۸۔ تذکرہ شعرائے نوشاہیہ (ضیافۃ الابرار من اشعار الاخیار) (اردو)

ابتدا: ۱۳۶۴ھ (۱۹۴۵ء)، تکمیل: ۲۳ ذیقعد ۱۳۹۶ھ (۱۵ نومبر ۱۹۷۶ء)

عربی، فارسی، اردو اور پنجابی شاعروں کا بترتیب حروف تہجی تذکرہ ہے۔

یہ تذکرہ متفرق یادداشتوں اور پراگندہ اوراق کی حالت میں مصنف نے یادگار چھوڑا اس میں تقریباً ۴۷۱ شعرا کے حالات اور کلام تھا۔ میں نے اس کی ترتیب و تدوین و تکمیل کی اور اس پر ۱۰۲ مزید شعرا کے حالات اور کلام کا اضافہ کیا۔ اس طرح اس کی اوّلین اشاعت میں ۵۷۳ شعرا کا تذکرہ ہے۔

طبع اول: اورینٹل پبلی کیشنز پاکستان، لاہور، ۲۰۰۷ء، ۵۶+۱۰۸۰ صفحات، پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی کی تقریظ "اگر پدر نتواند پسر تمام کند" بھی شامل ہے۔

Marfat.com

۹۔ تذکرۂ محمد شاہی (اردو) ۴۰

۲۲ محرم ۱۳۸۰ھ (۱۶ جولائی ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۹۰۰

حضرت سید حافظ محمد شاہ نوشاہی، متوفی ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ (۲۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء) کا مبسوط تذکرہ ہے۔

۱۰۔ تذکرۃ المخدرات (اردو) ۴۱

۵ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ (۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء)، صفحات: ۴۷۸

یہ حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ کی اولاد میں سے بیٹیوں، پوتیوں اور بیویوں کے حالات کا تذکرہ ہے۔

۱۱۔ تذکرۂ مصنفین نوشاہیہ، ثقافت اسلامیہ میں نوشاہیوں کا حصہ (اردو) ۴۲

۱۴ رمضان ۱۳۸۶ھ (۲۶ دسمبر ۱۹۶۶ء)، ۱۷۰ ورق

مصنف اس کے دیباچہ میں لکھتے ہیں: ''میں نے اس خاندان [نوشاہیہ] کے مصنفین کا مختصر تعارف کرادیا ہے اور ساتھ ہی ان کی کتابوں کے ناموں کی فہرستیں بھی دے دی ہیں اور جس موضوع کے متعلق ہیں، اس کا نام بھی لکھ دیا ہے''۔ تمام مصنفین کا اندراج بترتیب حروف تہجی ہوا ہے۔ اس کے ساتھ تین ضمیمے بھی ہیں، ایک نوشاہی مصنفین کی غیر مطبوعہ کتب کی فہرست، دوسرا نوشاہی مصنفین کی مطبوعہ کتب کی فہرست، تیسرا غیر نوشاہی مصنفین کی ۱۱۰ کتب کی فہرست جن میں نوشاہی رجال کا تذکرہ ہوا ہے۔ یہ تذکرہ ابھی زیر تالیف ہے۔

۱۲۔ تذکرۂ میر نواب (اردو) ۳۴۳

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ (۲۴ اگست ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۵۰

سیّدہ نواب نوشاہی برقندازی پوٹھوہاری کا مختصر تذکرہ ہے۔

۱۳۔ تذکرۂ نوشاہِ عالیجاہؒ (سیرۃ نوشہ گنج بخشؒ) (اردو) ۴۴

Marfat.com

آغاز کتاب ۱۳۸۰ھ (۶۱-۱۹۶۰ء)، صفحات: ۶۰۰ (زیر تالیف)

۴۵
۱۴۔ تذکرۂ نوشہ گنج بخش (اردو)

۶ صفر ۱۳۹۶ھ (۶ فروری ۱۹۷۶ء)

اس میں بانی سلسلۂ نوشاہیہ شیخ الاسلام سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ آخر میں ''سجادہ نشینان نوشاہ عالی جاہ کا مختصر تذکرہ'' کے تحت مصنف نے اپنے آباداجداد کا تذکرہ تا حافظ برخوردار بحرالعشق لکھا ہے۔

طبع اوّل: الکتاب، لاہور، ۱۹۷۸ء، ۱۹۲ صفحات۔

طبع دوم وسوم: ضیاالقرآن پبلی کیشنز، لاہور، محرم ۱۴۰۶ھ/نومبر ۱۹۸۵ء؛ مارچ ۲۰۰۰ء، ۱۹۲ص، طبع اوّل کی عکسی اشاعت بغیر کسی تبدیلی کے۔

۴۶
۱۵۔ جواہر نوشاہیہ (اردو)

تصنیف: ۱۳۵۳ھ (۱۹۳۴ء)، صفحات: ۱۲۰

اس میں چار جوہر ہیں:

پہلے جوہر میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے آباواجداد کے حالات، دوسرے جوہر میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کی زندگی کے حالات، تیسرے جوہر میں حضرت نوشہ پیرؒ کے فضائل وخصائص، چوتھے جوہر میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کی اولاد اور خلفاء کے حالات۔

۴۷
۱۶۔ حیاتِ ربّانی (اردو)

۲۷ شوال ۱۳۷۸ھ (۵ مئی ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۱۲۴

مولانا سیّد حافظ محمد حیات ربانی، متوفی ۱۱۷۳ھ/۱۷۶۰ء بن سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی کا تذکرہ۔

۴۸
۱۷۔ خلیفۂ اعظم (مقامات برخورداریہ) (اردو)

Marfat.com

۲۰ شوال ۱۳۷۸ھ (۲۸ اپریل ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۱۴۰

اس میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ، متوفی ۱۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ/۱۵ نومبر ۱۶۸۲ء کے حالات ہیں جو حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے فرزند اکبر و سجادہ نشین تھے۔

۴۹ ۱۸۔ ذکر نوشاہی (اردو)

۷ محرم ۱۳۸۵ھ (۲۹ مئی ۱۹۶۴ء)، صفحات: ۳۲

اس میں سید شرافت نوشاہی نے اپنے والد اکرم اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، متوفی ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء کا مختصر تعارف کرایا ہے۔

طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، صفر ۱۳۸۵ھ/ جون ۱۹۶۵ء، ۲۸ صفحات، اقبال احمد فاروقی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے پیش لفظ اور تعارف کے ساتھ۔

۵۰ ۱۹۔ شاہ عبدالرحمٰن پاکؒ (اردو)

۱۳۹۱ھ (۱۹۷۱ء)، صفحات: ۴۰

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک بھڑی والا، متوفی ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء کا مختصر حال۔

طبع اول: ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء، ۴۰ صفحات، محمد اقبال مجددی کے پیش لفظ کے ساتھ۔

طبع دوم: وہی ناشر، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء، ۴۰ صفحات، ترمیم و اضافات کے ساتھ۔

طبع سوم: ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، بہ اہتمام سید نعمان رضا نوشاہی، ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، ۳۲ صفحات، مہتمم نے اسے طبع ثانی لکھا ہے حالانکہ یہ طبع سوم ہے۔ مہتمم نے صفحہ ۲۷ پر تعمیر روضہ و مسجد درگاہ کے سلسلے میں شریف التواریخ سے ایک عبارت کا اضافہ کیا ہے۔

۵۱ ۲۰۔ صحیفۂ نور (آثارِ شاہ نور اللہ نوشاہیؒ) (اردو)

Marfat.com

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ (یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۱۰۰

اس میں حضرت مولانا سیّد حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہی، المتوفی ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء کا ذکر خیر ہے۔

۵۲

۲۱۔ طراز الاولیاء (عربی)

۲۱ صفر ۱۳۷۴ھ (۱۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء)، صفحات: ۲۵

حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے لے کر مصنف کے شجرۂ طریقت کے موافق اپنے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ تک اختصار کے ساتھ حالات لکھے ہیں۔

۵۳

۲۲۔ عروۃ الوثقیٰ فی آثار المصطفیٰ (اردو)

ابتدائے تصنیف: ۱۳۵۰ھ (۳۲-۱۹۳۱ء)، اختتام: ۳ ذیقعد ۱۳۹۷ھ (۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء)، اوراق: ۳۶۵

مولانا شرافت نے اپنے والد حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔

۵۴

۲۳۔ عواقب تعلیق ثواقب المناقب (فارسی)

۲۲ شعبان ۱۳۹۴ھ (۱۰ ستمبر ۱۹۷۴ء)، صفحات: ۱۲۵

محمد ماہ صداقت کنجاہی (م: ۱۱۴۸ھ) کی فارسی تصنیف ثواقب المناقب پر تعلیقات دو "قسم" پر مشتمل ہیں۔ قسم اول میں ان رجال پر تعلیقات ہیں جن کا ثواقب المناقب میں علیحدہ اور مستقل ذکر ہوا ہے۔ یہ کل ۲۶ رجال ہیں۔ قسم دوم میں ان رجال پر تعلیقات ہیں جن کا ثواقب میں ضمنی طور پر ذکر ہوا ہے۔ یہ کل ۷۴ شخصیات ہیں۔ مجموعی طور پر ۱۰۰ شخصیات پر تعلیقات لکھی گئی ہیں۔ دونوں قسم میں تعلیقات اسی ترتیب کے ساتھ ہیں جس طرح ثواقب المناقب میں رجال مذکور ہوئے ہیں۔ ابتدا میں ثواقب المناقب کے مصنف اور اس کتاب کے قلمی نسخوں کا مفصل تعارف ہے۔ آخر میں ۲۳۲ ماخذ کی فہرست ہے جن کی مدد سے یہ تعلیقات تیار کی گئی

Marfat.com

ہیں۔

۱۹۷۴ء میں مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راول پنڈی ثواقب المناقب کو ڈاکٹر وحید قریشی کی تصحیح سے شایع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یہ تعلیقات اس ایڈیشن کے لیے لکھوائی گئی تھیں۔ لیکن ثواقب المناقب مرکز کی طرف سے شایع نہ ہوسکی۔

۵۵ ۲۴۔ القول المعظم فی مناقب الامام الاعظم (اردو)

رمضان شوال ۱۳۹۵ھ (ستمبر اکتوبر ۱۹۷۵ء)، صفحات: ۸

طبع: ، ماہ نامہ نور اسلام، شر قپور، امام اعظم نمبر، ستمبر و اکتوبر ۱۹۷۵ء

۵۶ ۲۵۔ کلیدِ بخشش (حیاتِ شاہ الٰہی بخشؒ نوشاہی) (اردو)

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ (۸ اکتوبر ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۹۴

یہ حضرت مولانا سیّد حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی ساہنپالویؒ، متوفی ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ/ ۱۶ دسمبر ۱۸۳۶ء کی سوانح حیات ہے۔

۵۷ ۲۶۔ مآثر الجمال (مآثر شاہ جمال اللہ نوشاہی) (اردو)

۲۴ شوال ۱۳۷۸ھ (۲ مئی ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۶۸

یہ حضرت مولانا سیّد حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی ساہنپالویؒ، متوفی ۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء کا تذکرہ ہے۔

۵۸ ۲۷۔ مرآۃ الامین (اردو)

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ (۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۷۰

یہ حضرت مولانا سیّد محمد امین مختار السالکین نوشاہی ساہنپالویؒ، متوفی ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۳ء کا تذکرہ ہے۔

۵۹ ۲۸۔ نوشاہِ زمان (تذکرۂ شاہ قل احمد نوشاہیؒ) (اردو)

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ (۱۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۲۲۴

Marfat.com

یہ حضرت مولانا سیّد حافظ قُل احمد پاک ذات نوشاہِ ثانی ساہنپالویؒ، متوفی ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء کا تذکرہ ہے۔

۶۰
۲۹۔ یارانِ شرافت (تین حصے) (اردو)

حصۂ اوّل: ۲۵ صفر ۱۳۸۲ھ (۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء)، صفحات: ۲۳۲ (۸۰۰ مریدان)

حصۂ دوم: ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ (۳۱ اگست ۱۹۷۰ء)، صفحات: ۱۶۴

حصۂ سوم: ۳ رمضان ۱۳۹۵ھ (۹ ستمبر ۱۹۷۵ء)

اس میں حضرت شرافت نے اپنے بیعت شدہ مریدوں کے کوائف بترتیب تاریخ بیعت لکھے ہیں۔ مرید کا نام اور پتہ، تاریخ بیعت، مقام بیعت، حاضرین مجلس کے اسما بھی درج کیے ہیں۔

فضائل ومناقب
(۷)

۶۱
۱۔ اِستنباہ فی القاب النوشاہ (فارسی)

۱۳۷۰ھ (۱۹۵۱ء)، صفحات: ۲۴۱

سلسلہ نوشاہیہ کی کتابوں میں سے حضرت نوشاہِ عالیجاہؒ کے تین ہزار القاب جمع کر کے بترتیب حروف تہجی مرتب کیے ہیں۔

۶۲
۲۔ خزینۃ الکمالات (فضائلِ نوشاہِ عالیجاہؒ) (اردو)

۱۱ ذیقعد ۱۳۸۲ھ (۱۶ اپریل ۱۹۶۳ء)، صفحات: ۹۶

۶۳
۳۔ خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ (اردو)

۲۷ محرم ۱۳۷۵ھ (۱۴ ستمبر ۱۹۵۵ء)، صفحات: ۱۷۵

اس کتاب میں مصنف نے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کو تمام مروجہ سلاسلِ فقراء پر فوقیت دیتے ہوئے کتب صوفیائے کرام سے دلائل دیئے ہیں۔

طبع اوّل: ادارۂ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مُریدکے، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، ۱۷۵ صفحات

Marfat.com

عارف نوشاہی کے پیش لفظ ''مصنف اور کتاب'' کے ساتھ، مصنف کے خودنوشت نسخے کی عکسی اشاعت۔

۴۔ زبدۃ الکرامات (کرامات نوشاہ عالی جاہؒ) (اردو) ۶۴
۱۵ شعبان ۱۳۸۲ھ (۱۱ جنوری ۱۹۶۳ء)، صفحات: ۳۹۴
حضرت نوشہ صاحبؒ کی کرامات کا احوال قدیم فارسی تذکروں سے مرتب ہوا ہے۔

۵۔ عمدۃ المقامات (مقاماتِ نوشاہِ عالیجاہؒ) (اردو) ۶۵
۷ رمضان ۱۳۸۲ھ (۲ فروری ۱۹۶۳ء)، صفحات: ۱۵۷
حضرت نوشہ صاحبؒ کے مقامات پر قدیم کتابوں سے اقتباسات جمع کر کے مصنف نے سیر حاصل بحث کی ہے۔ ہر ایک مقام کی پوری پوری تشریح اصطلاحاتِ صوفیہ کے مطابق کی ہے۔

۶۔ قسطاس القادریہ بموازنۃ قرطاس النقشبندیہ (فارسی) ۶۶
۲۱ صفر ۱۳۶۰ھ (۱۹ مارچ ۱۹۴۱ء)، صفحات: ۲۶
اس میں صوفیوں، اکابر اولیاء اللہ کے ایک سو اقوال سے سلسلۂ قادریہ کی فضیلت دوسرے سلسلوں خصوصاً نقشبندیہ وغیرہ پر ثابت کی ہے۔

۷۔ نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ (فارسی) ۶۷
۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ (۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)، صفحات: ۷۸
اس میں حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے فرزندوں اور اولاد کے فضائل خودنوشہ صاحب کی زبان سے لکھے ہیں۔

۸۔ یواقیت والمرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمٰن (فارسی) ۶۸
۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۵ھ (۳۰ اگست ۱۹۳۶ء)، صفحات: ۴۶

Marfat.com

اس میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے تمام خلیفوں میں سے ازروے کمالات شیخ عبدالرحمٰن پاک بھڑی والاؒ، متوفی ۴ محرم ۱۱۱۵ھ/ ۲۰ مئی ۱۷۰۳ء کو افضل ثابت کیا ہے۔

نسب نامے اور شجرے
(۸)

۶۹ ۱۔ حدیقۃ الانساب (اردو)

آغاز تصنیف: ۱۳۵۳ھ (۱۹۳۴ء)، زیر تالیف ہے۔

اس میں سادات، جاٹوں، راجپوتوں اور بادشاہوں اور دیگر کئی اقوام کے شجرہ ہاے نسب لکھے ہیں۔

۷۰ ۲۔ زبدۃ السلاسل (اردو)

۱۷ شعبان ۱۳۷۸ھ (۲۵ فروری ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۹۵

اس میں مصنف نے صوفیاے کرام کا چودہ خاندانوں کے شجرہ ہاے طریقت درج کیے ہیں اور ہر ایک کا اتصال آنحضرت ﷺ تک کیا ہے۔

۷۱ ۳۔ سلاسل اولیاء اللہ (اردو)

اس میں بھی اولیاء اللہ کے سلاسلِ طریقت تحریر کیے ہیں۔

ذاتی حالات
(۹)

مکاتیب، روزنامچے، سفرنامے، وصایا

<u>مکاتیب</u>

۷۲ ۱۔ کتاب المسطور بین الشرافۃ والطّور (لمحاتِ محبت) (اردو)

آغاز مراسلت: ۱۴ رجب ۱۳۶۱ھ (۲۸ جولائی ۱۹۴۲ء)، اختتام: ۱۷ محرم ۱۳۸۰ھ (۱۱ جولائی ۱۹۶۰ء)، مکاتیبِ شرافت: ۴۷، مکاتیبِ طور: ۴۷، صفحات: ۱۸۳

Marfat.com

اس میں سیّد شرافت نوشاہی نے اپنے اور صوفی محمد افضل طور، بی۔اے، منشی فاضل، ادیب فاضل، ساکن گوندلانوالہ، ضلع گوجرانوالہ کے مکاتیب جمع کیے ہیں۔

۲۔ مراسلۃ العظیم بین الشرافۃ والسلیم (اشاراتِ محبت) (اردو) ۷۳

آغازِ مراسلت: ۵ شعبان ۱۳۵۸ھ (۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء)، اختتام: ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۰ھ (۲۱ فروری ۱۹۵۱ء)، مکاتیبِ شرافت: ۳۲، مکاتیبِ سلیم: ۳۷، صفحات: ۲۰۸

یہ سیّد شرافت اور سید رؤف احمد سلیم نوشاہی لاہوری کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

۳۔ مقالات النورانی بین الشرافۃ والسرور الکیانی (تجلیاتِ محبت) (اردو) ۷۴

آغاز مراسلت: ۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۳ھ (۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء)، اختتام: ۸ رجب ۱۳۷۰ھ (۱۴ اپریل ۱۹۵۱ء)، مکاتیبِ شرافت: ۲۷، مکاتیبِ کیانی: ۱۸، صفحات: ۱۲۸

یہ سید شرافت نوشاہی اور صاحبزادہ غلام سرور کیانی، ایم۔اے، ساکن اکبر آباد (دڑوہ)، ضلع گجرات کے مابین مراسلت کا مجموعہ ہے۔

۴۔ مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف (دوجلدیں) (اردو) ۷۵

جلد اول: اختتام ۱۳۶۲ھ (۱۹۴۳ء)، صفحات: ۸۰۰

جلد دوم: اختتام ۱۳۶۵ھ (۱۹۴۶ء)، صفحات: ۳۰۰

یہ سیّد شرافت نوشاہی اور صاحبزادہ محمد امین نوشہروی کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

۵۔ مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر (لمعاتِ محبت) (اردو) ۷۶

آغاز مراسلت: ۶ شعبان ۱۳۶۸ھ (۳ جون ۱۹۴۹ء)، اختتام: ۱۱ شعبان ۱۳۷۰ھ (۱۷ مئی ۱۹۵۱ء)

مکاتیبِ شرافت: ۱۸، مکاتیبِ اختر: ۲۲، صفحات: ۳۰۶

یہ سید شرافت نوشاہی اور میاں محمد اختر سِوَیہ والے کے خطوط کا مجموعہ ہے۔

Marfat.com

۷۷
۶۔ مکتوباتِ شرافت (جذباتِ محبت)

۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ (۹ دسمبر ۱۹۵۶ء)، صفحات: ۸۱

یہ سید شرافت نوشاہی کے پینتیس عربی، فارسی، اردو اور پنجابی مکاتیب کا مجموعہ ہے جو نظم اور نثر پر مشتمل ہیں۔ ان میں غیر منقوط، واسع الشفتین اور توشیحات کی صنعتیں بھی ملحوظ رکھی ہیں۔

۷۸
۷۔ مکتوباتِ شرافت (یادگار محبت) (اردو)

۵ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ (۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء)، صفحات: ۱۱۰

یہ سید شرافت نوشاہی کے اکسٹھ مکاتیب ہیں جو انھوں نے اپنے مرید شاہد رضا کے نام لکھے ہیں۔

[اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں حضرت شرافت کے خطوط ان کے رشتہ داروں، دوستوں، مریدوں اور علمی احباب کے گھروں میں پڑے ہیں۔ میں نے چند ایک احباب سے اصل اور چند احباب سے عکس حاصل کیے ہیں لیکن سب خطوط کا جمع ہونا دشوار ہے۔ ع ن]

روزنامچے

۷۹
۹۔ روزنامچۂ شرافت (اردو)

ابتدا: ۱۳۴۷ھ (۲۹-۱۹۲۸ء)، اختتام: ۱۳۷۲ھ (۱۹۵۳ء)، صفحات: ۵۰۰

یہ روزنامچہ تاریخی، علمی، واقعاتی، خانگی معلومات کا ذخیرہ ہے۔ یہ مسلسل نہیں بلکہ سید شرافت نوشاہی نے حسبِ ضرورت وقتاً فوقتاً لکھا ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل روزنامچے بھی ہیں:

از ۲۲ شوال ۱۳۸۹ تا ۲ ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ (۱۹۷۰ء)، مطبوعہ ڈائری پر۔

از ۳ ذیقعدہ ۱۳۹۰ تا ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ (۷۱-۱۹۷۰ء)، مطبوعہ ڈائری پر۔

از یکم محرم ۱۳۹۴ تا ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ (۱۹۷۴ء)، دو مختلف ڈائریوں پر۔

سفرنامے و وصایا

Marfat.com

۱۰- بیان الاسفار (سیر و سیاحت) (فارسی و اردو) ۸۰

۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ (۷ جون ۱۹۴۰ء)، صفحات: ۱۰۵۰

اس میں سید شرافت کے چند مختلف سفروں کا بیان ہے۔

۱۱- ثبات الایقان فی سفر الملتان (اردو) ۸۱

ابتدا: ۲۵ ربیع الاوّل ۱۳۷۱ھ (۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء)، اختتام: ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ (۲۴ فروری ۱۹۵۲ء)، صفحات: ۹۳

۱۲- حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار (سفرنامہ اوچ متبرکہ) (اردو) ۸۲

۲۰ محرم ۱۳۵۲ھ (۱۵ مئی ۱۹۳۳ء)، صفحات: ۳۷۵

اس کتاب کے خاتمہ پر شجرۃ الانوار تصنیف سید علی اصغر گیلانی (حدود اواخر بارھویں صدی ہجری) سے سادات گیلانی کے نسب نامے بھی لکھے ہیں۔ اوچ متبرکہ کے مزارات، وہاں کی تاریخی کتابوں کے کوائف اور دربارِ گیلانی کے مزارات کا نقشہ بھی تحریر کیا ہے۔

طبع اول: سفرنامۂ اوچ، اردو اکیڈمی، بہاول پور، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، بہ مقدمہ وسعی عارف نوشاہی، ۲۰+۸۷ اصفحات، اس کے بعد نقشے اور شجرہ نامے بطور ضمایم شامل ہیں۔

۱۳- سفرنامۂ حج (اردو) ۸۳

۱۳۹۵ھ (۱۹۷۵ء)، یکم محرم ۱۳۹۶ھ (۳ جنوری ۱۹۷۶ء)، صفحات: ۴۹۰

۱۴- ہدیۂ احباب (سفرنامۂ خوشاب) (اردو) ۸۴

از ۱۹ ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ (۴ تا ۲۰ اگست ۱۹۳۱ء)، صفحات: ۴۵

اس میں بھلوال شریف اور خوشاب شریف کی زیارتوں کے کوائف تحریر کیے ہیں۔

۱۵- وصایاے شرافت (اردو) ۸۵

۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ (۱۵ مارچ ۱۹۸۱ء)، صفحات: ۱۲

اس میں حضرت شرافت نے اپنی وفات کے مابعد امور (تکفین، تدفین) کے بارے

Marfat.com

میں وصایا کے علاوہ اپنے ذاتی کتب خانہ کے انتظام وانصرام کے لیے ہدایات دی ہیں اور اپنی اولاد اور مریدوں کو نصائح و وظائف بتائے ہیں۔

طبع اول: سیادۃ العلویہ کے ساتھ؛ طبع دوم: مشمولہ تذکرۂ شرافت نوشاہی (کتاب ہذا)

اوراد و عملیات
(۱۰)

اوراد

۸۶ ۱۔ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ (عربی)

۸۷ ۲۔ شجرۂ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ، بطرز دیگر

۸۸ ۳۔ شجرۂ شریف نوشاہیہ منظوم، لامیہ

۸۹ ۴۔ شجرۂ شریف نوشاہیہ منظوم، نُونیہ

۹۰ ۵۔ شریف الصلوات علیٰ سیّد الکائنات (عربی، اردو)

۶ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ (۱۵ فروری ۱۹۶۷ء)، صفحات: ۱۰۴

تعداد درود شریف تقریباً ۱۷۰۰ (سترہ سو)، بترتیب حروف تہجی، ہفتے کے سات دنوں کے لیے۔ یہ حصہ عربی زبان میں ہے۔ اس کے بعد مصنف نے حضرت نوشہ گنج بخش کے منظوم اردو کلام سے ودھانویں نام، منت شہانا، وحدت نامہ، وظیفہ حق اور کرسی نامہ شامل کیے ہیں۔ خود مصنف کی طرف سے نو دو نہ اسماے حضرت نوشہ گنج بخش بھی دیے گیے ہیں۔ آخر میں فارسی قصیدہ مدحیہ بصنعت توشیع باسم "سید شریف احمد صاحب شرافت" از فکر احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ہے۔

طبع اول: ناشر: مولوی فقیر اللہ نوشاہی برقندازی امام مسجد بریار ضلع شیخوپورہ، جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ جولائی ۱۹۷۱ء، ۱۲۸ صفحات۔

طبع دوم: تقدیم و پیشکش صاحبزادہ ڈاکٹر خضر نوشاہی، دار الفقراء نوشاہیہ، ساہن پال، رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ/ ستمبر ۲۰۰۷ء، ۱۱۱ صفحات، اس میں صرف عربی

Marfat.com

حصہ ہے۔منظوم کلام حذف کر دیا گیا ہے۔البتہ آخر میں شجرۂ طریقت سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ (منظوم) دیا گیا ہے۔

۶۔ صلوٰۃ الحسنٰی (صلوات شرافت) (عربی) 91

۱۹ رمضان ۱۳۸۱ھ (۲۴ فروری ۱۹۶۲ء)، صفحات: ۲۲

یہ اسماء الحسنٰی کی تعداد کے مطابق درود شریف لکھا ہے۔

۷۔ ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار (عربی) 92

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ (۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء)، صفحات: ۲۹

اس میں ایسے وظائف کا انتخاب کیا ہے جن کا ورد کرنے سے حضرت رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا امکان ہے۔

۸۔ فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ 93

ربیع الاول ۱۳۷۱ھ (دسمبر ۱۹۵۱ء)، صفحات: ۲۴

اس میں خاندان نوشاہی کے وظائف لکھے گئے ہیں۔

۹۔ قادریہ دعائیں 94

۱۷ رجب ۱۳۷۴ھ (۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء)، صفحات: ۳۵

اس میں مشائخ قادریہ کی زبان سے دعائیں درج کی ہیں۔

<u>عملیات</u>

۱۰۔ افضل الاعمال (اردو) 95

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ (۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ء)، صفحات: ۱۲

یہ رسالۂ عملیات میاں محمد افضل ابدالوی کے لیے لکھا گیا۔

۱۱۔ تحفۂ محبوب (عملیات) (اردو) 96

۱۳۷۱ھ (۱۹۵۲ء)، صفحات: ۲۴

Marfat.com

۹۷
۱۲۔ ذخیرۂ عملیات (اردو)

۲۵ شعبان ۱۳۷۹ھ (۲۲ فروری ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۱۰

اس میں سفلی عملیات جنتر منتر تحریر کیے ہیں۔

۹۸
۱۳۔ عملیاتِ شرافت (دو حصے) (اردو)

حصۂ اوّل: زادالعاملین، ۲۳ شعبان ۱۳۵۷ھ (۱۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء)، صفحات: ۱۰۰

طبع اوّل: کتب خانۂ راہنمائے زندگی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، بلا تاریخ، ۸۴ صفحات

حصۂ دوم: طریق الصالحین، ۲۴ شعبان ۱۳۷۹ھ (۲۱ فروری ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۱۸۳

یہ اوراد و عملیات کا بہترین سرمایہ ہے۔ جس بزرگ سے اجازت حاصل ہوئی ہے، اس کی سند بھی لکھی ہے۔

ادب

(۱۱)

۹۹
۱۔ ارمغانِ امینیہ (فارسی، اردو)

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۶ھ (۲۱ جنوری ۱۹۵۷ء)، صفحات: ۲۰

مصنف نے اپنے جدامجد حضرت سیّد محمد امین مختار السالکین نوشاہی کی مدحیات میں فارسی، اردو قصاید، غزلیات اور مناجات لکھے ہیں۔ آخری حصہ فارسی نثر میں ہے جس میں ''حقایق اسم امین'' اور ''مناسبت اسم شریف باسم امین'' اور آیات امان، دعائے شرافت، شجرۂ طیبہ قادریہ نوشاہیہ (منظوم) ہے۔

طبع اوّل: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۹۵۷ء، ۳۲ص، مولانا نور محمد نصرت نوشاہی کے قلم سے ''تعارف'' کے ساتھ۔

۱۰۰
۲۔ اعداد التاریخ (اردو، فارسی)

صفحات: ۲۱۲

اس میں ۱ سے ۱۵۰۰ تک تاریخی مادّے لکھے ہیں۔

Marfat.com

101 ۳۔ پنجابی اکھان (پنجابی)

۷ شعبان ۱۳۵۶ھ (۱۹۳۷ء)، صفحات: ۷۸+۴۲

بہ ترتیب حروف تہجی ہے۔ مرتب نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اگر فرصت مل سکی تو ان کو مضمون کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے گا۔ یہ ایک کاپی اور کچھ متفرق کاغذوں پر نقل ہوئے ہیں۔ مجموعی تعداد چودہ سو سے کچھ اوپر ہے۔ زیر تالیف۔

102 ۴۔ شاہد نامہ (منظوم، فارسی)

زیر تالیف، ۱۳۷۳ھ (۵۴-۱۹۵۳ء)، صفحات: ۱۰

ہر ایک حرف کے سات اشعار ہیں۔ بطرز محمود نامہ ہے۔

103 ۵۔ لطائف علمیہ (اردو)

۱۳۷۳ھ (۵۴-۱۹۵۳ء)، صفحات: ۱۲۸

اس میں اہل علم اصحاب اور شاعروں کے لطیفے ہیں۔

طبع اوّل: مبارک کمپنی، وسن پورہ، لاہور

تحقیق وتنقید

(۱۲)

104 ۱۔ ''آثارِ شرافت کا تجزیہ'' مؤلفہ برق صاحب پر ایک نظر (اردو)

۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ (۲۷ فروری ۱۹۷۷ء)، صفحات: ۳۲

105 ۲۔ اصلاح ''شجرہ شریف نوشاہی'' (اردو)

۱۳۸۷ھ (۶۸-۱۹۶۷ء)

سید برق صاحب کے رسالہ ''شجرہ شریف نوشاہی'' کی تاریخی اور واقعاتی اغلاط کی نشان دہی کی ہے۔ یہ تین ایڈیشنوں کی اصلاح ہے۔

مطبوعہ ہفت روزہ پیام، گجرات

Marfat.com

۱۰۶ ۳۔ البرق علی البرق (اردو)

۱۳۹۵ھ (۱۹۷۵ء)، صفحات: ۴۸

۱۰۷ ۴۔ تحقیق الاخبار من حیات السچیار (اردو)

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ (جولائی-اگست ۱۹۳۱ء)، صفحات: ۲۳

اس میں منشی عبدالغنی راحت پٹواری کے رسالہ ''حیاتِ سچیار'' کی تاریخی اور واقعاتی غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔

۱۰۸ ۵۔ تصحیح الاغلاط: تحائفِ اصفیاء کا جواب (اردو)

۱۰ صفر ۱۳۵۰ھ (۲۶ جون ۱۹۳۱ء)

سید محمد حسن بن بنے شاہ ہاشمی نوشاہی (م: ۱۳۶۴ھ) کی تصنیف تحائف اصفیا کی واقعاتی اور تاریخی اغلاط کی تصحیح پر مشتمل ہے۔

۱۰۹ ۶۔ تعیین الحدود جواب حقیقت وحدۃ الوجود (اردو)

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ (۷ مئی ۱۹۷۴ء)، صفحات: ۱۳۰

۱۱۰ ۷۔ تنبیہ الجہلا تنقیح ''نوشاہی شعرا'' (اردو)

۲۷ رجب ۱۴۰۰ھ (۱۱ جون ۱۹۸۰ء)، صفحات: ۹۸

سیّد برق صاحب کی تصنیف نوشاہی شعرا، مطبوعہ ۱۹۷۹ء کا جائزہ ہے۔

۱۱۱ ۸۔ تنقیح الاخبار از مقدمۂ چہار بہار (اردو)

۱۶ شعبان ۱۴۰۰ھ (۲۹ جون ۱۹۸۰ء)، صفحات ۷۱۔

برق صاحب نے چہار بہار، مطبوعہ ۱۹۷۹ء پر جو مقدمہ تحریر کیا، یہ اس کی تنقیح ہے۔

۱۱۲ ۹۔ تنقیدات بر شخصیات (فارسی)

مصنف نے اپنے معاصر مخالفین اور حاسدین پر تنقید کی ہے۔ یہ رسالہ حضرت شرافت کی وفات کے بعد ان کے بریف کیس سے ملا۔ اس پر کوئی مقدمہ یا موخرہ

Marfat.com

نہیں ہے۔ دو الگ الگ سائز کے کاغذوں پر تحریر لکھی ہے۔ کاپی سائز کے ۱۴ اوراق ہیں، اس میں ۱۵ شخصیات کا قدرے تفصیلی اور ۱۱ شخصیات کے صرف اسماء ہیں۔ ۱۳۹۹ھ میں یہ حصہ زیر تصنیف تھا کیوں کہ اس میں جا بجا مصنف نے ''در ۱۳۹۹ھ موجود است'' کا جملہ لکھا ہے۔ ڈائری سائز کے مزید ۱۳ اوراق میں ۱۴ شخصیات پر تنقید ہے۔ ۱۳۸۳ھ میں یہ حصہ زیر تصنیف تھا کیوں کہ اس میں جا بجا مصنف نے ۱۳۸۳ھ کو تاریخ موجودہ کے طور پر لکھا ہے۔ اس میں بعض تواریخ اور اسماء ہنوز بیاض ہیں۔ (ع ن)

۱۰۔ جناب برق صاحب کی کتاب ''نوشہ پیر'' کا تجزیہ (اردو) ۱۱۳

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ (۴ مارچ ۱۹۷۷ء)، صفحات: ۴۴

۱۱۔ جناب برق کی کتاب ''گلدستہ نوشاہی'' کا محاکمہ (اردو) ۱۱۴

۱۳۹۵ھ (۱۹۷۵ء)، صفحات: ۱۲۸

۱۲۔ جناب برق کی کتاب ''نوشہ گنج بخش'' کا محاسبہ (اردو) ۱۱۵

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ (۲ مارچ ۱۹۷۷ء)، صفحات: ۴۷

۱۳۔ جواب تبصرۂ شریف التواریخ (اردو) ۱۱۶

۱۴۰۳ھ (۱۹۸۳ء)، صفحات: ۱۷۱

پروفیسر محمد اسلم (شعبۂ تاریخ جامعہ پنجاب، لاہور) نے ماہ نامہ برہان، دہلی کی چار اشاعتوں نومبر ۱۹۸۲ء تا فروری ۱۹۸۳ء میں شریف التواریخ پر جو تبصرہ کیا تھا، یہ اس کا مدلل جواب ہے۔ یہ حضرت شرافت نوشاہی کی آخری تصنیف ہے۔ (ع ن)

۱۴۔ جواز سجود التحیۃ من حضرات المجددیہ المعروف نقشبندیوں میں سجدۂ تعظیم (اردو) ۱۱۷

شوال ۱۳۵۶ھ (دسمبر ۱۹۳۷ء)، صفحات: ۳۶

Marfat.com

اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ قیوم اربعہ مجددیہ کو سجدۂ تعظیم کیا جاتا تھا۔ مصنف نے خاتمہ میں تصریح کی ہے کہ وہ خود سجدہ (تعظیم) کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس رسالہ میں صرف نقشبندیہ مجددیہ حضرات کو ان کے اکابر کا معمول دکھایا گیا ہے کہ ان کی تعظیم، سجدہ کی صورت میں کی جاتی تھی اور وہ منع نہیں کرتے تھے اور ان کے سیرت نگاروں نے ایسی تعظیم کو ان کی جلالتِ قدر دکھانے کے لیے فخریہ انداز میں تحریر کیا ہے۔ (ع ن)

۱۱۸
۱۵۔ حضرت نوشہ گنج بخش کا مدفن مقدس: بعض غلط فہمیوں کا ازالہ (اردو)

۲۶ شعبان ۱۳۹۲ھ/ ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء، صفحات: ۳۹

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش کا مدفن، ساہن پال شریف میں ہے۔ یہ دراصل برق صاحب کے ایک طویل مکتوب شائع شدہ ماہنامہ محبوب، لاہور، اگست ۱۹۷۲ء کا جواب ہے۔ (ع ن)

۱۱۹
۱۶۔ سجادہ نشین (اردو)

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے:

اول: ارشاد الاخیار، اس کا تعارف تاریخی کتابوں میں دیکھیے۔

دوم: خلافت اکبریہ، یہ تاریخی ہجری نام ہے۔ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ (جون ۱۹۳۰ء)، صفحات ۱۷۰۔ اس میں حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشقؒ متوفی ۱۰۹۳ھ (۱۶۸۲ء) کی خلافت و نیابت کے ۱۶۲ (ایک سو باسٹھ) دلائل دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے والد ماجد حضرت نوشہ گنج بخش، متوفی ۱۰۶۴ھ (۱۶۵۴ء) کے ولی عہد و سجادہ نشین تھے۔

سوم: الخلافت فی ردّ النیابت، یہ تاریخی عیسوی نام ہے (۱۹۳۰ء) مطابق محرم الحرام ۱۳۴۹ھ، صفحات: ۲۲۰

اس میں شیخ فضل حسین کے رسالہ النیابت کا ترکی بہ ترکی جواب ہے۔

Marfat.com

۱۲۰ ۱۷۔ فیصلۂ حقہ (اردو)

یکم صفر ۱۳۴۹ھ (۲۸ جون ۱۹۳۰ء)، صفحات: ۱۲

اس میں خاندان نوشاہی کے چار قومی اختلافی مسئلوں کا فیصلہ ہے۔

۱۲۱ ۱۸۔ کشف الحقائق یعنی تذکرۂ نوشہ گنج بخش قدس سرہ پر ایک تحقیقی نظر (اردو)

۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۰ھ (۷ اگست ۱۹۶۰ء)، صفحات: ۲۴

یہ رسالہ ماسٹر تاج الدین لون کشمیری کے رسالہ "تذکرہ نوشہ گنج بخش " کے اغلاط کی نشان دہی اور اس کے جواب میں ہے۔

طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۹۶۰ء، ۲۴ صفحات، پیرزادہ گوہر نوشاہی کے "تعارف" کے ساتھ۔

۱۲۲ ۱۹۔ معارف (بجواب تعارف سلسلہ نوشاہیہ) (اردو)

۶ رمضان ۱۳۹۳ھ (۱۳ اکتوبر ۱۹۷۳ء)، صفحات: ۷۸

جناب برق کے رسالہ "تعارف سلسلہ نوشاہیہ" کی غلطیوں کی اصلاح۔

۱۲۳ ۲۰۔ نقشبندیوں کا غرور (اردو)

شعبان ۱۳۵۳ھ، صفحات: ۱۸

رسالہ کے مختصر دیباچہ میں سبب تصنیف یوں لکھا گیا ہے: "نقشبندیوں کا طریقہ ہے کہ اپنے مشائخ کا تذکرہ فخریہ انداز میں کرتے ہیں، تھوڑی سے بات کو بڑھا کر غرور وافتخار کا پہلو نکال لیتے ہیں اور دوسرے سلسلوں کے مشائخ کی تنقیص کرتے ہیں۔ چنانچہ یہاں حضرت مولوی غلام نبی صاحب نقشبندی مجددی ساکن للہ، ضلع جہلم کے ملفوظات میں سے چند اقتباسات لکھے جاتے ہیں۔ ان ملفوظات کے جامع ومرتب ان کے خلیفہ مولوی محمد حسن صاحب ساکن کوٹلہ کیرت پور، ضلع بجنور تھے۔ اس لیے ان کے مستند ومعتبر ہونے میں کوئی شبہ نہیں"۔ (ع ن)

Marfat.com

١٢٤

٢١۔ نقشبندیوں کا غلوّ (اردو)

١٧ ربیع الاول ١٣٥٢ھ، صفحات: ٦١

اس رسالہ میں روضۃ القیومیہ تصنیف ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجدّدی (مطبوعہ سیوک سٹیم پریس، لاہور) سے حضرت مجدّد الف ثانی (٩٧١-١٠٣٤ھ) اوران کے بعض فرزندوں کے کچھ واقعات اس کی اصلی عبارت میں بلفظہ تحریر کیے ہیں جن میں حضرت مجدّد اوران کی اولاد کو تمام خلقت سے افضل جانا گیا ہے۔

١٢٥

٢٢۔ نقشبندیوں کی تاریخ دانی (اردو)

١٤ شوال ١٣٥٤ھ، صفحات: ١٣

رسالہ کے مختصر دیباچہ میں سببِ تصنیف یوں لکھا گیا ہے: ''نقشبندیوں کو شیعوں کی طرح اپنے بزرگوں کے حالات میں غلوّ کرنے اوران کے فضائل ومناقب بیان کرنے اور دوسرے مشائخ سے ان کی شان بڑھانے اور دوسروں کی تنقیص کرنے کے سوا تاریخی تحقیقات سے کوئی دلچسپی نہیں۔ یہاں چند واقعات ایسے لکھے جاتے ہیں جو نقشبندیوں نے اپنی کتابوں میں بڑے اہتمام سے لکھے ہیں مگر تاریخی لحاظ سے ان میں کوئی حقیقت نہیں''۔ (ع ن)

١٢٦

٢٣۔ نقشبندیوں کی کہانی کچھ اپنی اور کچھ دوسروں کی زبانی (اردو)

١٠ محرم ١٣٥٥ھ، صفحات: ٥١

رسالہ کے مختصر دیباچہ میں سببِ تصنیف یوں بیان کیا گیا ہے: ''نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ کے مصنفین اپنے اپنے پیروں کے اوصاف میں بہت غلوّ کرتے ہیں، چنانچہ ان کی کتابوں سے بہت کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ بسا اوقات وہ ایسے واقعات لکھ جاتے ہیں جن کو وہ محاسن سمجھتے ہیں یا اس سے کوئی فضیلت کا پہلو نکال لیتے ہیں اور حقیقت میں وہ خوبی نہیں بلکہ برائی، اور تعریف نہیں بلکہ مذمت ہوتی ہے۔ نقشبندیہ سلسلہ کی کتابوں میں سے یہاں چند بزرگوں کے متعلق انھیں کی عبارتوں سے نشان دہی

Marfat.com

کی جاتی ہے''۔(ع ن)

۱۲۷ ۲۴۔ ''نوشہ پھل گلاب دا'' پر تنقیدی نظر (اردو)

۱۸ رمضان ۱۳۹۹ھ (۱۱ اگست ۱۹۷۹ء)، صفحات: ۲۷

نواب اظہر کی تالیف ''نوشہ پھل گلاب دا'' کی اغلاط کی نشان دہی ہے۔

طب

(۱۳)

۱۲۸ ۱۔ رموز الطب (اردو)

۲۹ رمضان ۱۳۷۸ھ (۷ اپریل ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۱۷

اس میں امراض مختلفہ کے طبی نسخے درج کیے ہیں۔

متفرقات/بیاضیں

(۱۴)

۱۲۹ ۱۔ افکار شرافت (بیاض)

۵ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ (۲۱ جنوری ۱۹۷۲ء)، صفحات: ۲۰۶

۱۳۰ ۲۔ بشارات متعلقہ بشارت (اردو)

تصنیف ۱۳۸۱ھ (۶۲-۱۹۶۱ء)، اس میں وہ خوابیں جمع کی ہیں، جو لوگوں کو سید بشیر احمد بشارت نوشاہی مرحوم، متوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء کے بارے میں ان کی وفات کے بعد آئی ہیں۔

۱۳۱ ۳۔ تحریر شرافت (بیاض)

۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ (۱۳ اگست ۱۹۳۱ء)، صفحات: ۳۹۶

۱۳۲ ۴۔ تشریح العلوم (بیاض)

۱۵ محرم ۱۴۰۰ھ (۵ دسمبر ۱۹۷۹ء)، صفحات: ۳۶۷

Marfat.com

۱۳۳

۵۔ تفریح المورخین (بیاض)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ (۱۰ جون ۱۹۶۹ء)، صفحات: ۱۱۶

۱۳۴

۶۔ توضیح العلوم (بیاض)

۴ شوال ۱۳۹۷ھ (۱۷ ستمبر ۱۹۷۷ء)، صفحات: ۴۶۲

۱۳۵

۷۔ خزینۂ شرافت (بیاض)

صفحات: ۴۴۸

۱۳۶

۸۔ خزینۃ العلوم (بیاض)

یکم رجب ۱۳۹۱ھ (۲۲ اگست ۱۹۷۱ء)، صفحات: ۴۸۶

۱۳۷

۹۔ خواب ہائے شرافت (اردو)

۱۳۴۵ھ (۲۷-۱۹۲۶ء)، ابتدائے عمر کی خوابیں لکھی ہیں۔

۱۳۸

۱۰۔ درّۃ البیضا (بیاض)

۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ (۲۶ جون ۱۹۷۲ء)، صفحات: ۲۲۵

۱۳۹

۱۱۔ دستور الاخوان (ورتن بھانجی)

صفحات: ۱۷۴

۱۴۰

۱۲۔ دستور شرافت (بیاض)

۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ (۱۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء)، صفحات: ۱۶۴

۱۴۱

۱۳۔ رؤیائے صالحہ (اردو)

تصنیف ۱۳۸۴ھ (۶۵-۱۹۶۴ء)، صفحات: ۲۸

اس میں اُن خوابوں کو جمع کیا ہے جو سید شرافت نوشاہی کے والد اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفیٰ نوشاہی، المتوفی ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء کے متعلق لوگوں نے ان کی وفات کے بعد دیکھیں۔

Marfat.com

۱۴۔ سفینۂ شرافت (بیاض) ۱۴۲

۲۹ صفر ۱۳۶۸ھ (۳۰ دسمبر ۱۹۴۸ء)، صفحات: ۴۴۸

۱۵۔ فروغِ انجمن (اردو) ۱۴۳

۲۷ صفر ۱۳۵۸ھ (۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء)، صفحات: ۱۴۴

اس میں انجمن خاندان نوشاہیہ کے انعقاد کا ذکر ہے۔

۱۶۔ فوائد شرافت (بیاض) ۱۴۴

محرم ۱۳۸۸ھ (اپریل ۱۹۶۸ء)، صفحات: ۲۰۰

۱۵۔ فوائد متفرقہ (بیاض) ۱۴۵

۱۳۴۵ھ (۲۷-۱۹۲۶ء)

۱۷۔ گنجینۂ شرافت (بیاض) ۱۴۶

۵ ذیقعد ۱۳۸۵ھ (۲۵ فروری ۱۹۶۶ء)، صفحات: ۶۸۲

۱۸۔ مبشراتِ شرافت (اردو) ۱۴۷

۱۳۷۳ھ (۵۴-۱۹۵۳ء)، صفحات: ۲۴

یہ اپنے مرید شاہد رضا کے متعلق خوابیں جمع کی ہیں۔

۱۹۔ مخزنِ نوشاہی (بیاض) ۱۴۸

۸ صفر ۱۳۹۲ھ (۲۴ مارچ ۱۹۷۲ء)، صفحات: ۱۳۰

۲۰۔ مقاصد شرافت (بیاض) ۱۴۹

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ (۱۲ مارچ ۱۹۸۰ء)، صفحات: ۲۵۴

۲۱۔ مواہب العلوم (بیاض) ۱۵۰

۱۶ رجب ۱۳۹۵ھ (۲۵ جولائی ۱۹۷۵ء)، صفحات: ۵۱۲

۲۲۔ یادگارِ شرافت (بیاض) ۱۵۱

Marfat.com

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ (۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء)، صفحات: ۱۵۰

نوٹ

متفرقات کے تحت صاحبِ سوانح کی سترہ مختلف بیاضوں کی فہرست درج کی گئی ہے۔ لفظ بیاض عموماً شعری مجموعوں کے لیے مستعمل ہے لیکن صاحبِ سوانح کی بیاضوں کے مطالعہ سے قرونِ اولیٰ کے فنانی الکتاب حضرات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے جن کی بیاضیں صرف یادداشتوں کے مجموعے ہی نہیں بلکہ مستقل تصانیف کی حیثیت رکھتی ہیں۔ واقعی یہ بیاضیں محققین کے لیے بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

Marfat.com

﴿ مرتّباتِ شرافت ﴾

نوٹ: مرتّباتِ شرافت میں دیگر مصنفین کی تصانیف کی فہرست دی جا رہی ہے۔ مولانا شرافت نے ان کو صرف مرتّب، مدوّن اور مبوّب کیا ہے۔ ان میں بجز انشائے نور اللہ اور گنج الاسرار، باقی سب مرتّبات کے نام صاحب سوانح مولانا شرافت کے تجویز کردہ ہیں۔

علوم القرآن
(۱)

۱۵۲

۱۔ تبیان القرآن (فارسی)

ازمولانا سید حافظ قل احمد نوشاہِ ثانیؒ (م: ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۱۴ رجب ۱۳۷۳ھ (۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء)، صفحات: ۳۰

اس میں سور قرآن کے کلمات، حروف وغیرہ و قواعد متعلقہ تجوید تحریر ہیں۔

۱۵۳

۲۔ تفسیر نوشاہی (اردو)

از سیّد غلام مصطفیٰ نوشاہی

ترتیب: ۲۴ شوال ۱۳۹۳ھ (۱۹ نومبر ۱۹۷۳ء)، صفحات: ۲۲۲

سورۂ مزمل کی تفسیر ہے۔

۱۵۴

۳۔ ختمات القرآن (اردو)

ازمولانا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی (م: ۱۳۸۱ھ)

ترتیب: ۸ رجب ۱۳۸۱ھ (۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۳۲

۱۵۵

۴۔ صد ختم کلام اللہ (اردو)

ازمولانا سید بشیر احمد بشارت نوشاہی

ترتیب: ۱۴ رجب ۱۳۸۱ھ (۲۲ دسمبر ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۳۲

Marfat.com

مصنف نے سو بار ختم قرآن مجید پڑھ کر جن کو ایصال ثواب کیا تھا، ان کے اسماء ہیں۔

۵۔ فالنامۂ قرآنی (فارسی) 156

از سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی (م: ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء)

ترتیب: ۳ رمضان ۱۳۶۰ھ (۲۴ ستمبر ۱۹۴۱ء)، صفحات: ۸

اخلاق

(۲)

۱۔ مواعظ نوشہ پیر المعروف نوشہ پیر دیاں سمجھاونیاں (پنجابی نثر) 157

از حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ (م: ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء)، تصنیف عہد اکبری ۹۹۰ھ (۱۵۸۲ء)

ترتیب: ۱۵ محرم ۱۳۸۸ھ (۱۳ اپریل ۱۹۶۸ء)، صفحات: ۳۴

حضرت نوشہؒ کے چار وعظوں کا مجموعہ ہے۔ بعد میں ایک اور وعظ بھی دریافت ہوا۔

طبع اوّل: ناشر: مولوی محمد لطیف زار نوشاہی، لاہور، ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، ۵۶ صفحات، اس میں چار وعظ ہیں۔ مرتب نے حاشیے میں مشکل پنجابی الفاظ کی اردو فرہنگ بھی دی ہے۔ اس کے ابتدا میں پروفیسر قریشی احمد حسین قلعہ داری، پروفیسر تجمل حسین اور مولوی محمد لطیف زار کے مقدّمے ہیں۔

طبع دیگر: مشمولہ ''آکھے نوشہ قادری'' تالیف عصمت اللہ زاہد، لاہور، ۱۹۷۸ء

طبع دیگر: گنج شریف پنجابی، ۱۹۸۰ء کے ساتھ، دیکھیے: گنج شریف پنجابی

مواعظ نوشہ پیر اب پنجاب یونیورسٹی، لاہور کی طرف سے ایم اے پنجابی کے نصاب میں شامل ہے۔

تصوف

(۳)

Marfat.com

۱۵۸ ۱۔ زادالتقویٰ (منظوم)

از سید غلام مصطفیٰ نوشاہی (تصنیف: ۸صفر ۱۳۵۵ھ/۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء)

ترتیب: ۸ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ (۹ نومبر ۱۹۷۸ء)، صفحات: ۱۲۶

تاریخ

(۴)

۱۵۹ ۱۔ تاریخ نامہ قلعۂ رُہتاس (فارسی)

مصنف نامعلوم، عہد عالمگیری کا ایک مخطوطہ

ترتیب: ۱۳۹۰ھ (۱۹۷۰ء)،

اشاعت: ماہنامہ المعارف، لاہور، جلد ۳، شمارہ ۲، ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ/ فروری ۱۹۷۰ء،

صفحات: ۳۱-۳۹

۱۶۰ ۲۔ عیون التواریخ (تاریخی ہجری نام ہے)

از اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی (م: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء)

ترتیب: ۱۳۸۴ھ (۶۵-۱۹۶۴ء)، صفحات: ۱۰۰۰ سے زائد ہیں۔

پانچ جلدیں ہیں۔ فارسی، اردو، پنجابی قطعات تاریخ پر مشتمل ہے۔

تذکرہ

۱۶۱ ۱۔ اذکار الابرار حالات شیخ پیر محمد سچیار (اردو)

از حاجی نواب علی سجادہ نشین نوشہروی (م: ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء)

ترتیب: ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء)، صفحات: ۱۹۲

اس میں حضرت سچیار صاحب نوشہروی، ان کی اولاد اور خلفاء کا تذکرہ ہے۔

طبع اول: بہ اہتمام پیر فقیر اللہ شاہ مشہدی، بدوملہی، باجازت صاحبزادہ محمد اسلم،

۱۳۷۶ھ، صفحات: ۱۹۲

مطبوعہ نسخے پر سلطان نواب علی صاحب کا نام ہی بطور مصنف چھپا ہے، درحقیقت

Marfat.com

یہ کتاب نواب علی صاحب نے حضرت شرافت نوشاہیؒ سے لکھوائی تھی۔ کتاب کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنے والوں نے بوقت طباعت حضرت شرافت کا نام بطور مرتب نکال دیا، تاہم حضرت شرافت نے صنعت براعت الاستہلال ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کا دیباچہ ایسا لکھا کہ اس میں ان کا نام مع اپنے شجرۂ نسب تا حضرت نوشہ گنج بخش آ گیا ہے اور کتاب کے ناشرین اسے نہ سمجھ سکے۔ اس سلسلے میں دیکھیے: شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۳۴؛ محمد لطیف زار نے تذکرۂ حضرت پیر محمد سچیار قادری نوشاہی، لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۱۱۱۔۱۱۵ میں اذکار الابرار میں تحریف کے ثبوت فراہم کیے ہیں۔ سکندر حیات سچیاری اپنی کتاب لاڈلا سچیار، طبع لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۲۲۸ (حاشیہ) میں اعتراف کرتے ہیں کہ اذکار الابرار کا اصل مسودہ بخط حضرت شرافت نوشاہی ان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ (ع ن)

۱۶۲
۲۔ اذکار الصالحین (اردو)

از مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

ترتیب: ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ (جون - جولائی ۱۹۳۳ء)

اس میں متولیان جامع مسجد (ٹاہلی والی) شرقپور، ضلع شیخوپورہ کا تذکرہ ہے۔

۱۶۳
۳۔ انوار الصالحین (اردو)

از پیر معصوم شاہ ساکن چک سادہ، ضلع گجرات (م: ۲۹ شوال ۱۳۸۸ھ/ ۱۸ جنوری ۱۹۶۹ء)

ترتیب: ۱۳۵۲ھ (۳۴-۱۹۳۳ء)

اس میں حضرت نوشہؒ کے خلیفہ سید صالح محمد اور ان کی اولاد کا تذکرہ ہے۔

۱۶۴
۴۔ تذکرۂ سید بشارت نوشاہی (اردو)

Marfat.com

از پیرزادہ فضل میراں گوہر نوشاہی شرقپوری لاہوری

ترتیب: ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۸۱ھ (۲۱ ستمبر ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۲۰

سید بشیر احمد بشارت نوشاہی (م: ۱۳۸۱ھ) کا مختصر تذکرہ ہے۔

۱۶۵ ۵۔ تشریف الفقراء (فارسی)

از فقیر سید غلام محی الدین بخاری نوشاہی لاہوری (م: ۱۳۴۱ھ/ ۲۶-۱۹۲۵ء)

ترتیب: ۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ (۱۱ اگست ۱۹۷۰ء)، صفحات: ۲۸

اس میں قوم سراہی اور بزرگانِ سہروردیہ کے حالات، حضرت نوشہؒ کا سندھ جانا اور میاں ماجھی کو اپنے فیض سے مستفیض کرنے کا ذکر ہے۔

طبع: ''رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی''، بہ تحقیق گوہر نوشاہی مشمولہ ''تحقیقی زاویے'' (مجموعۂ مقالات) ڈاکٹر گوہر نوشاہی، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء، صفحات ۲۹۱_۳۲۱

مکتوبات

(۵)

۱۶۶ ۱۔ انشائے نور اللہ (فارسی)

از مولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی (م: ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء)

ترتیب: ۱۱ محرم ۱۳۸۷ھ (۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء)، صفحات ۳۴

یہ نسخہ شرافت صاحب نے تین خطی نسخوں کی مدد سے مرتّب کیا ہے۔ دو خطی نسخے ذخیرہ شیرانی اور ایک نسخہ ذخیرہ آذر، کتاب خانہ دانشگاہ پنجاب، لاہور کا ہے۔

تیرھویں صدی ہجری کے فارسی انشاء کا بہترین نمونہ ہے۔

۱۶۷ ۲۔ رقعاتِ نور اللہ (فارسی)

از مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہیؒ

ترتیب: ۲۹ محرم ۱۳۸۷ھ (۹ مئی ۱۹۶۷ء)

بہترین فارسی نثر ہے۔

Marfat.com

۱۶۸
۳۔ **مکتوبات نور اللہ** (فارسی)

ازمولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہیؒ

ترتیب: ۲۷ رجب ۱۳۶۰ھ (۲۰ اگست ۱۹۴۱ء)، صفحات: ۲۳

ان میں علم توحید و تصوف کا بیان ہے۔

۱۶۹
۴۔ **مکتوباتِ نوشاہی**

ازاعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی (م: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء)

ترتیب: ۱۳۸۸ھ (۱۹۶۸ء)، صفحات: ۲۵۲۴

اس میں سینکڑوں کی تعداد میں مکاتیب ہیں۔ ابھی زیرِ ترتیب ہے۔

۱۷۰
۵۔ **مکتوبات تعزیت بشارت** (اردو)

ترتیب: ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ (یکم نومبر ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۱۵۰

یہ وہ مکاتیب ہیں جو سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی (م: ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء)
کی وفات پر احباب نے اظہارِ تعزیت کے لیے بھیجے۔

۱۷۱
۶۔ **مکتوبات اعظمیہ** (اردو)

ازمولوی محمد اعظم میروالی (م: ۱۳۷۵ھ/ ۵۶-۱۹۵۵ء)

ترتیب: ۳ رجب ۱۳۹۲ھ (۱۱ اگست ۱۹۷۲ء)، صفحات: ۹۶

۱۷۲
۷۔ **مکتوبات یوسفیہ** (اردو)

ازمولوی محمد یوسف مردانوی

ترتیب: ۱۳۹۴ھ (۱۹۷۴ء)

سفرنامے
(۶)

۱۷۳
۱۔ **زینۃ الاوراق در سفرنامہ عراق** (اردو)

ازحاجی نواب علی نوشاہی سجادہ نشین نوشہرویؒ (م: ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء)

Marfat.com

آغاز سفر: ۳ دسمبر ۱۹۳۸ء (۱۰ شوال ۱۳۵۷ھ)، انجام: ۷ جنوری ۱۹۳۹ء (۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ)

ترتیب: ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ (۱۷ فروری ۱۹۵۲ء)

اس میں بغداد شریف، کربلا اور نجف کی زیارتوں کا ذکر ہے۔

شریف التواریخ، ج ۲، ص ۱۷۳۴ میں لکھا ہے "آپ [نواب علی صاحب] نے زیارات مقامات مقدسہ عراق کا سفرنامہ بطور روزنامچہ لکھا تھا۔ یہ آپ کی وفات سے کئی سال بعد مجھے ضلع لائل پور [اب فیصل آباد] کے ایک دوست سے دستیاب ہوا۔ وہ میں نے مرتب کر کے بطور رسالہ جمع کر کے اس کا نام زینۃ الاوراق در سفرنامۂ عراق رکھ دیا ہے۔" (ع ن)

نسب نامے اور شجرے

(۷)

۱۷۴ ۱۔ تلخیص جمہرۃ النسب (عربی)

ترتیب: ۱۳۸۵ھ (۶۶-۱۹۶۵ء)، صفحات: ۱۸

اس میں انسابِ قریش کو بطور گلزار بنایا ہے۔

۱۷۵ ۲۔ گلزارِ آدم (اردو)

از مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقیؒ (م: ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء)، مدفون بیگووالہ، ضلع سیالکوٹ

نسب نامے ہیں۔ [تفصیل کے لیے: شریف التواریخ، ۳/۷: ۲۶۶]

۱۷۶ ۳۔ گلزارِ فقراء (اردو)

از مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی

ترتیب: ۱۴ ذیقعد ۱۳۸۱ھ (۱۹ اپریل ۱۹۶۲ء)، صفحات: ۴۸

طریقت کے شجرے ہیں۔ [تفصیل کے لیے: شریف التواریخ، ۳/۷: ۲۶۶]

اوراد و عملیات

Marfat.com

(۸)

177
۱۔ بستان الاورادالمعروف وظائف نوشاہِ ثانیؒ

ازمولانا سید حافظ قل احمد پاک ذات نوشاہ ثانیؒ (م: ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ (۲۳ فروری ۱۹۴۷ء)، صفحات: ۱۷۴

اس میں درودِ اکبر، درود کبریت احمر، درودِ اکسیر اعظم، دعاے قدح، دعاے حزب البحر وغیرہ وظائف ہیں۔

178
۲۔ جوامع الاسرار (عربی، فارسی)

ازمولانا سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق نوشاہی (م: ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۲ء)

ترتیب: ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ (۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء)، صفحات: ۵۳

اس میں دعاے سامع الدعاء، دعاے کیمیاے سعادت اور مناجات ہاے حضرت غوثِ اعظم، تین مکتوب اور ایک دستخط درج ہے۔

179
۳۔ گنج الاسرار (اردو)

ازشیخ الاسلام حضرت نوشہ گنج بخشؒ (م: ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء)

ترتیب: ۲۴ صفر ۱۳۷۳ھ (یکم نومبر ۱۹۵۳ء)، صفحات: ۳۵

یہ رسالہ اوراد و اشغال کے متعلق ہے۔

[طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۳۸۴ھ، ۶۰ صفحہ، اس میں گنج الاسرار کا منظوم فارسی ترجمہ شمس الانوار بھی شامل ہے۔

طبع دوم: مرتبہ صوفی رانا امان اللہ خان نوشاہی قادری، فیصل آباد، ۱۹۹۸ء، ۱۸ صفحہ۔

اس مثنوی کے بارے میں بعض محققین کی راے ہے کہ یہ غلام محی الدین میرپوری کی گلزار فقرا ہے یا اس مثنوی کے بعض اشعار حضرت نوشہ گنج بخش سے منسوب مثنوی

Marfat.com

گنج الاسرار میں شامل ہیں۔ دونوں کا تقابل نتائج اخذ کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اس حوالے سے اس کی طباعت کے لیے ملاحظہ ہو:

شفیق انجم: ''مثنوی گلزار فقر: تدوین متن اور لسانی جائزہ''، دریافت، شعبۂ اردو، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد، شمارہ ۵، ۲۰۰۶ء، ص ۲۲۰-۲۵۹،

مولوی غلام محی الدین میرپوری کی اردو مثنوی گلزار فقر (تصنیف ۱۱۳۹ھ) کا لسانی جائزہ لیا گیا ہے اور اس کا دو قلمی نسخوں کی مدد سے متن تدوین کیا گیا ہے۔ ع.ن]

۱۸۰ ۴۔ مخزن الاعمال المعروف بہ عملیاتِ نوشاہ ثانیؒ

از حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہِ ثانیؒ (م: ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۲۷ رجب ۱۳۸۱ھ (۴ جنوری ۱۹۶۲ء)، صفحات: ۱۲۲

اس میں اوراد و عملیات وغیرہ درج ہیں۔

۱۸۱ ۵۔ مخزن القادریہ (معمولاتِ نوشاہیہ)

از مولوی محمد حیات نوشاہی شرقپوری

ترتیب: ربیع الاول ۱۳۵۶ھ (مئی-جون ۱۹۳۷ء)

۱۸۲ ۶۔ وظیفۂ امینیہ

از مولانا سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی (م: ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء)

ترتیب: ۱۶ شعبان ۱۳۹۱ھ (۱۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء)، صفحات: ۴۳

اس میں درود مستغاث اور ان کا ایک مکتوب وغیرہ درج ہیں۔

ادب
(۹)

۱۸۳ ۱۔ بہار عشق (پنجابی)

از سائیں خدا بخش درویش نوشاہی (م: ۱۳۴۹ھ/۳۱-۱۹۳۰ء)

ترتیب: ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ (۱۵ جون ۱۹۷۶ء)، اوراق: ۸۱

Marfat.com

سی حرفیوں، کافیوں کا مجموعہ ہے۔

۱۸۴
۲۔ جذباتِ عشق (اردو، پنجابی)

حصہ اول، ترتیب: ۱۳۷۸ھ (۵۹-۱۹۵۸ء)، تکمیل ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، صفحات: ۴۳۴

حصہ دوم، ترتیب: ۱۳۹۲ھ (۱۹۷۲ء)، صفحات: ۱۲۵

اس میں شعرائے نوشاہیہ عباسی، اختر، امین، شاہد، شاکر، خاکی وغیرہ کا منظوم پنجابی کلام در مدح حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش و خود جمع کیا ہے جو سیحرفیوں، دوہڑوں، مکاتیب اور شجروں پر مشتمل ہے۔

۱۸۵
۳۔ رشحاتِ امین (اردو، پنجابی)

از صاحبزادہ محمد امین بن میاں محمد فاضل نوشاہی نوشہروی

ترتیب: ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ (۱۲ اگست ۱۹۶۷ء)، صفحات: ۳۹۲

اس کے تین حصے ہیں: اردو، پنجابی، ہزلیات۔ منظوم کلام

۱۸۶
۴۔ رقعات غنیمت کنجاہی (فارسی)

از محمد اکرم غنیمت کنجاہی

غنیمت کے تیرہ رقعات کا یہ مجموعہ ذخیرۂ شیرانی، پنجاب یونی ورسٹی لائبریری، لاہور کی ایک قلمی بیاض نمبر ۳۹۸۲/۹۳۰ سے نقل کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

مطبوعہ: سہ ماہی صحیفہ، لاہور، شمارہ ۶۲، جنوری ۱۹۷۳ء

۱۸۷
۵۔ رموزِ عشق (پنجابی)

از سخی امام شاہ نوشاہی وزیرآبادیؒ، متوفی اوائل عہد سکھاں

ترتیب: ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ (۲۸ اگست ۱۹۲۸ء)

یہ تین سی حرفیوں کا مجموعہ ہے۔

۱۸۸
۶۔ سی حرفی ہائے نوشاہی

Marfat.com

ازمولانا غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی

ترتیب: ۲ صفر ۱۳۹۴ھ (۲۴ فروری ۱۹۷۴ء)، صفحات: ۲۷۰

اس میں مناقب، غزلیات، ریختے، دوہڑے وغیرہ لکھے ہیں

۱۸۹ ۷۔ سیلابِ عشق (پنجابی)

از چودھری عنایت اللہ المعروف شاہد رضا شرافتی لوڑ ہکوی

ترتیب: ۲۴ دسمبر ۱۹۵۴ء (۲۷ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ)، صفحات: ۸۱

اس میں سیحرفیاں ۶ (چھ) عدد، باراں ماہ، کھڈی نامہ اور شجرہ خاندان نوشاہی درج ہے۔

۱۹۰ ۸۔ شاہنامۂ نوشاہی

ازمولانا غلام مصطفیٰ نوشاہی ساہنپالوی

مشتمل بر غزلیات نوشاہی، نوشاہی نامہ، دیوانِ نوشاہی۔

۱۹۱ ۹۔ قصائد نوشاہی در محامد حضرت نوشہ گنج بخشؒ

ازسید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

ترتیب: ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ (۹ فروری ۱۹۷۹ء)، اوراق: ۲۱۶

۱۹۲ ۱۰۔ کتاب المناقب الملقب بہ مدحیاتِ حضرات نوشاہیہ

ازسید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

ترتیب: ۲ محرم ۱۳۹۹ھ (۲ دسمبر ۱۹۷۸ء)، اوراق: ۶۰۶

۱۹۳ ۱۱۔ کلیّاتِ اشرف

ازمولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منچری (م: ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء)

ترتیب: ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ (۲۸ ستمبر ۱۹۶۴ء)، صفحات: ۲۵۰

تین حصوں پر مشتمل ہے: فارسی، اردو، پنجابی۔ منظوم کلام

Marfat.com

اس میں مناقب، غزلیں، مخمس، رباعیاں، ریختے، باراں ماہ، دوہڑے وغیرہ درج ہیں۔

طبع اوّل: کلیّات اشرف (اردو کلام)، بہ اہتمام عارف نوشاہی، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی و ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۲۰۰۰ء، ۱۵۲ صفحات

۱۹۴
۱۲۔ کلیّاتِ قُل احمد

ازمولوی حکیم قُل احمد بن مولانا محمد اشرف فاروقی نوشاہی (م: ۱۲۵۱ھ/ ۳۶-۱۸۳۵ء)

تین حصے ہیں: فارسی، اردو، پنجابی۔ منظوم کلام

ترتیب: ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ھ (۳۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء)، صفحات: ۱۱۴

۱۹۵
۱۳۔ گلشن نوشاہی (منظوم)

از سید غلام مصطفیٰ نوشاہیؒ

ترتیب: ۱۰ محرم ۱۳۹۹ھ (۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء)، اوراق: ۸۳

۱۹۶
۱۴۔ انتخاب گنج شریف حصہ اردو موسوم بہ کلیّات نوشہ

از شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ (م: ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء)

ترتیب: ۱۲ شوال ۱۳۸۸ھ (یکم جنوری ۱۹۶۹ء)، صفحات: ۴۷۶

اس میں آپ کے چھہتر رسائل بترتیب حروف تہجی جمع کیے ہیں۔ اشعار کی کل تعداد دو ہزار چار سو چار ہے۔ چھبیس اوزان استعمال ہوئے ہیں۔

طبع اول: دارالمورخین، لاہور، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، ۳۵۲ صفحات، اس طبع میں ڈاکٹر سید عبداللہ، محمد اقبال مجددی، قاضی عبدالنبی کوکب، پروفیسر قریشی احمد حسین قلعہ داری اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی تقاریظ ہیں۔ مرتّب نے آخر میں فرہنگ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

۱۹۷
۱۵۔ گنج شریف حصہ پنجابی موسوم کلیّاتِ نوشہ مع مقدمہ ضخیم

از شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش صاحب قادری (م: ۱۰۶۴ھ/۱۶۵۴ء)

ترتیب: ۱۳۸۹ھ (۱۹۶۹ء)، اس کلیات میں ایک سو چھبیس رسالے بترتیب حروف

Marfat.com

تہجی جمع کیے ہیں۔ اشعار کی کل تعداد تین ہزار نو سو سترہ ہے۔

طبع اول: گنج شریف پنجابی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء، ۶۲۴ صفحات، مرتب کے مفصل مقدمہ کے علاوہ عارف نوشاہی کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ صفحات ۶۱۶ تا ۶۲۴ حضرت نوشاہ گنج بخش کے پانچ وعظ (پنجابی نثر) اور ایک نصیحت نامہ (پنجابی نثر) طبع ہوا ہے۔

لُغت

(۱۰)

۱۹۸ ۱۔ لغاتِ نوشاہی (فارسی)

از مولانا سید حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی ؒ (م: ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ (۱۷ جولائی ۱۹۶۸ء)، صفحات: ۱۵۹

یہ مختلف قلمی کتابوں، بوستان، جامع المعجزات، تحفہ رسولیہ، منیۃ المصلی وغیرہ کے حواشی پر یا بین السطور میں نوشاہِ ثانی ؒ نے اپنے قلم سے مشکل الفاظ کے جو ترجمے لکھے تھے وہ مولانا شرافت نے بہ ترتیب حروفِ تہجی جمع کر کے اسے لغت کی شکل دی ہے۔

طِبّ

(۱۱)

۱۹۹ ۱۔ مجرّباتِ محمد شاہی

از مولانا سید حکیم حافظ محمد شاہ نوشاہی ؒ (م: ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ/ ۱۲۷ کتوبر ۱۹۱۸ء)

ترتیب: یکم رجب ۱۳۷۸ھ (۱۰ جنوری ۱۹۶۸ء)، صفحات: ۲۴

۲۰۰ ۲۔ مصباح العلاج (مجرّباتِ نوشاہِ ثانی)

از مولانا حکیم حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی ؒ (م: ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۲۷ صفر ۱۳۸۸ھ (۲۵ مئی ۱۹۶۸ء)، صفحات: ۴۲

Marfat.com

۲۰۱
۳۔ مفتاح العلاج (مجرّباتِ شاہ الٰہی بخشؒ)

ازمولانا سید حکیم حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہیؒ (م: ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء)

ترتیب: ۱۵ صفر ۱۳۷۸ھ (۳۰ اگست ۱۹۵۸ء)، صفحات: ۴۴

ان تینوں کتابوں میں مجرب طبی نسخے درج ہیں۔

بیاضیں، روزنامچے
(۱۲)

۲۰۲
۱۔ ترویح القلوب (فارسی)

ازمولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہیؒ (م: ۱۱۷۳ھ/۱۷۶۰ء)

ترتیب: ۷ اربیع الثانی ۱۳۶۰ھ (۱۴ مئی ۱۹۴۱ء)، صفحات: ۱۹۸

اس میں مختلف علوم، حدیث، تصوف، تاریخ، لغت وغیرہ اور مناقب حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ومشائخ نوشاہیہ وغیرہ درج ہیں۔

۲۰۳
۲۔ ثمرات الافکار (فارسی)

ازمولانا سید حافظ قُل احمد پاکذات نوشاہ ثانیؒ (م: ۱۲۸۶ھ/۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۱۱ صفر ۱۳۷۸ھ (۲۶ اگست ۱۹۵۸ء)، صفحات: ۷۸

اس میں حدیث، تصوف، تاریخ اور ادب وغیرہ کے مضامین ہیں۔

۲۰۴
۳۔ حقائق الآثار (فارسی)

ازمولانا سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہیؒ (م: ۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ء)

ترتیب: ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۳ھ (۱۹ فروری ۱۹۵۴ء)، صفحات: ۱۴

اس میں دعائیں، مکتوب اور دستخط وغیرہ درج ہیں۔

۲۰۵
۴۔ حقائق نوریہ (یعنی حقائق نور اللہ) (فارسی)

ازمولانا سیّد حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی، مفتی رسول نگر (م: ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۴ء)

Marfat.com

ترتیب: ۱۵ شعبان ۱۳۶۰ھ (۷ ستمبر ۱۹۴۱ء)، صفحات: ۸۰

اس میں فقہ، تصوف، عرفان اور طب وغیرہ پر مشتمل مضامین ہیں۔

۵۔ روزنامچہ محمد شاہی ۲۰۶

از سید حافظ محمد شاہ نوشاہی (م: ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء)

ترتیب: ۱۳۷۴ھ (۵۵-۱۹۵۴ء)، یہ سترہ سالہ روزنامچہ ہے۔

۶۔ روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ (فارسی) ۲۰۷

ازمولانا سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہیؒ (م: ۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۶ء)

ترتیب: ۱۴ محرم ۱۳۷۸ھ (۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء)، صفحات ۲۰۶

اس میں علومِ حدیث، فقہ، تصوف، تاریخ اور ادب وغیرہ درج ہیں۔

۷۔ کتاب الفوائد ۲۰۸

ازمولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہیؒ (م: ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء)

ترتیب: یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ (۱۲ نومبر ۱۹۵۸ء)، صفحات: ۳۵۶

اس میں متفرق علوم، تصوف، تاریخ، ادب اور رسائل مختلفہ شامل ہیں۔

۸۔ کشکول نوشاہی (فارسی) ۲۰۹

ازفقیر سید غلام محی الدین نوشاہی لاہوری

ترتیب: ۲۱ ربیع الاوّل ۱۳۸۹ھ (۶ جون ۱۹۶۹ء)

مشتمل بر واقعات سلسلۂ بزرگانِ نوشاہیہ۔

۹۔ لطائف گل شاہی (فارسی، اردو) ۲۱۰

ازمولانا سید گُل محمد بن شاہ عصمت اللہ نوشاہیؒ (م: ۱۱۷۴ھ/ ۶۱-۱۷۶۰ء)

تصنیف: حدود ۱۱۳۰ھ تا ۱۱۷۴ھ (۱۷۱۷ء تا ۱۷۶۱ء)

ترتیب: ۱۳۶۸ھ (۱۹۴۹ء)، صفحات: ۴۲۱

Marfat.com

اس میں فقہ، تصوف، تاریخ، ادب، طب، عملیات اور نجوم وغیرہ مختلف علوم درج ہیں۔

۲۱۱
۱۰۔ وسائط العلوم (فارسی)

ازمولانا سیّد حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانیؒ (م: ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء)

ترتیب: ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ (۲۳ اگست ۱۹۶۱ء)، صفحات: ۱۷۴

اس میں اکثر علوم، حدیث، تصوف، اوراد، لغت اور تاریخ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔

فہارس

(۱۳)

۲۱۲
۱۰۔ فہرست کتب خانہ اعظمیہ (اردو)

ازمولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی (م: ۱۳۷۵ھ/ ۵۶-۱۹۵۵ء) مدفون میر دوال، تحصیل فیروزوالہ، ضلع شیخوپورہ

ترتیب: ۱۳۸۸ھ (۱۹۶۸ء)

آج کل یہ کتب خانہ مولوی مظفر حسین ولد مولوی اقبال حسین ولد مولانا محمد اعظم مرحوم کے پاس ہے۔

Marfat.com

تراجم

۱۔ اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن (اردو) ۲۱۳

۱۳۸۷ھ (۱۹۶۷ء)، صفحات: ۳۰

یہ حضرت امام حافظ جلال الدین سیوطی کے رسالہ اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں حضرت امام حسن بصریؒ کی حضرت علی المرتضیٰؓ سے ملاقات اور سماع حدیث ثابت کیا ہے۔ دیباچہ میں مترجم نے اس سلسلہ کے دیگر حوالے بھی جمع کر دیے ہیں۔

۲۔ جمہرۃ النسب کا اردو ترجمہ ۲۱۴

بنی ہاشم اور علویوں کے بعض انساب کا ترجمہ کیا ہے پوری کتاب کا ترجمہ نہیں ہے۔

۳۔ جواہرات (اردو ترجمہ کلمات طیبات) ۲۱۵

حضرت نوشہ عالیجاہؒ کے ہزار ارشادات کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

۴۔ جواہر مکنون (اردو) ۲۱۶

چہار بہار کے خاتمہ سے حضرت نوشہ صاحبؒ کے ایک سو ارشادات سیّد شرافت نوشاہی نے ترجمہ کیے تھے۔

طبع اول: پیر معصوم شاہ نوری کتب خانہ لاہور نے رؤف احمد نوشاہی کے نام سے شائع کر دیے ہیں۔

۵۔ خزائن الاسرار (اردو ترجمہ چہار بہار) ۲۱۷

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ (۱۲ اگست ۱۹۵۶ء)، صفحات: ۱۵۴

حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے ملفوظات، کتاب چہار بہار (فارسی) جمع کردہ شیخ محمد ہاشم تھرپالوی کا اردو ترجمہ۔

Marfat.com

طبع اوّل: چہار بہار با ترجمۂ اردو موسوم بہ خزائن الاسرار، بہ اہتمام عارف نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد و ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ/ستمبر ۱۹۸۴ء، اس ایڈیشن میں پہلے فارسی متن (چہار بہار) ہے، اس کے بعد اردو ترجمہ (خزائن الاسرار) ہے۔
صفحات: ۳۲+۱۴۶ (فارسی حصہ)؛ ۶۰+۱۷۷ (اردو حصہ)، مترجم کے خود نوشت نسخہ کی عکسی اشاعت۔

۶۔ شمس الانوار (منظوم فارسی ترجمہ گنج الاسرار) ۲۱۸

۶ ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ (۱۲ دسمبر ۱۹۵۳ء)، صفحات: ۱۵

یہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے رسالہ گنج الاسرار کا ترجمہ ہے۔

طبع اول: انجمن سادات نوشاہیہ، ساہن پال شریف، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء، گنج الاسرار کے ساتھ، ص ۴۴ تا ۵۲

۷۔ فیضان الٰہی (اردو ترجمہ تذکرہ نوشاہی) ۲۱۹

مصنف: محمد حیات نوشاہی

تاریخ ترجمہ: ۷ ذیقعد ۱۳۵۲ھ (۲۱ فروری ۱۹۳۴ء)، صفحات: ۴۸۰

۸۔ مرقاۃ الضروریہ ترجمۂ مرأۃ الغفوریہ (اردو) ۲۲۰

مصنف: امام بخش بن خواجہ نور اللہ لاہوری، بسال ۱۱۹۰ھ

تاریخ ترجمہ: ۵ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ (۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء)، صفحات: ۱۲۴

Marfat.com

مطبوعہ مقالات

۱۔ پنجاب میں اردو غزل کی تاسیس (حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ کا اردو کلام) ۲۲۱

ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ، شعبان ۱۳۸۹ھ/نومبر ۱۹۶۹ء، جلد ۱۰۴، شمارہ ۵

۲۔ حیات حضرت حاجی محمد نوشہؒ کے مآخذ ۲۲۲

ماہنامہ المعارف، لاہور، جلد ۳، شمارہ ۵، صفر ۱۳۹۰ھ/ مئی ۱۹۷۰ء، صفحات: ۳۲-۴۶

۳۔ معارف تصوف: حضرت نوشہ گنج بخشؒ کا فارسی کلام ۲۲۳

ترتیب: ۱۷ رجب ۱۳۷۲ھ (۲ اپریل ۱۹۵۳ء)، صفحات: ۷

مجلّہ بصائر کراچی، شمارہ اپریل تا اکتوبر ۱۹۷۰ء،

۴۔ مولانا غنیمت کنجاہی کے کچھ مزید حالات (اردو) ۲۲۴

سہ ماہی العلم، کراچی، اپریل تا جون ۱۹۷۳ء، ص ۲۴ تا ۳۶

۵۔ تبرکات شریفہ درگاہ اوچ شریف ۲۲۵

المعارف، لاہور، جلد ۳، شمارہ ۶، ربیع الاول ۱۳۹۰ھ/ جون ۱۹۷۰ء، صفحات: ۴۴-۴۷

۶۔ امیر ملّت سے ایک ملاقات ۲۲۶

مشمولہ خیابان امیر ملّت، مرتبہ محمد صادق قصوری، مرکز مجلس امیر ملّت، برج کلاں، ضلع قصور، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، ص ۳۳-۳۸ و ۴۶

حضرت شرافت نوشاہیؒ نے ۴ صفر ۱۳۶۹ھ/ ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو نقشبندیہ سلسلہ کے ایک بزرگ پیر سید جماعت علی شاہ (م ۱۳۷۰ھ/۱۹۷۰ء) سے علی پور سیداں جاکر

Marfat.com

مختصر ملاقات کی تھی، اس ملاقات کی روداد ہے۔

۲۲۷

۷۔ محمد اکرم غنیمت کنجاہی

اورینٹل کالج میگزین، لاہور، ج ۵۸، ش ۴ و ج ۵۹ ش ۱، ۱۹۸۴ء، صفحات ۱۴۳۔۱۹۰

یہ شریف التواریخ، ج ۳، ح ۲ میں مذکور غنیمت کے حالات کی نقل ہے۔

۲۲۸

۸۔ زیارت پاک پتن شریف

السدید، لاہور، جلد ۴، شمارہ ۱۲، فروری۔اپریل ۲۰۰۴ء، صفحات ۵۴۔۶۱

حضرت شرافت نے ۹ مئی ۱۹۸۲ء کو پاک پتن شریف میں جو مقابر دیکھے ان کی تفصیل دی ہے اور کتبات درج کیے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شرافتؒ کے ملفوظات کے مجموعے

حضرت شرافت نوشاہیؒ کی مجالس میں حاضر ہو کر، ان کے گفت گو (ملفوظات) اور مجالس کی دیگر روداد پر مشتمل دو مجموعے قلم بند اور مرتّب ہوئے ہیں۔

۱۔ مقاماتِ شرافت یعنی سخنان و ملفوظات و مقامات مولانا سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی مدّ ظلہ العالی جمعہ و الفہ محمد اقبال مجدّدی لاہوری، ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ عیسوی/ ۲۱ محرم ۱۳۹۱ ہجری [قمری]/ ۶ پھاگن ۱۳۷۸ [ہجری] فصلی/ ۷ پھاگن ۲۰۲۶ بکرمی۔

اس میں مجالس کا سلسلہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء سے شروع ہوتا ہے اور تسلسل کے بغیر، وقفوں اور انقطاع کے ساتھ ۲۷ جولائی ۱۹۷۵ء تک جاری رہتا ہے۔ صاحبِ مجالس اس سے سات سال بعد تک زندہ رہے۔ زیادہ تر مجالس لاہور کی ہیں سوائے چند ایک کے جو ساہن پال میں منعقد ہوئیں۔ لاہور کی بیشتر مجالس ۵۵ ریلوے روڈ پر واقع حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر منعقد ہوئیں، جہاں خود حکیم صاحب اور دیگر اہل علم بھی شریکِ گفتگو ہوتے۔ جامع مجالس نے ضمنی طور پر شریک مجلس احباب کی گفتگو اور سوالات وغیرہ بھی کتاب میں داخل کیے ہیں۔ مرتّب کو اس دوران اپنے نام صاحبِ مجالس کے جو خطوط بذریعہ ڈاک ملتے رہے ان کی نقول بھی متعلقہ تاریخوں میں درج کی ہیں۔

اس مجموعے کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں بعض مقامات پر جامع نے کچھ تحریریں اور اشعار بخط حضرت شرافتؒ نقل کروائی ہیں۔ جیسے ۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء، ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء اور ۲ فروری ۱۹۷۳ء کی مجالس میں چند عبارتیں اور اشعار۔

یہ ملفوظات مکمّل طور پر علمی اور کتابی مسائل پر مبنی ہیں۔ چونکہ جامع ملفوظات خود تحقیقی ذوق رکھتے ہیں اس لیے ان کے اپنے سوالات اور رجحانات اور توجہ انہی مسائل پر رہی۔ اس مجموعے سے حضرت شرافت کے استحضارِ علم اور شخصیت کی دیگر خوبیوں کی ایک جھلک ملتی ہے۔ مثلاً

Marfat.com

مرتّب کی یہ تحریر:

'' آج راقم نے مولانا [شرافت نوشاہی] کی موجودگی و راہنمائی میں یہ مقالہ لکھا۔ حیرت واستعجاب کے کئی واقعات گذشتہ صفحات کی نذر ہو چکے ہیں لیکن آج کا واقعہ بھی نہایت عجیب ہے کہ مؤلف [شرافت نوشاہی] نے تمام رجال کے سنین ، ولادت و وفیات زبانی املاء کروا دیے۔ راقم نے بعد میں اصل اور محولہ کتب سے موازنہ کیا تو کوئی سن غلط نہیں تھا۔'' (۳ فروری ۱۹۷۳ء)

'' مولانا [شرافت نوشاہی] نے کہا کہ مجھے کبھی کتابوں کا بوجھ محسوس نہیں ہوا۔ میں مَنوں کتابیں اٹھائے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں ریتلے علاقوں کی سرزمین میں سفر کرتا چلا جاتا ہوں لیکن کبھی تھکان محسوس نہیں ہوئی۔'' (۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء)

آیندہ صفحات میں یہ رسالہ مجالسِ شرافت نوشاہی کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے۔

۲۔ ضیاء الطالبین الملقب بہ سخنانِ شرافت المعروف بہ ملفوظات شرافت جامع نعیم اختر قمر مجدّدی ابن صوفی محمد طفیل نقشبندی ، ساکن سرمیدانی ، ضلع شیخوپورہ ، یکم محرم الحرام ۱۳۹۳ھ/ ۵ فروری ۱۹۷۳ء۔

• اس میں پہلی مجلس بتاریخ ۸ محرم ۱۳۹۲ھ/ ۲۴ فروری ۱۹۷۲ء بمقام ڈھل ، متصل پھالیہ کا اندراج ہوا ہے۔ اس میں ملفوظ ۱ (ایک) تا ملفوظ ۲۲ (بائیس) درج ہوئے ہیں۔ دوسری مجلس بلا تاریخ ہے۔ اس میں ملفوظ ۲۳ (تئیس) تا ۳۵ (پینتیس) نمبر ڈالے گئے ہیں۔ اس کے بعد بغیر نمبر کے ملفوظات درج ہوئے ہیں۔ آگے چل کر ۱۲ محرم ۱۳۹۲ھ/ ۲۸ فروری ۱۹۷۲ء کی تاریخ کو عنوان قرار دیا ہے اور اس کے ذیل میں متعدد ملفوظات ہیں۔ اس کے بعد ایک اندرونی شہادت سے پتا چلتا ہے کہ اس میں ۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ/ ۲۰ اپریل ۱۹۷۲ء تک کے ملفوظات ضرور ہیں۔ بعض مجالس ساہن پال شریف کی ہیں۔ یہ مسودہ کل ۱۸۸ (ایک سو اٹھاسی) صفحات کا ہے۔ مرتّب نے کہیں کہیں توضیحی حاشیے بھی دیے ہیں۔ بعض مقامات پر توضیحی حاشیوں کی جگہ خالی چھوڑ دی ہے۔ ان مجالس میں جو ملفوظات بیان ہوئے ہیں ان میں ہر طرح کے مضامین ملتے ہیں۔ فقہ، تصوف ، ادب ، اخلاق ، خاندانِ نوشاہیہ ، ذاتی واقعات اور بعض معاصرین کے بارے میں آراء۔

Marfat.com

ضیاء الطالبین کی ترتیب کا دور بھی وہی ہے جو مجالس شرافت نوشاہی مرتبہ محمد اقبال مجدّدی کا ہے۔ مجالس شرافت نوشاہی میں مجلس ۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء کا کچھ حصہ قمر مجدّدی صاحب کے مرتبہ ملفوظاتِ شرافت کے بارے میں بدین الفاظ ہے: ''مولانا [شرافت نوشاہی] کے ایک عقیدت مند نے مجھ سے پوچھا کہ میں بھی مولانا شرافت کے ملفوظات جمع کر رہا ہوں، تُم بتاؤ میں اس مجموعہ کا نام کیا رکھوں؟ راقم نے کہا کہ ''سخنانِ شرافت'' بہتر نام ہے۔ لیکن یہ مُصر تھا کہ مَیں اس کا نام بھی قدیم روش کے مطابق رکھنا چاہتا ہوں۔ اصل یہ ہے کہ یہ جامع نعیم اختر قمر نہ تو قدیم ملفوظات کی روش سے واقف ہیں۔ اور نہ ہی انھیں جدید تقاضوں کا علم ہے''۔

دونوں مجموعوں میں میری نظر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مجالس شرافت نوشاہی کے مرتّب علمی جستجو کا مادّہ رکھتے ہیں اور کرید کرید کر حضرت شرافت سے علمی باتیں پوچھتے تھے۔ جن باتوں سے اختلاف ہوتا تھا ان پر مزید بحث کر کے قلمبند کرتے ہیں۔ جب کہ ضیاء الطالبین کے مرتّب اُس پائے کی علمی جستجو نہیں رکھتے اور حضرت شرافت کی مجالس میں محض ایک عقیدت مند کے طور پر حاضر رہے اور کسی بات سے اختلاف نہیں کیا اور جو کچھ جیسے سُنا، لکھ لیا۔

Marfat.com

مجالس شرافت نوشاہی

یعنی

ملفوظات مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی

جمع وتدوین

محمد اقبال مجدّدی

Marfat.com

Marfat.com

حرفِ چند

مجالسِ شرافت نوشاہی، سلسلۂ قادریہ نوشاہیہ کے جلیل القدر مصنف اور شیخ طریقت حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) کی مجالس کی روداد اور ان کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ صاحبِ مجالس کا مولد و مدفن دارالارشاد نوشاہیہ ''ساہن پال شریف''، ضلع منڈی بہاء الدین، پنجاب ہے۔ اُن کی اہم ترین تصنیف شریف التواریخ (مطبوعہ) ہے۔

ان مجالس کے جامع پروفیسر محمد اقبال مجدّدی صاحب، جو وطنِ عزیز کے نام ور محققین میں شمار ہوتے ہیں، کی یہ کاوش اگرچہ ان کے طالب علمی کے دَور کی یادگار ہے لیکن جمع و تدوین میں اُن کا منہاج اور مقصد پختہ اور علمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مختصر مجموعہ میں بالخصوص پنجاب میں علم و تہذیب کے حوالے سے کئی مفید اور ٹھوس باتیں جمع ہو گئی ہیں۔ مجالس کا یہ سلسلہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء/ ۲۱ محرم ۱۳۹۱ھ/ ۷ چیت ۱۳۷۸ فصلی/ ۷ چیت ۲۰۲۷ بکرمی سے شروع ہوتا ہے اور تسلسل کے بغیر، وقفوں اور انقطاع کے ساتھ ۲۷ جولائی ۱۹۷۵ء تک جاری رہتا ہے۔ صاحبِ مجالس اس سے سات سال بعد تک زندہ رہے۔ جامعِ مجالس نے صاحبِ مجالس پر ایک مستقل تصنیف ''احوال و آثار سیّد شرافت نوشاہی'' بھی تیار کی جو دو بار پہلے طبع ہو چکی ہے اور تیسری بار اسی تذکرہ میں شامل اشاعت ہے۔ جامع مجالس کی یہ دونوں تصانیف، حضرت شرافت نوشاہی کے سوانح نگاروں کے لیے بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جامع مجالسکے پاس حضرت شرافت نوشاہی کے متعدد خطوط بھی محفوظ ہیں۔ وہ بھی صاحب مجالس کے علمی مشاغل اور جامع مجالس کے ساتھ ان کے تعلقات پر ایک اہم مآخذ ہیں۔

Marfat.com

مجالس شرافت نوشاہی میں مطالب کی صحت کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اسے صاحبِ مجالس نے خود پڑھا ہے اور بعض مقامات پر ان کے قلم سے معلومات کی تکمیل ہوئی ہے۔ دیکھیے مسودہ کے صفحات: ۷ (تواریخ/سنین)، ۸، مجلسِ ۲ فروری ۱۹۷۳ء (شعر)، ۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء (اشعار)

مجالس شرافت نوشاہی کا یہ مسودہ، میں نے اس کی جمع و تدوین کے کوئی تیس سال بعد، پہلی بار اس وقت دیکھا جب جامع نے از راہ مہربانی اس سے عکس بنوانے کی اجازت مجھے دی۔ بعد میں جب حضرت شرافت نوشاہیؒ کا مختصر تذکرہ لکھنے اور شائع کرنے کا خیال گذرا تو فاضل جامع و مرتب سے اس کی اشاعت اجازت بھی لی اور انھوں نے خاص اس اشاعت کے لیے میری درخواست پر اس پر اگست ۲۰۰۷ء میں نظر ثانی کی اور حواشی لکھے اور اس کا پروف دیکھا۔ جس کے لیے ان کا بے حد ممنون ہوں۔

عارف نوشاہی

مجالس

۲۲ محرم ۱۳۹۱ھ/ ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء/ ۷ چیت ۲۰۲۷ بکرمی

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، ۵۵۔ ریلوے روڈ لاہور

مولانا شرافت نوشاہی آج ساڑھے گیارہ بجے حکیم صاحب کے مطب پر تشریف لائے تو حکیم صاحب نے سید پیر امانت علی شاہ چشتی نظامی مرحوم کا قطعۂ سال وصال نظم کرنے کی فرمائش کی۔ مولانا شرافت نے حسب ذیل قطعہ فی البدیہہ نظم کیا:

قطعہ تاریخ وصال

حضرت سید پیر امانت علی شاہ صاحب چشتی نظامی قدس سرہ

خطیب جامع مسجد شاہ کمال گنج، مغلپورہ، لاہور

جناب امانت علی شاہ پیر | کہ در عہد خود بود مردِ شہیر
بفقر و تصوّف فریدِ زمان | جہان گشت از نور او مُستنیر
مقالاتِ توحید کردے بیان | بعلم حقائق شدہ بے نظیر
بدانشگہ چشت اہل بہشت | کسے مثل وے نیست روشن ضمیر
سفر کرد چون از جہانِ فنا | بفردوس والا شدہ جاے گیر
شرافت ز تاریخ ترحیل گفت
امانت علی شاہ امیر کبیر
۱ ۹ ۳ ۱

مادہ ہاے تاریخ:

Marfat.com

''امانت علی شاہ سجادہ نشین'' ۱۳۹۱ھ

''امانت علی مہدی خلق'' ۱۳۹۱ھ

''امانت علی شہید عشق'' ۱۳۹۱ھ

قطعۂ دیگر

جناب پیر امانت علی وحید زمان — رفیق مجلس آن فخر انبیا آمد
چو سال رحلتِ شیخ زمان شرافت جُست — ''شہید عشق امانت علی'' ندا آمد
۱۳۹۱

مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے حسب ذیل مادّہ ہائے تاریخ تجویز کیے:

''مستِ عشق نظامی'' ۱۹۷۱ء

''فخر ملک نظامی'' ۱۹۷۱ء

دین محمد مرحوم والدِ محمد حسین عرشی متوفی بعمر ۱۱۸ سال کے لیے حکیم صاحب نے حسب ذیل مادّہ ہائے تاریخ کہے:

''مغفور ہیں'' ۱۳۹۱ھ

''پدر عرشی جنت نصیب'' ۱۳۹۱ھ

مولانا شرافت نے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاکؒ مدفون بھڑی شریف، ضلع گوجرانوالہ (متولد: ۹۹۵ھ/ ۱۵۸۷ء، متوفی: ۵ محرم ۱۱۱۵ھ/ ۲۱ مئی ۱۷۰۳ء) کے حالات، سجادہ نشینان درگاہ شیخ موصوف کی فرمائش پر لکھے جو مولانا موصوف اپنے ہمراہ ہی لے آئے ہیں۔

اس وقت حاضرین مجلس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مرزا غلام قادر (متولد ۱۹۲۰ء، وفات ۲۲ دسمبر ۲۰۰۱ء) مولانا شرافت کے سخنانِ عالیہ سننے کے لیے موجود ہیں۔

مرزا غلام قادر صاحب سے اس وقت کلیّات حضرت نوشاہؒ (اردو) مرتبہ مولانا شرافت پر گفتگو ہو رہی ہے۔ مرزا صاحب کلیّات میں سے وحدت الوجود کے اشعار پڑھ کر بہت محظوظ ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ اور مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی نعت گوئی پر حکیم صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’شیخ عبدالحقؒ نے اپنی کتاب جذب القلوب میں یثرب کا لفظ استعمال کرنے سے منع کیا ہے لیکن خود یہ لفظ استعمال کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ مولانا بریلویؒ کی نعت کی خوبی یہ ہے کہ وہ جادۂ شریعت سے متجاوز نہیں ہیں‘‘۔

مرزا غلام قادر صاحب نے مولانا شرافت صاحبِ ملفوظ کی ایک نعت پر تبصرہ کیا، کہ اس میں چند خلاف شرع امور موجود ہیں مولانا نے بغیر اصرار کے اس میں ان کی مرضی کے مطابق تبدیلی کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔

جامع ملفوظات ہذا فقیر، محمد اقبال مجدّدی کی کتاب احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری کے سالِ تصنیف کے لیے مولانا شرافت نے ایک طویل قطعۂ تاریخ لکھا(۱)۔ جس کے بعض اشعار پر حکیم صاحب کو اعتراض تھا۔ چنانچہ قطعہ دکھایا گیا۔ دوبارہ غور و خوص کے بعد اشعار درست کیے۔

عجب اتفاق ہوا کہ مولانا شرافت پہلے تشریف لے آئے اور ان کا مرسلہ خط بھی، جس میں انھوں نے اپنے لاہور آنے کی اطلاع دی تھی، ان کی تشریف آوری کے آدھ گھنٹہ بعد موصول ہوا۔ خط یہ ہے:

۷۸۶

از گوجرانوالہ

۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء

جناب محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب زادلطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں گھر سے کل گوجرانوالہ آیا ہوں۔ امید ہے کہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۱ء کو ۱۲ بجے دن ان شاء اللہ آپ کے پاس حاضر ہوں گا۔ میاں شیر محمد شرقپوریؒ والا میرا رسالہ کلمات قدسیہ، مولوی محمد سعید صاحب سے لاکر اپنے پاس موجود رکھیں۔ سب حاضرین مجلس کو سلام۔ مولانا محمد اقبال مجدّدی کو السلام علیکم۔

سید شرافت نوشاہی

مولانا شرافت نے مرزا غلام قادر صاحب سے دریافت کیا کہ شیخ محی الدین ابن

Marfat.com

العربیؒ کی قرآن کی تفسیر آپ نے کہیں دیکھی ہے؟ مرزا صاحب نے کہا کہ شیخ نے ۹۵ جلدیں تفسیر کی لکھی تھیں۔ فضل اللہ روز بہان کی عرائس البیان کے ساتھ شیخ ابن عربی کی تفسیر کا کچھ حصہ شائع ہوا تھا(۲)۔ مولانا شرافت نے کہا کہ میں نے شیخ ابن عربی کی تفسیر کا مطبوعہ نسخہ مولوی بشیر حسین مفتی گوجرانوالہ قادری نوشاہی خطیب جامع مسجد محلّہ گورستان کے پاس دیکھا تھا۔ مولانا شرافت، اپنے ہمراہ منشی لالہ گنیش داس قانونگوے پرگنہ گجرات کی قلمی کتاب مرأت القوانین (فارسی) اشاعت کے لیے لائے۔ یہ کتاب مکتوبہ مستقیم شاہ از اولاد شیخ سلیمان قادری چھینوی خلیفہ شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی متوطن بدو کے گوسائیں، علاقہ گھکھڑ، ضلع گوجرانوالہ محرّرہ پنجشنبہ ۲۸ جمادی الاول ۱۲۶۳ھ بخط جدید مولانا شرافت نوشاہی ۲ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ ۶۴ صفحات ہے۔ جامع ملفوظات احقر مجدّدی نے اس کتاب پر ایک محققانہ مقالہ لکھنے کی درخواست کی۔ (۳)

مولانا شرافت نے کہا کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے تقریباً ایک ہزار کتابیں جو تقریباً پچاس مروّجہ علوم پر ہیں، لکھی تھیں۔ اگر یہ تمام تصانیف شائع ہو جائیں تو دنیا تمام علوم سے بے نیاز ہو جائے گی۔ آج ان علوم کو سمجھنے کے لیے بھی نہایت علمی بصارت کی ضرورت ہے۔

مولانا شرافت نے اپنے پروگرام سے متعلق بتایا کہ میں مزید تین چار دن تک لاہور میں مقیم رہوں گا۔ بروز پیر پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور جا کر تذکرۂ نوشاہی مصنفہ حافظ محمد حیات نوشاہی (م: ۱۱۴۶ھ) کا قلمی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۰ھ دیکھنے کے لیے جانا ہے۔

مرزا غلام قادر صاحب اڑھائی بجے بعد دوپہر چلے گئے۔ مولوی محمد عالم مختار حق (۴) صاحب مرزا صاحب کے جانے کے بعد مولانا شرافت صاحب سے ملنے کے لیے آئے۔

حکیم صاحب نے مولانا شرافت سے شاہ مغفور القادری (متوفی ۱۳۹۰ھ) مصنفِ عباد الرحمٰن تذکرۂ مشائخ بھرجھونڈی کا سال وفات نظم کرنے کے لیے کہا۔

جامع ملفوظاتِ ہٰذا احقر محمد اقبال مجدّدی نے ملفوظات ہذا ورق ۴ تک صاحبِ ملفوظات مولانا شرافت مدظلہ کو بنظر اصلاح دکھائے۔ الحمدللہ مولانا نے تحسین فرمائی۔

جامع ملفوظات ہٰذا نے مولانا شرافت سے درخواست کی کہ فقیر "کاتبان نوشاہیہ" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھنا چاہتا ہے آپ مدد فرمائیں تو مولانا موصوف نے جواباً خاندان کے ان

Marfat.com

بزرگوں اور معاصرین کے نام گنوائے جنہوں نے کتب کتابت کی ہیں (ان میں سے بعض پیشہ ور خطاط تھے اور بعض محض کاتب):

-سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق (متوفی ۱۰۹۳ھ) فرزند اکبر حضرت نوشاہ عالیجاہ۔ان کی نوشتہ کتاب حاشیہ شریفیہ علی المتوسط مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی حضرت شرافت کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔

-سید محمد ہاشم (متوفی ۱۰۹۲ھ) فرزند اصغر حضرت نوشاہ صاحب ان کا مکتوبہ ایک مکتوب فارسی حضرت شرافت کے پاس موجود ہے۔

-حافظ جمال اللہ (متوفی ۱۱۴۲ھ) بن سید حافظ محمد برخوردار مذکور ،ان کی مکتوبہ کتابیں تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ورسالہ حق نما داراشکوہ قادری حضرت شرافت کے ہاں موجود ہیں۔

-سید محمد حیات ربانی (متوفی ۱۱۷۳ھ) بن حافظ جمال اللہ نوشاہی۔ ان کی مکتوبہ کتابیں شرح نصاب الصبیان، اسماء اربعین ومجمع اللطائف حضرت شرافت کے ذاتی کتب خانہ کی زینت ہیں۔

-سید حافظ نوراللہ (متوفی ۱۲۲۹ھ) بن سید محمد حیات۔ان کی نوشتہ کتاب دعائے حزب البحر بخط نسخ اور سفینۃ الاولیاء داراشکوہ موجود ہیں۔

-سید حافظ الٰہی بخش (متوفی ۱۲۵۳ھ) بن سید حافظ نوراللہ نوشاہی ۔ان کی نوشتہ دلائل الخیرات بخط نسخ ،درودِ مستغاث بیاض قلمی مسمّی بہ روضۃ الزکیہ فی حقایق العلمیہ (نام صاحب ملفوظات کا مجوزہ ہے) موجود ہیں۔

-سیّد حافظ قل احمد نوشاہِ ثانی (متوفی ۱۲۸۶ھ) بن سید حافظ الٰہی بخش۔ان کی مکتوبہ پانچ عدد قرآن پاک، دلائل الخیرات وغیرہ موجود ہیں۔ بخط نستعلیق قصص الانبیاء، کنز الرحمت، گلستان و بوستان سعدی تقریباً چالیس کتب قلمی۔

-سید محمد امین (متوفی ۱۳۱۰ھ) بن حافظ قل احمد نوشاہی۔درود مستغاث مترجم بخطِ نسخ ،مکتوب بخط نستعلیق بنام فرزند خود۔

Marfat.com

-سید حافظ محمد شاہ (متوفی ۱۳۳۷ھ) بن سید محمد امین نوشاہی۔ خطاط موصوف کے اپنے مکتوبات مولانا شرافت کے پاس محفوظ ہیں۔ نیز فہرست مندرجا تفسیر حسینی۔، کتاب الفوائد۔

-سید غلام مصطفیٰ (متوفی ۱۳۸۴ھ) بن سید محمد شاہ نوشاہی۔ کتاب فیض محمد شاہی بیاض متعلق بہ خاندان نوشاہیہ، تفسیر سورۂ مزمل تالیف خود۔

-صاحب ملفوظاتِ ہذا مولانا سید شرافت نوشاہی مدظلہ۔ آپ نے اپنی تمام تصانیف اور مرتبات خودنہایت خوش خط تحریر کی ہیں۔ (۵) علاوہ ازیں دیگر مصنفین کے متون بھی کتابت کیے۔

-سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت (متوفی ۱۳۸۱ھ) بن سید غلام مصطفیٰ نوشاہی۔ رسالہ احمد بیگ لاہوری، تحائف قدسیہ، مکتوبات محمد شاہی (اپنے دادا کے مکتوبات) ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے مولانا شرافت کے پاس محفوظ ہیں۔

-سید غلام محی الدین (متوفی ۱۲۹۴ھ) بن سید عبداللہ نوشاہی۔ قصص الانبیاء۔

-سید غلام قادر (متوفی ۱۳۰۶ھ) بن عبداللہ نوشاہی۔ سکندر نامہ۔

-سید غلام احمد (متوفی ۱۳۷۳ھ) بن سید فاضل شاہ نوشاہی۔ شاگرد مولانا قمرالدین وزیرآبادی، احمد آباد گجرات کے مطبع اور اخبارات میں ملازم رہے۔ المنیر جھنگ، صرف بہائی (مطبوعہ)

-سید اقبال علی (متوفی ۱۳۲۵ھ) بن سید غلام محی الدین نوشاہی، ۔ان کے مکتوبہ وظائف۔

-سید محمد عظیم (متوفی ۱۱۸۴ھ) بن سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی۔ ان کی مکتوبہ کتاب حقائق الدقائق

-سید گل محمد (متوفی ۱۱۷۰ھ) بن سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی۔ قصیدۂ غوثیہ

-سید دوست محمد (موجود ۱۱۷۰ھ) بن سید گل محمد نوشاہی۔ سنہ مذکور میں اپنے والد کی تاریخ وفات لکھی ہے۔ بیاض سلسلۂ نوشاہیہ ان کی مکتوبہ ہے۔

-سید عمر بخش (متوفی ۱۳۱۱ھ) بن سید محمد بخش نوشاہی رسول نگری۔ کتاب مناقبات نوشاہی، آب حیاتی (پنجابی منظوم کتاب تصوف) یہ دونوں ان کی اپنی تصانیف ہیں۔

-مولانا محمد اعظم نوشاہی (متوفی ۱۳۷۵ھ) بن محمد یار میرووال۔ فرہنگ سواطع الالہام فیضی تالیف خطاطِ خود۔ مخزونہ کتب خانہ مولوی مظفر حسین نبیرۂ مصنف و خطاط۔

Marfat.com

-مولوی اقبال حسین (متوفی ۱۳۸۲ھ) بن مولانا محمد اعظم نوشاہی ساکن میر ووال، ضلع شیخوپورہ۔

رسالہ نجوم، بے مثل بشر مطبوعہ، رسالہ گیارھویں، اسم اعظم وغیرہ۔

-مولوی مظفر حسین (متولد ۱۳۴۷ھ) بن اقبال حسین ساکن میر ووال۔

-مولوی محمد یوسف (متوفی ۱۳۶۰ھ) بن مولوی کرم الٰہی ساکن مردانہ ضلع شیخوپورہ۔

-مولوی عمر عظیم (متوفی ۱۳۸۲ھ) بن محمد یوسف مردانوی۔ حسنات اعظم، کبریت احمر۔

-میاں قمر عظیم (متولد ۱۳۶۰ھ) بن عمر عظیم حال ساکن لاہور، ملازم روزنامہ آزاد لاہور۔

-منشی رحمت علی ساکن بریار ضلع شیخوپورہ۔ پرائمری سکول ماسٹر نارنگ منڈی۔ اس وقت ۱۹۷۱ء میں زندہ ہیں۔

-مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر جالندھری نوشاہی (متوفی ۱۳۵۶ھ) ان کا ذکر گرامی جالندھری نے اپنے دیوان میں کیا ہے (بقول حکیم محمد موسیٰ صاحب)۔ صاحبِ دیوان مرآت العرفان مملوکہ مولانا شرافت۔

-پیرزادہ علی اکبر (متولد ۱۳۲۷ھ) بن اثر جالندھری نوشاہی۔

ابوالکمال برق نوشاہی (متوفی ۱۰ رجب ۱۴۰۵ھ/۱۲ اپریل ۱۹۸۵ء)، اپنی تمام تصانیف۔

-سید ریاض الحسن بن صاحب ملفوظات ہٰذا (متوفی ۱۴۲۰ھ)۔ تاریخی نام ''افتخار اللہ''، سابق ملازم ہفت روزہ جہاں نما۔

-میاں غلام رسول بن جیون کشمیری نوشاہی ساکن وایاں والی ۲۷، ضلع شیخوپورہ۔ ملازم روزنامہ کوہستان، لاہور، اس وقت ۱۹۷۱ء میں زندہ ہیں۔

-حکیم غلام رسول بن حکیم سردار علی نوشاہی، ساکن ایضاً، سابق ملازم روزنامہ کوہستان، لاہور۔

-ریاست علی بن محمد حسین نمبردار وایاں والی مذکورہ۔

-غلام مصطفیٰ بن محمد عالم شرقپوری۔ سابق ملازم روزنامہ کوہستان، لاہور۔ اس وقت ۱۹۷۱ء میں زندہ ہیں۔

-میاں نیک محمد حکیم نوشاہی (متوفی ۱۹ اپریل ۱۹۷۲ء) بن میاں روشن دین شرقپوری۔

Marfat.com

-نور محمد نصرت نوشاہی بن حکیم نیک محمد شرقپوری۔ان کا مکتوبہ تذکرۃ الشیخ ،سوانح میاں نیک محمد شرقپوری۔(اس وقت ۲۰۰۷ء میں زندہ ہیں)

-خادم میران بن محمد حیات نوشاہی شرقپوری۔(اس وقت ۲۰۰۷ء میں زندہ ہیں)

-مولوی شیخ احمد فاروقی ساکن لدھے والہ ضلع گوجرانوالہ،متوفی ۱۲۴۳ھ۔

-مولوی غلام قادر شائق (متوفی ۱۲۹۹ھ) بن شیخ احمد فاروقی رسول نگری۔تین بیاضیں مملوکہ مفتی بشیر حسین نبیرۂ خطاط ساکن گوجرانوالہ۔

-مولوی نور الدین بن غلام قادر شائق رسول نگری،متوفی ۱۳۵۶ھ

-مولوی محمد دین بن غلام قادر شائق رسول نگری،متوفی ۱۳۴۹ھ

-مفتی بشیر حسین بن محمد دین فاروقی خطیب جامع گورستان گوجرانوالہ،متولد ۱۳۲۶ھ۔

-مولوی نذیر حسین بن محمد دین گوجرانوالہ،متوفی ۱۳۸۸ھ

-مولوی حکیم کرم الٰہی بن مولوی غلام نبی فاروقی ساکن بیگو والہ ضلع سیالکوٹ،متوفی ۱۳۲۱ھ

-حکیم نذیر حسین مردانوی

-صوفی اسماعیل ساکن شیخوپورہ

-صاحبزادہ سعید الظفر بن سید شرافت نوشاہی،ساکن ساندہ کلاں،لاہور

شام پونے پانچ بجے تک یہ علمی مجلس منعقد رہی۔محمد دین کلیم صاحب (۶) مولانا شرافت کی روانگی کے وقت آئے۔کل مولانا شرافت صبح دس بجے حکیم صاحب کے مطب پر تشریف لائیں گے۔

<u>۲۳ محرم ۱۳۹۱ھ/ ۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء/ ۸ چیت ۲۰۲۷ بکرمی</u>

بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر، بر مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش (متوفی ۱۰۶۴ھ) کی اردو نعت گوئی کے سلسلہ میں مولانا شرافت نے ایک مقالہ بعنوان ''چار سو سال قبل پنجاب میں اردو نظم کے آثار'' لکھا۔حکیم صاحب کی فرمائش پر پیر مغفور القادری کی تاریخ وفات کا قطعہ نظم کیا۔

Marfat.com

جناب مولانا سید انور حسین نفیس رقم مدظلہ مولانا شرافت سے ملنے کے لیے احقر محمد اقبال مجددی کے ہمراہ تشریف لائے۔ مولانا شرافت کی کہی ہوئی نعت کے جس شعر پر کل مرزا غلام قادر صاحب نے تبصرہ کیا تھا، نفیس رقم صاحب کو دکھائی گئی۔ آپ نے پسند فرمائی اور کہا کہ میرے نزدیک اس میں کوئی خاص خامی نہیں ہے۔ مولانا نفیس صاحب نے مولانا شرافت سے اپنے رسالہ ''القلم'' کا سنہ اجراء نظم کرنے کے لیے کہا۔ خود مولانا نفیس نے اس کا مادۂ تاریخ ''طغرائے القلم'' (۱۳۹۱ھ) تجویز کیا۔ آج مولانا شرافت سے اتنے قطعات بنوائے کہ ہمیں ان میں دماغی تھکن محسوس ہوئی۔ حکیم صاحب نے ازراہ تفنن طبع کہا کہ ایک مرتبہ سید عطاءاللہ شاہ بخاری مرحوم کے پاس حفیظ جالندھری گئے تو انھوں نے ان سے اتنے اشعار سنے کہ انھوں نے کہا بھائی آج ہم آپ کو ''واہ رہے ہیں''۔ مولانا نفیس پونے ایک بجے دوپہر جامع مدینہ کریم پارک لاہور چلے گئے۔

آج مولانا شرافت نے مزید خطاطین وکاتبان نوشاہیہ حسب ذیل نشاندہی فرمائی۔

-مولانا حکیم محمد اشرف (متوفی ۱۲۴۵ھ) بن مولوی اعزالدین فاروقی نوشاہی منچری، مدفون کالے والہ، ضلع گوجرانوالہ، ان کی مکتوبہ کنز الرحمت فارسی منظوم تصنیف خود، مصباح الطب فارسی، منظوم قلمی مخزونہ ماسٹر محمد نذیر بن عمرالدین فاروقی اجنکے، ضلع گوجرانوالہ۔

-قل احمد (متوفی ۱۲۵۰ھ) بن محمد اشرف فاروقی مدفون کالے والہ۔ بیاض خطی مملوکہ مولانا شرافت۔

-پیر بخش بن قل احمد ، متوفی ۱۲۹۸ھ طب احمد یاری قلمی، مخزونہ کتب خانہ ڈاکٹر محمد اقبال، گھمے [کذا: گھیئے] والہ، ضلع گوجرانوالہ۔

-مولوی عمرالدین (متوفی ۱۳۳۴ھ) بن میراں بخش فاروقی۔ کاتب کنز الرحمت (اشرف) مطبوعہ ۱۳۳۰ھ۔

-مولوی چراغ دین بن مولوی میراں بخش، ساکن اجنکے، ضلع گوجرانوالہ۔

کاتب ستہ ضروریہ (حدیث) مصنفہ مولانا محمد حسین محدث فیض پور کنار راوی لاہور، مطبوعہ

Marfat.com

-مولوی غلام احمد بن مولوی چراغ دین مدظلہ کوٹ رسول پوریاں، ضلع گوجرانوالہ

-میاں غلام علی بن میاں خوشی محمد امام مسجد، ٹھٹھہ نیک، ضلع گجرات، (متوفی ۲۷ مئی ۱۹۶۶ء)

-میاں محمد شریف ساکن میلو، ضلع گجرات مدظلہ، مرید مولانا غلام مصطفیٰ مرحوم

-مولوی حاجی محمد شریف فاروقی ساکن لدھے والہ چیمہ، ضلع گوجرانوالہ، (متوفی ۱۳۷۸ھ)

-سید عاشق علی بن سید شیر علی نوشاہی، ساکن ساہن پال، ضلع گجرات، طب فرقانی قلمی مخزونہ کتب خانہ کاتب، ساہن پال۔

-سید فرمان علی بن سید نور عالم ساکن اگرویہ، ضلع گجرات۔

-حافظ منظور حسین بن شیخ سردار شاہ سلیمانی، ساہن پال، جذب القلوب قلمی مملوکہ خطاط خود، مباہج الاعلام فی مناہج الکلام (عربی) مصنفہ سید عبدالرحمٰن بسطامی مملوکہ کاتب خود۔

آج یہ علمی محفل دوپہر سوا دو بجے حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کے مطب پر منعقد رہی۔ مولانا شرافت نے کہا کہ ہم اس وقت مزنگ لاہور اپنے کسی عزیز کے ہاں جارہے ہیں، کل ان شاء اللہ دس بجے صبح پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں آئیں گے، جامع ملفوظات ہٰذا احقر محمد اقبال مجددی نے لائبریری مذکور میں اپنے شعبۂ تاریخ سے دو بجے دوپہر تک حاضر ہونے کا وعدہ کیا اور سلام رخصت پر یہ مجلس ختم ہوگئی۔

<u>۲۴ محرم ۱۳۹۱ھ/ ۲۲ مارچ ۱۹۷۱ء/ ۹ چیت ۲۰۲۷ بکرمی</u>

بوقت صبح دس بجے، کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور

مولانا شرافت گیارہ بجے کے بعد لائبریری آئے تو آتے ہی قاضی عبدالنبی کوکب صاحب سے ملے اور محمد حیات نوشاہی کے تذکرہ نوشاہی کے دو خطی نسخے ذخیرۂ شیرانی سے نکلوائے۔ ایک نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۰ھ نمبر ۶۱۸۸ اس وقت جاذبِ توجہ ہے۔ مولانا اپنا محدب شیشہ آج گھر ہی بھول آئے، اس لیے بعض شکستہ حروف کے پڑھنے میں اس وقت خاصی دقت ہو رہی ہے۔ مولانا نے ملفوظات الٰہی شاہ قلمی نسخہ پروفیسر سراج الدین آذر مرحوم، جامع ملفوظات ہٰذا محمد اقبال

Marfat.com

مجدّ دی سے تلاش کرنے کے لیے کہا۔

بمقام فقیر خانہ، اندرون بھاٹی گیٹ لاہور۔ حاضرین سید مغیث الدین، مولانا شرافت صاحب ملفوظاتِ ہٰذا، رفیق احمد ایم اے

مولانا شرافت نے مولانا غلام قادر شائق، رسول نگری کے بیاضوں کا ذکر کیا۔ فقیر خانہ کے جدِ اعلیٰ کی بیاض خود انھوں نے اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ سید مغیث الدین صاحب نے اس کا فوٹو گراف حاصل کیا ہے۔ مصباح الطب مؤلفہ میاں محمد اشرف نوشاہی، ۱۲۵ورق، ۱۱ سطر، نستعلیق، تاریخ کتابت ۲۴ رمضان کا ایک نسخہ فقیر خانہ میں ہے۔

مولانا شرافت نوشاہی بعد دوپہر ساڑھے چار بجے لاہور سے روانہ ہو گئے۔

۱۴صفر ۱۳۹۱ھ/ ۱۰اپریل ۱۹۷۱ء

مولانا شرافت نے ایک لفافہ ارسال کیا جس میں ان کے دو مکتوب، ایک مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ اور دوسرا جامع ملفوظات احقر محمد اقبال مجدّ دی کے نام تھا۔ تیسری قابل ذکر چیز وہ مقالہ تھا جو انھوں نے احقر کی فرمائش پر شیخ عبدالرحمٰن پاک نوشاہی ساکن بھڑی، ضلع گوجرانوالہ، متوفی ۱۱۱۵ھ/۰۳ ۱۷ء، پر لکھا۔ اصلاح کے بعد اشاعت کے لیے ارسال کیا۔ یہاں مکاتیب نقل کیے جا رہے ہیں۔

(۱)

۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء

بہ مکرم و معظم جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب زاد افضالہٗ

السلام علیکم۔ ہم سفر کرتے ہوئے ملتان شریف پہنچے ہیں۔ یہاں سے ۱۱ اپریل کو سندھ چلے جانے کا خیال ہے۔

۱۔ رسالہ کلمات قدسیہ جو میاں شیر محمد شرقپوریؒ سے متعلق ہے وہ کسی کو دینا نہیں اگر میاں جمیل احمد صاحب یا مولوی محمد لطیف زار صاحب چھپوانا چاہیں تو وہ آپ کو خرچ دے دیں اور آپ خود کسی اچھے کاتب سے کتابت کرائیں اور کاغذ و چھپائی بہترین ہو اور اس کی صحت اچھی طرح کریں۔

۲۔ نعتوں والا رسالہ چھپے تو اس کا ایک پرچہ میرے لیے محفوظ رکھیں۔

Marfat.com

۳۔ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جس میں میرا مضمون تفسیر بانقط چھپنا تھا وہ چھپا ہے یا نہیں؟ (۷)

۴۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب نوشاہی بھڑی والہ کے متعلق جو مقالہ لکھا تھا وہ بھی بھیجا گیا ہے۔ یہ خود پڑھ کر تصحیح کریں اور اس کے بعد مولانا محمد اقبال مجدؔدی صاحب کو دے دیں وہ اس کو پڑھ کر جس طرح مناسب سمجھیں ترمیم و تصحیح کریں اور پھر کسی بھی اچھے رسالہ میں یہ مقالہ چھپوا دیں۔

سب حاضرین مجلس کو سلام۔

سید شرافت نوشاہی

حال وارد ملتان

اس خط کا جواب اس پتہ پر دیں تو مل سکے گا۔

سید شریف احمد شرافت نوشاہی معرفت محمد علی پنجابی جوتا فروش، متصل اڈہ ٹانگہ، مقام کھوڑا، براستہ گمبٹ، ضلع خیر پور، سندھ

مکتوب دیگر بنام جامع ملفوظات ہٰذا

(۲)

۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء

عزیز محترم مولانا محمد اقبال مجدؔدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت پاک صاحب کے متعلق مقالہ آپ کو بھیجا گیا ہے۔ اس کی تصحیح کر کے کسی رسالہ میں چھپوا دیں۔

نیز حضرت پاک صاحب کا عرس ۲۰-۲۱ مئی ۱۹۷۱ء کو ہر سال بمقام بھڑی شاہ رحمٰن، ضلع گوجرانوالہ ہوتا ہے۔ یہی مضمون ۱۸ یا ۱۹ مئی کو کسی روزنامہ میں بھی نکلوا دیں۔ یہ ضروری بات ہے اگر عرس کے دنوں میں یہ اخبار میں شائع ہو جاوے تو بہتر ہے۔

سید شرافت نوشاہی

حضوری باغ ملتان

اس کا جواب اس پتہ پر دیں:

ضلع خیر پور سندھ، براستہ گمبٹ، مقام کھوڑا، متصل اڈہ ٹانگہ، محمد علی پنجابی جوتا فروش کو مل کر سید شریف احمد شرافت نوشاہی کو ملے۔

اس سلسلے میں مولانا کا ایک اور مکتوب بھی ملا:

Marfat.com

(۳)

اللہ ورسولہٗ

قاضی احمد، ضلع نواب شاہ

۱۵ مئی ۱۹۷۱ء

عزیز محترم مولانا محمد اقبال مجدّدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ہم کراچی کا سفر کر کے واپس ضلع نواب شاہ میں آگئے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہؒ کے جو حالات آپ کو لکھ کر بھیجے تھے وہ کسی ماہنامہ میں دے دیں اور ان کا خلاصہ کر کے کسی روزنامہ میں دے دیں۔ ان کا عرس بمقام بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ ۲۱-۲۲-۲۳ مئی ۱۹۷۱ء کو ہونے والا ہے۔ جو ۸-۹-۱۰ جیٹھ ۲۰۲۷ کے مطابق ہوگا۔ چاہے ۲۱ مئی کے پرچے میں ضرور یہ مضمون نکلوادیں۔ اس میں سے خلیفوں کے اسماء کی فہرست حذف کردیں اور بھی جو مضمون نکالنا چاہیں نکال دیں۔ مشرق یا امروز یا کسی کثیرالاشاعت روزنامہ میں چھپوادیں۔

جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب کی خدمت میں السلام علیکم۔ دس بزرگوں کے چند حالات ان کے نام رجسٹری کیے تھے امید ہے کہ پہنچ گئے ہوں گے۔ بعد از تصحیح کلیم صاحب کو دے دیں۔ والسلام

سید شرافت نوشاہی عفی اللہ عنہ

<u>۱۵ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ ۸ جولائی ۱۹۷۱ء/ ۲۵ اساڑھ ۲۰۲۷ بکرمی</u>

بوقت بارہ بجے دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

راقم السطور نے مولانا شرافت سے اپنے مقالہ برائے حصول درجۂ ایم اے تاریخ بعنوان ''تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ ۱۷۰۷-۱۷۶۸ء'' کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے حسبِ ذیل دو تذکروں کے نام بتائے:

۱۔ ثواقب المناقب فارسی (تذکرہ مشائخ خاندان نوشاہیہ)، ۱۱۲۶ھ، تصنیف علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ، متوفی ۱۱۴۸ھ

۲۔ تذکرہ نوشاہی فارسی، ۱۱۴۶ھ، تصنیف مولانا محمد حیات نوشاہی، متوفی ۱۱۷۰ھ

Marfat.com

جامع ملفوظات ہٰذا نے مولانا شرافت سے اپنی زیر تالیف کتاب ''حیات حضرت مجدد کے مآخذ'' سے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا اسم گرامی ہمارے سلسلہ کی کتابوں میں نہیں آیا۔ ہاں آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصومؒ کا اسم گرامی رسالہ الاعجاز مؤلفہ مرزا احمد بیگ لاہوری، متوفی ۱۱۰۸ھ اور تذکرۂ نوشاہی مؤلفہ مولانا محمد حیات نوشاہی میں ذکر کیا گیا تھا۔

۱۶ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ ۹ جولائی ۱۹۷۱ء/ ۲۶ اساڑھ ۲۰۲۷ بکرمی

بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

حاضرین مجلس میں پیر سید بشیر مہدی گیلانی (۸) بھی شامل ہیں۔ اس وقت مولانا شرافت اپنی زیر طباعت کتاب شریف الصلوٰت علی سید الکائنات کی پروف ریڈنگ کر رہے ہیں۔

سید بشیر گیلانی صاحب کے استفسار پر مولانا شرافت نے کہا کہ میں نے اپنی کتاب حدیقۃ الانساب (۹) میں شجرۃ الانوار مؤلفہ سید اصغر علی گیلانی پوری کتاب قدرے تلخیص کے ساتھ شامل کر لی ہے۔

۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ ۱۲ جولائی ۱۹۷۱ء

اڑھائی بجے بعد دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

مولانا شرافت نے حکیم محمد موسیٰ صاحب کی فرمائش پر ان کی نئی کتاب مولانا غلام محمد ترنم امرتسری کا سال طباعت ''تذکار اہل دل'' ۱۳۹۱ھ نظم کر کے دیا۔

ثواقب المناقب اور تذکرہ نوشاہی پر تنقیدی تاثرات راقم نے اپنے مقالے ایم اے تاریخ ''تاریخ مغلیہ کے فارسی مآخذ (مقالہ برائے حصول درجہ ایم اے تاریخ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۷۲ء)'' دریافت کیے تو تسلی بخش جوابات دیئے۔

حکیم صاحب نے مولانا شرافت کی دو کتابیں اذکار نوشاہیہ اور ذکر نوشاہی (گنج الاسرار بھی بعد میں شامل کر دی گئی)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (مؤلف شہیر و شیخ طریقت معاصر)

Marfat.com

کے لیے مانگیں تو دستخط کر کے دیئے۔

مولانا شرافت کی قلمی کتاب حدیقۃ الانساب کی اشاعت کی بابت سید بشیر گیلانی صاحب کا پیغام اور کتاب ساتھ لانے کی تاکیدی اطلاع مولانا شرافت کو راقم نے دے دی۔

مولانا شرافت اور حکیم صاحب کے مابین حکیم بوعلی سینا کے حالات اور کردار کے متعلق گفتگو ہوئی تو حکیم صاحب نے کہا کہ ابن سینا بدکردار آدمی تھا۔ مولانا شرافت نے حسب ذیل شعر اس موقع پر پڑھا:

نیست در قانون حکمت ضعفِ قسمت را علاج

طشتِ فکر بو علی زینجا ز بام افتادہ است

شریف الصلوٰت اب بالکل تیار ہو کر آنے والی ہے۔ جلد ساز کے پاس اس وقت جلد بندی کے آخری مراحل طے کر رہی ہے۔

صوفی برکت علی (۱۰) کی کتابوں پر تبصرہ بھی ہوا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ میں ان کے رسائل پڑھ کر ان کے عقائد سے بدظن ہو گیا ہوں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ سماع با مزامیر ناجائز ہے۔ مولانا شرافت نے کہا کہ صوفی برکت علی کو میں نے نہیں دیکھا۔ ہاں جو آدمی ان کے قریب زیادہ بیٹھتا تھا وہ عموماً امرا کا طبقہ تھا۔ غربا کو قریب نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ ایک غریب شخص کو اپنے ہاں نہ بیٹھنے دیا۔ ایک نوشاہی فقیر جب صوفی برکت علی کے حلقہ میں آسیب کے سائے کے دفع کے لیے تعویذ لینے آیا تو اس کی تسلی نہیں کی۔ صوفی برکت علی نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ مہدی پیدا ہونے والا ہے۔ اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ یا تو وہ خود مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں یا ان کے عقائد، اہل سنت سے بالکل مختلف ہیں۔

ملفوظات کی جمع و تدوین کے سلسلہ میں کہا کہ ہمارا ایک آدمی ۴۲ سال روزنامچہ لکھتا رہا۔ لیکن وہ ہم نہیں دیکھ سکے۔ اپنے ملفوظات کے متعلق کہا کہ تم ان تمام ملفوظات کو ایک ہی تقطیع پر لکھ کر جلد کروا لینا۔ راقم نے اس حکم کی تعمیل کا وعدہ کیا۔ قدیم اولیاء کے متعلق کہا ان میں تصنع اور بناوٹ بالکل نہیں ہے۔ مولانا شرافت نے کہا کہ میں نے مولانا شیر محمد شرقپوری کو دیکھا وہ اپنی

Marfat.com

سادگی میں دیوانگی کی حد تک پہنچے ہوئے تھے۔ حکیم صاحب نے پیر علی محمد بسی والے کی بڑی تعریف کی۔ ان کی سادگی کے قصے بھی بیان کیے کہ انتہائی ذی علم ہونے کے باوجود اپنی کم علمی کا ہی اظہار فرمایا کرتے تھے۔ عام جلسوں اور جلوسوں سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا ابوالبرکات نے ان کو صدارت پر مجبور کیا۔ بڑے اصرار کے بعد مان گئے لیکن کرسی صدارت پر نہیں بیٹھے۔ مولوی سردار محمد چشتی ابدالوی نے کہا کہ کل سورۂ الفرقان کا ذکر ہو رہا تھا۔ لفظ ''خزولا'' [آیت ۲۹] پر بحث ہو رہی تھی۔ پیر علی محمد نے کہا کہ مولوی کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ ''ولولۂ عشق'' چشتی سلسلہ کے صوفیائے کرام کے ایک تذکرے کا ذکر کیا کہ اوّل میں یہ ایک منظوم شجرہ تھا جسے مولوی نور محمد چشتی ساکن مانے کے نکی والے، ضلع ساہیوال نے نظم کیا تھا۔ ان کے ایک مرید مولوی محمد عبدالحکیم نوری نے اس شجرے کی شرح لکھی اور اس میں مشمولہ رجال کے تراجم بھی لکھے۔ یہ تذکرہ پنجاب کے صوفیہ کی تاریخ کا اہم مآخذ ہے۔

۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ ۱۳ جولائی ۱۹۷۱ء

۳ بجے بعد دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

اس وقت مولانا شرافت، رائے بہادر کنہیا لال کی تاریخ لاہور میں سے الٰہی شاہ نوشاہی کے حالات اپنی شریف التواریخ جلد سوم کے لیے نقل کر رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ لاہور کی یہ تاریخ دراصل مفتی غلام سرور لاہوری کی مرتبہ ہے اور کنہیا لال کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ تاریخ لاہور کا میرا نسخہ صفحہ ۲٦۹ تا ۲۷٦ ناقص ہے۔

حکیم صاحب نے مولانا شرافت سے زیرِ طبع کتاب مولانا احمد رضا خاں کا فقہی مقام کا سالِ طباعت نظم کرنے کی فرمائش کی۔ حکیم صاحب غسل کرنے کے لیے اٹھے تو راقم نے ان کے میز کے دراز سے تذکرۂ آسی مولانا محمد عالم امرتسری مؤلفہ حکیم غلام قادر امرتسری، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۷ء دیکھا اور مولانا شرافت کو بھی دکھایا۔ کیونکہ اس کا صرف ایک ہی نسخہ رہ گیا تھا اس لیے حکیم صاحب دکھانے میں تامل کر رہے تھے۔

Marfat.com

چار بجے کے قریب مولوی محمد لطیف زار نوشاہی تشریف لائے۔ راقم نے عبدالرحمٰن پاک نوشاہی کے نام میں لقب ''پاک'' پر اعتراض کیا کہ یہ خلاف شرع ہے۔ اس کا مولانا شرافت نے جو جواب دیا اس سے راقم کی کماحقہ تشفی نہیں ہوئی۔ نقشبندیہ سلسلہ میں لقب ''قیوم'' کی بھی وضاحت کی کہ یہ بھی خلاف شرع ہے۔ امام غزالی نے اپنی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی اسماء اس کے بندوں کے لیے بھی مستعمل ہیں لیکن صرف ''قیوم'' ایک ایسا نام ہے جو انسانوں کے عادات وصفات میں نہیں آتا۔

مولانا شرافت نے بتایا کہ مجھے حال ہی میں محمد اشرف منچری کی مثنوی فارسی یوسف زلیخا قلمی ملی ہے اور ایک قلمی بیاض بیس روپے میں خریدا ہے جس میں اشرف کا بہت کلام موجود ہے۔ مولانا شرافت سوا پانچ بجے قبل شام راوی روڈ قصور پورہ کے لیے رخصت ہوئے۔

شریف الصلوٰت کی طباعت کا کل خرچ ایک سو اڑسٹھ روپے آیا۔

۲۰ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/۱۴ جولائی ۱۹۷۱ء

دو بجے دوپہر، مطب حکیم صاحب

مولانا شرافت نے کہا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سماع سنتے تھے۔ قدیم زمانے میں حدیث کی بجائے فقہ کا عام رواج تھا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ میں نے سید امیر شاہ قادری صاحب سے پوچھا کہ آپ کے علاقے کے لوگوں نے سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل کو شہید کر دیا تو مولانا امیر شاہ نے جواب دیا کہ تم وہاں پشاور آؤ میں تم کو بتاؤں گا۔ تم اگر وہاں آ کر امام بخاری کا نام لو تو وہ تمہیں مار ڈالیں گے یعنی یہاں کے لوگ حدیث کی بجائے فقہ کے مبلّغ ہیں۔ سید احمد شہید کے متبعین حدیث کے مبلّغ تھے۔ مولانا شرافت نے کہا کہ مولوی عبدالحق چشتی نظامی ہرلاں والے خالص اہل سنت والجماعت تھے۔ نہایت نازک بدن تھے۔ ساتھ ہی مولوی غلام رسول قلعوی کی اولاد سے تھے یہ لوگ مبلّغ حدیث تھے۔ ایک مراثی ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آیا، اس نے اپنے آلات سماع ونغمہ رکھ کر وضو کرنا شروع کر دیا تو مولوی عبدالحق صاحب بھی

Marfat.com

آ گئے۔ انھوں نے آلات دیکھے تو کہا کہ مسجد تو وہابی مولویوں کی ہے اگر انھوں نے یہ آلات دیکھ لیے تو تمہیں مار ڈالیں گے یہ بات سن کر وہ جانے لگا تو آپ نے کہا تم نماز پڑھ لو اور ان آلات کے استعمال کی مجھے اجازت دو۔ جب آپ نے ان آلات کو چھیڑا تو آواز پیدا ہوئی تو مولوی صاحبان باہر آئے۔ انھوں نے کہا تم مسجد میں یہ شیطان کی آواز پیدا کرتے ہو تو آپ نے کہا کہ یہ آوازِ رحمان ہے۔ مولوی صاحبان احادیث کی کتابیں لے آئے۔ بخاری کی پہلی حدیث ہی سے انھوں نے سماع کا جواز نکال لیا کہ جب آنحضرت ﷺ پر وحیٰ نازل ہوتی تھی تو اس وقت گھنٹی کی آواز آتی تھی۔ عام لوگوں کو وہ آواز گھنٹی کی آواز معلوم ہوتی تھی لیکن آپ ﷺ اُس سے آیت سنتے تھے بالکل اسی طرح یہ آواز تمہیں شیطان کی آواز معلوم ہوتی ہے لیکن ہمیں معلوم ہے رحمٰن ہم سے کیا باتیں کرتا ہے۔ حکیم سید محمود شاہ برکاتی چشتی نظامی کی وفات کا واقعہ حکیم [موسیٰ] صاحب نے بتاتے ہوئے کہا کہ وہ سماع کے عالم میں فوت ہوئے۔ میرے ان سے دیرینہ تعلقات تھے۔ اس وقت اہل محفل پر سماع کے حق میں تقاریر کرنے کا جوش بہت زوروں پر ہے۔ حکیم صاحب اور مولانا شرافت سماع کے جواز میں بڑے قوی دلائل دے رہے ہیں اور اکابر صوفیہ کرام کے اقوال اس کے باب میں بیان کر رہے ہیں۔ مولانا شرافت نے کہا کہ سماع کسی صوفی نے حرام قرار نہیں دیا۔ ایسے صوفیہ جو سماع نہیں سنتے تھے دراصل وجہ یہ تھی کہ سماع ان کے تقویٰ میں حائل ہوتا تھا اور سماع باقاعدہ سننے والے حضرات کے عشق میں اضافہ ہوتا تھا، اس لیے سماع سنتے تھے۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی عوارف المعارف میں ایک ضعیف حدیث درج ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے سامنے کسی نے ایک شعر پڑھا تو آپ ﷺ کو وجد آ گیا اور چادر مبارک گر گئی۔ اس چادر کے چار سو ٹکڑے کر کے تقسیم کر دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے محبوب کا نام سن کر اگر کسی کو وجد نہ آئے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ مولانا شرافت نے کہا کہ مقاماتِ داؤدی (در حالات شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی، متوفی ۹۸۲ھ، تالیف عبدالباقی بن جان محمد جمجی قادری) میں آیا ہے کہ شیخ داؤد کرمانی کے پاس ایک ولیہ قوّال تھی۔ اس نے ایک مرتبہ ہیر کا ایک شعر پڑھا تو شیخ داؤد نے کہا کہ خدا ہیر کی سابقہ پشتوں کو بخش دے۔

Marfat.com

۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۱ھ/ ۱۶ جولائی ۱۹۷۱ء

بارہ بجے قبل دوپہر، مطب حکیم صاحب مذکور

مولانا سید شرافت آج اپنی تصنیف حدیقۃ الانساب زیارت کروانے کے لیے لائے۔ راقم الحروف نے نہایت اشتیاق سے اس کا ایک ایک ورق دیکھا اور خود اپنے آبائی قصبے قصور کے متعلق ایسا کام کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ایک دوسری کتاب حدایق الانوار فی زیارت السادۃ الابرار المعروف بہ سفر نامہ اوچ متبرکہ (آغاز تالیف بہ تاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۳۴ء/ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ، اختتام ۵ مئی ۱۹۳۴ء/ ۲۰ محرم ۱۳۵۳ھ) دیکھی۔ یہ مولانا شرافت صاحبِ ملفوظات ہٰذا کا سفر نامۂ اوچ ہے۔ اس میں سادات اوچی کے انساب بڑی جان کاہی سے مرتّب کیے گئے ہیں اور ایک نایاب خطی کتاب شجرۃ الانوار مصنفہ سید اصغر علی گیلانی سے منقول ہیں۔ اس کتاب میں مشمولہ شجرہ نمبر۷ میں سے شاہ سیدو کے عبرت ناک واقعات زندگی بھی مولانا نے پڑھ کر سنائے۔ (یہ کتاب اردو اکیڈمی، بہاول پور سے طبع ہوگئی ہے۔)

مولانا شرافت کی کتاب شریف التواریخ جلد دوم کے پندرہ سو صفحات ہیں۔ اس کی اشاعت کے اخراجات کا اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ پانچ سو کی اشاعت کے لیے پچاس ہزار روپے درکار ہیں۔

راقم الحروف نے مولانا شرافت کی خدمت میں اپنی زیرِ ترتیب کتاب کاشف اسرار سید علی ہمدانی کا خطی نسخہ تصحیح کے لیے دیا۔(۱۱) مولانا نے آدھ گھنٹہ میں اس کے تین ورق پڑھ ڈالے۔ یہ نسخہ خطِ شکستہ میں ہے۔

مولانا شرافت نے از راہِ تفنن طبع پنجابی اور اردو کے ذو معانی اشعار سنائے جو صنعتِ تجنیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان اشعار کی خود ہی مولانا نے شرح بیان فرمائی تو حاضرین۔ حکیم صاحب، محمد عالم مختار حق، جناب محمد اسلم نوشاہی اور صوفی ابوالبرق بشیر احمد۔ سب پر ختم نہ ہونے والی ہنسی طاری ہوگئی۔ چونکہ راقم الحروف ان اشعار کی باریکیوں سے ناواقف ہے اس لیے صاحب

Marfat.com

ملفوظات سے درخواست کی کہ خود اپنے قلم سے یہ اشعار لکھ دیں تو آپ نے یہ اشعار لکھے:

انب شریہاں لکروں موٹھیں لگے مانہہ ‌ ‌ خصخص چینا ہورہی سوانک دھائیں روانہہ

کدو کی دوستی پیپل میں توری ‌ ‌ تم ایسے بیگنوں سے کیا کریے

لاہور سے محبت پیش اور جاتے ہو ‌ ‌ کابل پڑی مجھ سے مُل تان بتاتے ہو

مرغ پکایا جھاڑ پر سر پر دونو پاؤں ‌ ‌ باللہ ڈھا باٹ میں جانے سگل گہراؤ

مولانا شرافت ساڑھے پانچ بجے قبل غروب آفتاب، پریم نگر کے لیے رخصت ہو گئے۔

۲۳ جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ/ ۱۷ جولائی ۱۹۷۱ء/ ۲ ساون ۲۰۲۷ ب

بخانہ فقیر حقیر جامع ملفوظات ہٰذا محمد اقبال مجددی، بمقام چاہ میراں، محبوب پارک، گلزار کالونی، لاہور، بوقت نو بجے صبح

آج صاحبِ ملفوظات مولانا سید شرافت حسب وعدہ نو بجے صبح جامع ملفوظات ہٰذا کے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ مزاج پرسی کے بعد راقم نے مکان کی بالائی منزل نشست گاہ فقیر راقم پر بٹھایا۔ اس وقت مولانا میرے ذاتی کتب خانہ میں سے انساب کی کتابیں دیکھ رہے ہیں۔ پشت نامۂ ہسوہ (۱۲) اس وقت توجہ کا مرکز ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سانگلا ہل گیا تو وہاں ایک صاحب سیّد عاشق حسین سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ ہم موجودہ سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجددّ الف ثانیؒ ہیں۔ اس وقت ہمارا بھائی وہاں سجادہ نشین ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم حضرت مجددّ صاحب کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ جب سکھوں نے سرہند کو لوٹا تو تمام صاحبزادگان نے ہجرت کی۔ (۱۳) ہمارے خاندان کا ایک شخص شیر علیؒ حضرت مجددّ صاحب کا مرید تھا۔ مولانا نے کہا کہ حضرت مجددّ صاحب پر جتنی کتابیں ہماری نظر سے گذری ہیں کسی میں شیر علی کا ذکر نہیں ہے۔ انھوں نے کہا صاحبزادگان کی ہجرت کے بعد ہم نے مزار حضرت مجددّ کی مجاورت اختیار کر لی۔ خود رنجیت سنگھ جب سرہند آیا تو اس کو ہم نے اپنے بیعت کے شجرات دکھائے تو اس نے سجادگی کی اجازت دی۔

Marfat.com

انھوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس سرہند میں شیر علی اور ان کے خلفا کے حالات پر ایک قدیم کتاب محفوظ ہے۔ عاشق حسین صاحب نے وعدہ کیا کہ اگر ہم آئندہ سرہند گئے تو ضرور مذکورہ کتاب ساتھ لائیں گے۔اس کے بعد آج تک مولانا شرافت ان سے نہیں ملے۔

اس وقت دس بجے قبل دوپہر مولانا قلمی رسائل کا مجموعہ جس میں زیادہ تر رسائل میاں غلام محمد بن احمد یار کے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہوسکتا ہے ان رسائل کا مصنف میاں احمد یار مرالوی کالڑکا ہو۔

مولانا نے بڑی حسرت سے کہا کہ ہمیں اپنے جد اعلیٰ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ کے مکتوبات کی شدید تلاش ہے۔ میاں نصیر محمد سندھی کے ساتھ مراسلت تھی جو میاں محمد مہدی المعروف بہ میاں مانجھی جام کے ذریعہ ہوئی تھی۔ ان باتوں کا ہمیں تشریف الفقراء از فقیر سید غلام محی الدین لاہوری کے ذریعہ علم ہوا ہے۔ مولانا نے کہا کہ کنھیا لال نے تاریخ لاہور (ص ۶۰) میں فقیر خاندان کے متعلق بے سروپا باتیں لکھی ہیں۔

شرافت صاحب نے کہا کہ شجرہ طیبہ (درحالات مشائخ نظامیہ) مصنفہ محمد عمر الدین طالب گڑھ شنکری مطبوعہ ہے اور مجھے درکار ہے۔

مولانا شرافت ساڑھے پانچ بجے قبل غروب آفتاب چاہ میراں سے رخصت ہو گئے۔

<u>۲۵ جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ/ ۱۹ جولائی ۱۹۷۱ء/ ۴ ساون ۲۰۲۷ب</u>

بوقت دس بجے قبل دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

راقم نے تذکرہ نوشاہی مؤلفہ حافظ محمد حیات نوشاہیؒ کے قلمی نسخوں کے بابت دریافت کیا تو کہا کہ مجھے نسخوں کے مالکوں کا علم ہے لیکن ان کے سنین کتابت اس وقت یاد نہیں ہیں:

۱۔ مملوکہ بابو پیرولی ولد پیر عارف حق نوشاہی، ۲ قلمی نسخے۔

۲۔ دو نسخے کتب خانہ دانش گاہ پنجاب لاہور۔

۳۔ مملوکہ مولانا شرافت صاحب ملفوظات ہٰذا، چار خطی نسخے دو بخط قدیم و دو بخط جدید و چند اوراق

Marfat.com

قدیم۔

۴۔مملوکہ پیر معصوم شاہ مرحوم،نسخہ نامکمل۔

۵۔سید غلام رسول برق نوشاہی،ڈوگہ،نامکمل نسخہ۔

۶۔مملوکہ سید محمد شریف ولد سید محمد عالم نوشاہی،مقام ڈھل،ضلع گجرات۔دو نسخے،ایک نامکمل۔

مولانا نے بتایا کہ ۱۷ جولائی کو ہم نے جس کاتب (غلام محمد بن احمد یار) کے مکتوبہ رسائل کا مجموعہ دیکھا تھا اور یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ یہ شاید معروف شاعر احمد یار مرالوی کا لڑکا ہے،یہ بات آج معلوم ہوگئی کہ یہ غلام محمد کوئی اور گجراتی نژاد شخص ہے۔احمد یار مرالوی سے اس لیے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ اس کا شجرۂ نسب جو خود اس نے ایک رسالہ کے ترقیمہ میں لکھا ہے وہ احمد یار مرالوی کا نہیں ہے۔

مولانا نے کہا عبداللہ رئیس چک عمر کا دیوان،تواریخ کے لیے بہت اہم ہے۔(۱۴)ان کے بھتیجے مولانا سلام اللہ بھی بڑے پایہ کے تاریخ گو تھے۔ان دونوں کے دیوان (۱۵) قلمی پروفیسر قریشی احمد حسین احمد کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

حکیم موسیٰ صاحب نے کہا پیر غلام دستگیر نامی صاحب (۱۶) نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم نے وراثت پر ایک کتاب لکھی اور دیباچہ کے لیے خلیفہ عماد الدین لاہوری سے درخواست کی تو انھوں نے کہا کہ نامی صاحب ہم نے آپ کی کتاب دیکھ لی ہے۔آپ خود ہی دیباچہ لکھ دیں ہم دستخط کر دیں گے۔

مولانا شرافت نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم سے ایک صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مرزا غلام احمد قادیانی متنبّی اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کا مناظرہ ہوا مرزا متنبّی نے مناظرہ کے دوران ایک کتاب مسلمہ النبوت کا حوالہ دیا۔مولوی محمد حسین نے کہا کہ مرزا صاحب آپ نبی ہونے کے مدعی ہیں۔آپ کو تو کتاب کا حوالہ درست طور پر دینا چاہیے آپ پر نبوت کا بھوت اس قدر سوار ہے آپ نے مشہور کتاب سلم الثبوت کا نام مسلمہ النبوت لکھ دیا۔

Marfat.com

۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء

بوقت ایک بجے قبل دو پہر، بمقام مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج مولانا شرافت حکیم صاحب کے مطب میں تشریف لائے۔ گفتگو بہت کم ہوئی مولانا نے فرمایا کہ مولوی عمر الدین چشتی نظامی متخلص بہ طالبؔ مرحوم ساکن گڑھ شنکر، ضلع جالندھر نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف ایک رسالہ لکھا تھا۔ جو آج سے چالیس برس بیشتر میں نے مولوی عبدالحق چشتی نظامی ساکن ہرلانوالی ضلع گجرات کے پاس دیکھا تھا۔ یہ رسالہ آج سے ساٹھ برس پہلے کی تصنیف ہے۔ مولوی طالب مرحوم نے ایک کتاب شجرہ طیبہ اپنے مشائخ طریقت کے حالات پر لکھی تھی۔ یہ کتاب نہایت نادر ہے۔ کیوں کہ اس میں مشمولہ مشائخ کے حالات مطبوعہ تذکروں میں قطعاً نہیں ملتے۔ شجرہ طیبہ مطبوعہ ہے لیکن جامع ملفوظات ہٰذا نے آج تک نہیں دیکھا۔ اس کے علاوہ مولوی طالب کی حسب ذیل کتابیں بھی ہیں۔ سِرِ انا، سِرِ خفی، حصص الحق (مطبوعہ)، قرابادین چشتی قلمی وغیرہ۔ (۱۷)

مولانا شرافت اڑھائی بجے کے قریب رخصت ہو گئے۔

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۱۵ نومبر ۱۹۷۱

آج صاحب ملفوظات ہٰذا حکیم صاحب کے مطب پر گیارہ بجے کے قریب تشریف لائے۔ جامع ملفوظات احقر محمد اقبال مجددی بھی بارہ بجے قبل دو پہر یونیورسٹی سے لوٹا تو سیدھا حکیم صاحب کے ہاں پہنچا۔ مولانا شرافت صاحبِ ملفوظاتِ ہٰذا حکیم صاحب کے مطب کی بالائی منزل پر تشریف فرما تھے۔ مولانا نے آج حضرت میاں شیر محمد شرقپوری مجددیؒ مرحوم کے تین چار قلمی مکتوبات ان کے اپنے ہاتھ کے تحریر شدہ دکھائے جن پر میاں صاحب مرحوم کے دستخط نہیں تھے اور مولانا شرافت نے بتایا کہ میاں صاحب خطوط پر دستخط نہیں فرماتے تھے۔

آج جامع ملفوظات ہٰذا تمام دن قریب شام ساڑھے چھ بجے تک مختلف مطابع میں اپنی کتاب احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کے لیے پھرتا رہا۔ شام گھر پہنچا تو جسم میں شدید درد تھا

Marfat.com

لیکن کتاب تمام مراحل سے گذر کر جلد ساز کے ہاں جا چکی تھی۔

مولانا شرافت آج تین بجے قبل شام رخصت ہو گئے۔

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۱۶ نومبر ۱۹۷۱ء

بوقت ایک بجے دو پہر، بمقام مطب مخدوم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

جامع ملفوظاتِ ہٰذا جب آج مذکورہ کتاب احوال و آثار سید شرافت نوشاہی (صاحب ملفوظات ہٰذا) کی جلد بندی کے متعلق معلومات لے کر حکیم صاحب کے مطب میں آیا تو مولانا شرافت تشریف فرما تھے۔ میرے ہاتھ میں اس وقت مولانا کی سوانح اور آثار پر وہ کتاب تھی جو جامع ملفوظات ہٰذا نے ان کی زندگی ہی میں مرتب کر کے شائع کی ہے۔ مولانا نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور دارالمورخین کی اس دوسری پیش کش پر مبارک باد دی۔ اسی دوران میاں محمد دین کلیم صاحب تشریف لائے تو میں نے انہیں یہ کتاب دکھائی تو انھوں نے فرطِ اشتیاق سے آنکھوں سے لگاتے ہوئے کتاب کو بوسہ دیا۔ اس وقت اس کتاب کی اشاعت، تقسیم اور فروخت کے موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔ فقیر کی طبیعت آج بھی قدرے ناساز تھی اس لیے اڑھائی بجے دو پہر اجازت لے کر گھر لوٹ آیا۔

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ/ ۱۷ نومبر ۱۹۷۱ء

بوقت گیارہ بجے قبل دو پہر، مطب حکیم صاحب

جامع ملفوظاتِ ہٰذا ساڑھے گیارہ بجے حکیم صاحب کے مطب پر مع کتاب احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کے سو نسخے جلد ساز سے لے کر آیا تو سب سے پہلا نسخہ صاحبِ سوانح و صاحب ملفوظاتِ ہٰذا کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد اپنے ادارے دارالمورخین کے سنِ تشکیل کا قطعہ نظم کرنے کی درخواست کی۔ اس وقت مولانا میری اس درخواست پر یہ کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد کچھ حضرات ایسے آ گئے جنھیں علم سے لگاؤ نہیں تھا محض گپ بازی میں وقت گذرنا شروع ہو گیا۔ اس لیے راقم مذکورہ کتاب کے بقیہ چار سو نسخے جلد ساز سے لینے کے لیے چلا

Marfat.com

گیا۔ مولانا شرافت بھی تین بجے کے قریب روانہ ہو گئے۔

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ/۳ فروری ۱۹۷۲ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، ۵۵ ریلوے روڈ لاہور

آج اشرف پریس میں ہی دیر ہوگئی اور مولانا شرافت، حکیم صاحب کے مطب پر فقیر کے دیر سے منتظر تھے۔ میرے ہم جماعت محمد اختر صاحب (۱۸) شرافت صاحب سے ملنے کے لیے آئے۔ انہیں شرافت صاحب سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔ انھوں نے راقم الحروف کی کتاب احوال و آثار سید شرافت نوشاہی (صاحب ملفوظاتِ ہٰذا) پڑھی تھی۔ جس سے ان کے دل میں ذوقِ ملاقات پیدا ہوا۔ مجھے پھر کاتب کے پاس جانا تھا۔ اس لیے شرافت صاحب سے معذرت کر کے کاتبِ کتاب احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری تألیف محمد اقبال مجدّدی (راقم الحروف) سے کتابت کی غلطیاں لگوانے کے لیے گیا۔

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ/۴ فروری ۱۹۷۲ء

مطب حکیم صاحب

آج شرافت صاحب جلد ہی تشریف لے آئے۔ راقم الحروف بھی ایک بجے کے قریب کاتب مذکور سے فارغ ہو کر آیا۔ مذکورہ کتاب کی کاپیاں پریس میں دینے کے لیے جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد جانا ہے۔ خدا کرے کہ اچھی چھپائی آئے۔ لیتھو پر چھپنا بہتر نہیں تھا۔ سخت غلطی ہوئی۔ ان شاءاللہ آئندہ ایڈیشن آفسٹ یا ٹائپ میں شائع کیا جائے گا۔

اس وقت مولانا شرافت، حکیم صاحب کے بیٹھے کتاب خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری مترجم اقبال احمد فاروقی صاحب میں نوشاہی حضرات کے تراجم والے حصے کی مفتی صاحب کی فروگذاشتوں کی نشاندہی کر رہے ہیں (۱۹)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان جیسے بزرگوں کی بدولت کتاب کے بعض حصوں کی تنقیح و تصحیح ہو جائے گی۔

Marfat.com

۵ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۱۶ جولائی ۱۹۷۲ء

مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

مولانا شرافت ساڑھے بارہ بجے تشریف لائے۔ تذکرہ علمائے اہلسنت مؤلفہ مولانا محمود احمد مدظلہ مطبوعہ ہندوستان کی تاریخی فروگذاشتیں بتائیں اور بتایا کہ میرے حالات لکھنے میں ان سے تسامحات ہو گئے ہیں۔ میرے نام میں احمد کا لفظ چھوڑ گئے ہیں۔ میرے والد صاحب کے حالات میں حضرت حاجی نوشہ صاحب کے نام میں ''حاجی'' کا لفظ رہ گیا ہے۔ میرے دادا کا نام شاہ محمد لکھا ہے حالانکہ محمد شاہ نام ہے۔ نوشہ صاحب کے حالات میں ص ۲۰۱ پر ان کے شیخ کا نام احمد ایک میں درست ہے دوسری سطر میں ان کی بجائے کسی اور کا نام لکھ دیا ہے۔ اس وقت حاضرین میں سے محمد دین کلیم صاحب، بابو اسلم نوشاہی صاحب اور مخدومی حکیم صاحب تشریف فرما ہیں۔

مولانا صاحب کے مرتبہ کلیاتِ نوشہ کے مقدمہ پر بحث و تمحیص ہوتی رہی۔ فقیر نے مولانا کے نوشتہ مقدمہ پر اعتراضات کیے کہ موجودہ زمانے کے مطابق یہ بہت تشنہ ہے۔ مولانا نے ذکر کیا کہ شرح قصیدہ غوثیہ از حضرت شاہ محمد غوث لاہوری قلمی مملوکہ قریشی احمد حسین احمد گجرات بخط شاہ محمد غوث ہے۔ (۲۰) حکیم صاحب نے اعتراض کیا کہ اس کے آخری الفاظ ''بید شاہ محمد غوث'' کو سید شاہ محمد غوث پڑھنا چاہیے، لیکن میں نے زور دیا کہ سید کسی نے بعد میں تحریف کیا ہے حقیقت میں وہ ''بید'' ہی ہے۔ کلیاتِ نوشہ جس قلمی بیاض سے نقل کیا گیا ہے وہ ذخیرۂ شیرانی میں ہے۔ راقم نے اُس کے سال ترتیب کے متعلق استفسار کیا تو بتایا کہ اس میں شاہ غلام محی الدین فقیر نوشاہی کے واقعات درج ہیں جن کا سالِ وفات ۱۲۴۱ھ ہے۔ یہ بیاض ان کے زمانۂ حیات کے قریب معلوم ہوتی ہے چونکہ فقیر صاحب خود نوشاہی تھے اس لیے اس میں نوشہ صاحب کا جو کلام درج ہے اس کے نوشہ صاحب کے ہونے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ (۲۱) اس بیاض میں نوشہ صاحب کے حالات درج ہیں جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں آئے۔ نیز اس بیاض میں

Marfat.com

شاہ حسین لاہوری کے ابیات بھی موجود ہیں۔

میں نے استفسار کیا کہ کھرل وال قصبہ کہاں ہے؟ (۲۲) لیکن اس کے بارے میں لاعلمی کا اظہار فرمایا۔ حکیم صاحب نے مولوی نور احمد چشتی (۲۳) مؤلف تحقیقات کی قبر کا محلِ وقوع یہ بتایا۔ چڑا منڈی سلطان پورہ، کوچۂ محمدی کے بالمقابل ایک تنگ گلی مسجد کے اندر سے گذرتی ہے اور مسجد سے گذر کر ایک نیم چاردیواری میں دو قبریں ہیں ایک مولوی نور احمد کی، دوسری ان کے والد احمد بخش یکدل کی تھی۔ لطیف جج (۲۴) کی قبر میانی صاحب میں تکیہ مستان شاہ میں ہے۔

بابا شیر شاہ المعروف بہ بابا قادو شاہ نوشاہی متوفی ۱۳۰۱ھ کا مزار جامع مسجد سلطان پورہ لاہور میں واقع ہے۔ یہ مولانا غلام قادر شاہ اثر جالندھری کے مرشد تھے۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ حکیم عبدالمجید عتیقی نہایت کس مپرسی کے عالم میں مرے ہیں کہ کوئی اتنی بُری حالت میں نہ مرے۔ کوئی دوائی خرید کر نہیں استعمال کرتے تھے۔ کفن بھی کسی نے دیا۔ جب مرے تو ستر ہزار روپے بنک میں جمع تھے۔ اتنی ہی رقم کی کتابیں برائے فروخت موجود تھیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ میاں محمد دین کلیم بھی اسی طرح مریں گے۔

مولانا شرافت نے بتایا کہ قریشی احمد حسین احمد صاحب نے اپنی تاریخ پنجابی ادب میں سلسلہ نوشاہیہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے زیادہ غلط ہے۔ سید عطا الرحمٰن قادری مدظلہ خلف سید عبدالخالق قادری مرحوم، ۶، حسنین سٹریٹ شالامار، نوتاریاں متصل نواں کوٹ کے پاس انساب قادریاں وگیلانیاں مصنفہ مولوی عبدالخالق مرحوم ہے۔

۷ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ء

بوقت ایک بجے دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج مولانا شرافت صبح دس بجے ہی حکیم صاحب کے مطب پر آ گئے تھے۔ لیکن راقم نیو کیمپس سے ہوتا ہوا ایک بجے دوپہر پہنچا اور کلیاتِ نوشہ اردو کی تیاری کے سلسلہ میں کلیات قلمی

Marfat.com

قطب شاہ دکنی اردو مرتبہ ڈاکٹر زورؔ اور سیف الملوک از غواصی سال ۱۰۳۵ھ مطبوعات دکن پیش کی کہ ان کے مطالعہ کے بعد اپنے کلیاتِ نوشہ کا مقدمہ لکھیے۔ حضرت حافظ محمود خان شیرانی کا مقالہ ''دیوان شاہ معین الدین چشتی کا حقیقی مصنف'' دکھایا کہ عموماً متقدمین کے کلیات پر قوی قسم کے اعتراضات ہوتے ہیں۔ راقم نے اعتراض کیا کہ حضرت نوشہؒ کے معاصرین نے چونکہ آپ کے اشعار نقل نہیں کیے ہیں اور کسی نے آپ کے شاعر ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے تو آپ کا یہ دعویٰ کہ یہ کلام واقعی انہی کا ہے، کلیاتِ نوشہ محلِ نظر ہو جائے گا۔ آپ نے کہا کہ نوشہ صاحب کے معاصر تذکرہ نویسوں نے آپ کی کرامات کے سوا کسی چیز کا ذکر نہیں کیا۔ انہیں کیا معلوم کہ شاعر کسے کہتے ہیں۔

مولانا نے آج بازار سے صحیفہ، جولائی ۱۹۷۲ء خریدا۔ اس میں ایک مقالہ ''رسالہ از آثار نوشہ ثانی غلام محی الدین فقیر'' نوشتہ گوہر نوشاہی شامل تھا۔ یہ رسالہ آج سے دو برس پیشتر مولانا نے نہایت عرق ریزی سے مرتب کر کے ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کو بھجوایا تھا لیکن انھوں نے ہنوز نہیں چھپوایا۔ اس طرح اس کی اشاعت ثانوی حیثیت اختیار کر جائے گی۔

آج کی یہ علمی محفل پونے پانچ بجے قبل شام تک منعقد رہی۔

۸ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ء

بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج صبح حکیم صاحب نے مولانا شرافت کے تازہ ترین مقالات ''مولانا غنیمت کنجاہی کے کچھ مزید حالات'' (۲۵) اور ''غنیمت کے چند غیر مطبوعہ رقعات'' (۲۶) پر نظر ثانی کی اور زبان و بیان کی اصلاح فرمائی۔ راقم نے تذکرہ علمائے اہل سنت مؤلفہ محمود احمد قادری طبع اول پر مولانا شرافت سے ان کے اپنے حالات، ان کے والد گرامی غلام مصطفیٰ نوشاہی مرحوم کے حالات اور دیگر اپنی تحریرات کی تصحیح کے بعد تصدیقی دستخط ثبت کروائے۔ متقدمین مشائخ کے ملفوظات میں سے اکثر محض منسوب ہیں۔ راقم نے حضرت خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کے ملفوظات جوامع الکلم جامع

Marfat.com

سید محمد اکبر بن خواجہ گیسو درازؒ میں سے متقدمین کے ملفوظات پر خواجہ صاحب نے جو تنقید کی ہے سے اقتباس پڑھ کر سنایا (۲۷) تو مولانا شرافت نے کہا کہ یہ ہمارے ملفوظات جو تم جمع کر رہے ہو ہمیں دکھالینا اور اس پر تصدیق نامہ مجھ سے لکھوالینا۔

آج راقم نے اپنی تالیف احوال و آثار سید شرافت نوشاہی (صاحب ملفوظات ہذا) پر تصدیق نامہ لکھوایا جو یہ ہے۔

> ''میں شرافت نوشاہی عفی اللہ عنہ بقائمی حواس خمسہ تصدیق کرتا ہوں کہ میری یہ سوانح عمری موسوم بہ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مؤلفہ جناب مولانا محمد اقبال مجدؔدی سلمہٗ میرے حین حیات تالیف کی گئی اور شائع ہوئی۔ اشاعت سے پیشتر اس کا مسودہ میں نے متعدد مرتبہ بنظر اصلاح پڑھا حتیٰ کہ کتابت شدہ کاپیوں کی بھی اصلاح کی۔ کتبہ فقیر سید شرافت نوشاہی عفی عنہ، ۷ جمادی الاخر ۱۳۹۲ھ''

چند نہایت علمی لطائف بھی بیان فرمائے جو یہاں طوالت کے خوف سے نظر انداز کر رہا ہوں۔ خود مولانا نے اپنی تالیف لطائف علمیہ مطبوعہ میں ان کو جمع کر دیا ہے۔

ساڑھے گیارہ بجے کے قریب میاں جمیل احمد مدظلہ شرقپوری تشریف لائے۔ نہایت تپاک سے ملے۔ سب حاضرین سے معانقہ کیا۔ مولانا شرافت سے بڑی پُر مغز علمی گفتگو رہی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اس وقت کے پیرانِ عظام کو سیاسی حالات کے پیش نظر ملک و ملت کی اصلاح کے لیے تبلیغ کرنی چاہیے خواہ انہیں جیل ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ میاں جمیل صاحب نے کہا کہ میں تو جیل میں نہیں جانا چاہتا کیوں کہ ایک مرتبہ جب میں جیل گیا تو میرے ساتھیوں نے سخت بیزاری اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا اور جیل جانا بیکار ثابت ہوا۔ صرف ایک شخص فیض القادری ثابت قدم رہے۔ اس وقت جیل جانے اور بھیجنے میں علامہ محمود رضوی مدظلہٗ کا ہاتھ تھا۔ یہ گرفتاری بقول میاں جمیل صاحب جنوری ۱۹۷۱ء میں عمل میں آئی۔ گرفتاری کا سبب ایک یہودی کی کتاب تھا جس میں حضرت نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کی گئی تھیں۔ یہ قیام جیل تیرہ دن کا تھا۔

ملک حسن علی جامعی صاحب نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ کی سوانح مرتب کی تو مولانا شرافت نے اُن سے پوچھا کہ آپ تو اہل حدیث ہیں آپ نے میاں صاحب کی

Marfat.com

سوانح کیوں کر لکھی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ لوگ معترض ہیں کہ اہل حدیثوں میں اولیاء نہیں ہوئے میں نے سوانح لکھ کر ثابت کیا ہے کہ دیکھیے صاحب سوانح ہم سے ہی تھے اوران کی ولایت مسلمہ ہے۔ میاں جمیل صاحب نے تصدیق کی کہ اس وقت کے طبقے اہل حدیث اور اہل تشیع، اکابر امت کو بدنام کر کے اپنے فرقے سے ثابت کر رہے ہیں۔ مولانا شرافت کا جامعی صاحب سے ملاقات کا واقعہ ۱۹۴۸ء کا ہے۔

شطرنج کے متعلق گفتگو ہوئی۔ مولانا شرافت نے مختلف علماء کی شطرنج سے محویت کا ذکر کیا۔ مولانا عبدالحکیم شرف لاہوری مدظلہ اور حکیم صاحب نے کہا کہ اگر چہ شطرنج وجہ تفریح ہے لیکن ہر حال میں غیر شرعی ہے۔ انسان کا محتاط ہونا شرط ہے۔ علامہ محمود احمد رضوی نے اپنے رسالہ رضوان میں بعض ایسے مبحث کیے ہیں جو حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کے مسلک کے خلاف ہیں۔ رضوی صاحب نے ثابت کیا ہے کہ انگریزی لباس پینٹ، ٹائی، سوٹ وغیرہ جائز ہیں اور مولانا بریلوی کا فتویٰ محض وقتی تھا۔

آج میں جناب چوہدری سعادت کبیر صاحب ساکن قلعہ گوجر سنگھ لاہور سے ملاقات کے لیے بوقت نو بجے صبح بسلسلہ تحقیق احوال حضرت حاجی محمد سعید لاہوریؒ گیا تو معلوم ہوا کہ آں موصوف اپنے اجداد کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔

۹ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۲۱ جولائی ۱۹۷۲ء

بوقت پونے دس بجے صبح، مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آتے ہی آج جانکاہ خبر ملی کہ حاجی عبدالحکیم کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر پینتالیس سال تھی۔ انبالہ کے رہنے والے تھے۔ مخدومی حکیم محمد موسیٰ صاحب مدظلہ کے مخلص دوستوں میں سے تھے۔ خدا مغفرت فرمائے۔ مولانا شرافت کل تشریف نہیں لائے اور اپنے مختلف احباب کے ہاں قیام رہا۔ شرافت صاحب نے میاں محمد دین کلیم صاحب کی کتابوں شاہ چراغ گیلانیؒ لاہوری اور شاہ ابواسحاق قادری لاہوری کے لیے سنین طباعت کے لیے قطعات نظم کر کے دیئے۔ پہلی کتاب

Marfat.com

کا ''اسرارِ شاہ چراغ'' ۱۹۷۳ء اور دوسری کا مادۂ تاریخ ''کتابِ خوش بیان'' ۱۳۹۲ھ ہے۔ ان قطعات کا اصل مسودہ بخط مولانا شرافت راقم نے محفوظ کر لیا اور خود اسے نقل کر کے کلیم صاحب کو دے دیا۔

راقم نے حکیم صاحب سے جسٹس حمود الرحمٰن (۲۸) کی مرتب کردہ رپورٹ متعلق بہ سقوطِ مشرقی پاکستان ۱۹۷۱ء کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا یہ سراسر دھوکہ ہے۔ خود موجودہ صدر ذوالفقار علی بھٹو بھی اس میں ملوث ہیں۔ قائدِ اعظم محمد علی جناح مرحوم اور ابراہیم علی چشتی (۲۹) بن محرم علی چشتی مرحوم کے متعلق حکیم صاحب نے ایک دلچسپ بات بتائی۔ انھوں نے کہا کہ ابراہیم علی چشتی مرحوم نے قائدِ اعظم سے بڑی جوشیلی خط و کتابت کی جو سر سکندر حیات (۳۰) کے خلاف تھی سکندر قائد اعظم کے پاس گیا اور قائدِ اعظم سے وہ خطوط حاصل کر لیے۔ سکندر نے نرندر ناتھ سے بات کی۔ نرندر ناتھ نے وہ خطوط لے لیے اور ابراہیم علی چشتی کو بلا کر نصائح وغیرہ کے ساتھ وہ خطوط لوٹا دیئے۔ اس کے بعد مولوی ابراہیم علی چشتی قائدِ اعظم سے ملے اور کہا کہ آپ کچے سیاست دان ہیں۔ آپ نے میرے ساتھ جو حرکت کی ہے وہ سیاست دانوں کے عین خلاف ہے۔ قائدِ اعظم نے کہا کہ میں نے آپ کے خطوط سر سکندر کو نہیں دکھائے تھے۔ ابراہیم نے کہا آپ غلط کہتے ہیں اور وہ خطوط نکال کر دکھائے تو قائدِ اعظم نے برا منایا۔

مولانا شرافت نے کہا کہ لاہور میں جو قدیم خاندان آباد تھے ان میں قدیم ترین خاندان حضرت داتا گنج بخش لاہوریؒ کے مجاوران ہیں۔ جو ایک جوگی کی اولاد میں سے ہیں۔ میاں محمد دین کلیم نے اس کی تصدیق کی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ علم و فضل کے اعتبار سے لاہور کے قدیم ترین خاندانوں میں نامی مرحوم کا خاندان ہے جو حضرت چوہڑ بندگی (۳۱) کی اولاد ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ حضرت داتا صاحب کی ایک کنیت ابوالحسن بھی ہے۔ جس سے بعض اصحاب نے نتیجہ نکالا ہے کہ آپ کا ایک صاحب زادہ حسن تھا لیکن شرافت صاحب اور حکیم صاحب نے اس کی تردید کی۔

حکیم صاحب نے کہا کہ مولوی محرم علی چشتی نے بڑی تحقیق سے یہ ثابت کیا تھا کہ

Marfat.com

''وہابیت'' دراصل یہودیت کی ایک شکل ہے۔ یہودیوں کی سازش کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کے زندہ معجزات تک کو مٹا دیا اور خود مسلمانوں ہی کا سہارا لیا۔ اس کی تصدیق مولانا شرافت نے بھی کی۔ یہ علمی مجلس ڈیڑھ بجے تک منعقد رہی۔

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/ ۲۲ جولائی ۱۹۷۲ء

دارالمورخین، محبوب پارک، گلزار کالونی، چاہِ میراں، لاہور

آج مولانا شرافت راقم الحروف کے ادارۂ تحقیقات ''دارالمورخین'' میں ساڑھے آٹھ بجے صبح تشریف لائے۔ مزاج پرسی کے بعد معلوم ہوا کہ رات مولانا کو سخت نزلہ، زکام رہا جس سے طبیعت میں خاصا کرب محسوس ہوتا رہا۔ لیکن تحریر کا یہ دھنی فقیر، سراپا علم واخلاق، وعدہ کا پابند، اس ناسازی طبع کے باوجود آ گیا۔ تشریف آوری کا مقصد کلیات نوشہ (اردو) کی فرہنگ مرتب کرنا تھا۔ یہ کلیات راقم کے ادارے سے عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت مولانا فرہنگ آصفیہ، جامع اللغات از عبدالمجید، امیر اللغات از امیر مینائی وغیرہ سے فرہنگ مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ دوران ترتیب فرہنگ، کلیات کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی۔ زیر بحث کلیات کی تدوین ایک قلمی بیاض کی بنیاد پر ہوئی ہے۔

مولانا نے کہا کہ تذکرۂ نوشاہی مؤلفہ محمد حیات نوشاہی کے دو قلمی نسخے بابو پیر ولی نوشاہی، باغ گل بیگم لاہور کے پاس ہیں۔ ان میں ایک نسخہ مصنف کی زندگی کا مکتوبہ ہے۔ ہم نے کسی زمانے میں اپنے نسخوں سے مقابلہ کیا تھا۔ لیکن اب وہ نہیں دکھاتے ہیں۔ مولانا نے اپنے مخالفین کا ذکر کیا کہ میرے اوائل زمانہ سے ہی میرے خاندان کے لوگ میری تحقیقی کاوشوں کو سراہنے کی بجائے حوصلہ شکنی سے کام لے رہے ہیں۔ ان میں پیر ابوالکمال برق نوشاہی اور پیر محبوب حسین نوشاہی پیش پیش ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو بات میں نے اپنی تحقیق سے ثابت کی ہے اُسے حتی الامکان من گھڑت دلائل سے غلط ثابت کر دیا جائے۔

مولانا شرافت نے کتاب تحقیق الاعوان مؤلفہ ایم خواص خان، مطبوعہ پشاور، ۱۹۶۶ء

Marfat.com

کے بارے میں کہا کہ اس میں مندرجہ حقائق سراسر غلط ہیں۔ بعض اس قدر مضحکہ خیز ہیں کہ ان کی تردید کرنا بالکل بے جا ہے۔

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/۲۳ جولائی ۱۹۷۲ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج حکیم صاحب کے مطب پر بہت تھوڑا وقت قیام رہا۔ کیونکہ انہیں میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ کی فرمائش پر شرقپور جانا تھا۔ شریک سفر حضرات میں مولانا سید شرافت نوشاہی، مولوی محمد لطیف زار نوشاہی، حکیم محمد موسیٰ امرتسری، بابو محمد اسلم سلیم نوشاہی، غلام رسول نوشاہی اور راقم الحروف محمد اقبال مجدّدی شامل ہیں۔ ہم دس بجے صبح لاہور سے روانہ ہوئے اور بارہ بجے سے پہلے شرقپور پہنچ گئے۔ سلام مسنون کے بعد گفتگو کا آغاز ہوا۔ راقم نے ڈاکٹر سید اطہر عباس رضوی (۳۲) کی کتاب سولہویں اور سترھویں صدی میں شمالی ہند میں مسلمان مجدّدوں کی تحریکیں (۳۳) کے ردّ میں سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب (۳۴) کا جو مقالہ بارہ اقساط معارف اعظم گڑھ ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا تھا اس کی فہرست بنا کر دی۔ میاں صاحب اسے نقل کر کے کتابی صورت میں چھاپنا چاہتے ہیں۔ میاں صاحب کے ایک مرید کے ایک استفسار پر معلوم ہوا کہ شرقپور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ گاؤں ابتداء میں راوی کے کنارے آباد تھا۔ یہاں سارقوں یعنی چوروں کی آبادی تھی۔ اس لیے ابتداء میں یہ سارقپور معروف ہو گیا۔ پھر حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی تشریف آوری سے یہ شرقپور شریف کہلانے لگا۔ راقم کے استفسار پر مولانا شرافت اور حکیم صاحب نے بتایا کہ میاں شیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات پر حسب ذیل کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

(۱) ذکر محبوب از ملک حسن علی (۲) حیات جاوید از ملک حسن علی (۳) انقلاب الحقیقت از صاحبزادہ محمد عمر بیربل والے (۴) خزینۂ معرفت از صوفی محمد ابراہیم (۵) شیر ربانی از محمد امین شرقپوری (م ۱۹۶۸ء) (۶) آفتاب ولایت از احمد علی شرقپوری (۷) سوانح میاں شیر محمد

Marfat.com

صاحب از مولانا غلام دستگیر نامی لاہوری۔

میاں نور محمد نصرت نوشاہی مدظلہ بن حضرت میاں نیک محمد نوشاہی (متوفی ۱۹ اپریل ۱۹۷۲ء) ملنے کے لیے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ میرے والد کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ تقریباً ۱۸۸۲ء پیدا ہوئے۔ موصوف شرقپور کے صالح اولیاے کرام میں سے تھے۔ ڈیڑھ بجے ہم دوپہر کے کھانے سے فارغ ہوئے۔ کھانا نہایت عمدہ اور مرغن تھا۔

میاں صاحب نے شکایت کی کہ تم سب حضرات نے مولوی شمس الدین مرحوم سے وفا نہیں کی ہے۔ ان کے مرنے کے بعد سب لوگ غائب ہو گئے۔ مرحوم کے حالات پر کوئی کتاب نہیں آئی۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اقبال مجدّدی (راقم الحروف) نے مولوی صاحب مرحوم کے حالات پر کتاب مرتب کی ہے جو جلد چھپ جائے گی۔ (۳۵)

مولانا شرافت نے کہا کہ حافظ محمد حسین قصوری، قصور سے ہجرت کر کے شرقپور آ گئے تھے۔ حافظ محمد برہان الدین ان کے بیٹے تھے۔ یہ موضع ڈھول میں مدفون ہوئے۔ مولانا شرافت نے ان کے حالات شریف التواریخ جلد سوم میں درج کیے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ جب میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب سے ملا تھا تو ان کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ عبدالستار بیگ نے تحفۃ الابرار معروف بہ کلیاتِ جدولیہ میں پیر جماعت علیؒ کا سال ولادت لکھا ہے، بقول حکیم صاحب۔

نصرت صاحب نے بتایا کہ وفات میاں روشن دین ۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء ہے اور مدفن چاہ شیرینہ والا معروف بہ کھوئی شرقپور اور ولادت میاں غلام نبی ۲۸ فروری ۱۸۷۷ء، متوفی ۷ فروری ۱۹۴۴ء مدفن چاہ شرقپور مذکور۔ مولوی نصرت صاحب نے مثنوی تحائف قدسیہ (۳۶) مصنفہ پیر کمال لاہوریؒ قلمی دکھائی جو نصرت صاحب کے والد صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ترقیمہ یہ ہے۔

> تمت ہذا الکتاب بعون الملک الوہاب بید الضعیف نحیف الراجی جانی بندہ نیک محمد ابن میاں روشن دین ابن میاں غلام مصطفیٰ ابن میاں الٰہی بخش ابن میاں امانت المشہور بہ ہرنی شاہ فقیر کھوکھر قادری نوشاہی غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ در روز دوشنبہ بتاریخ بست شہر رجب المرجب در ۱۳۲۹ھ یک ہزار و سہ صد و بست و نہ ہجری مقدس معلے مطابق دو ماہ ساون در

Marfat.com

۱۹۶۸ یک ہزار و نہ صد و شصت وہشت در موضع شرقپور صانہ اللہ تعالیٰ عن الافات والخطر۔
بجہت پاس خاطر [کذا] خود این کتاب مستطاب حقائق الدقائق ،کل میزان ص ۵۵۱،
بعون اللہ تعالیٰ تحریریافت ۔تمام شد۔

حضرت نور محمد مدقق لاہوری (۳۷) کے متعلق تحائف قدسیہ، ص ۳۰۶ حاشیہ پر ہے:
''حضرت مدقق فرمودند کہ بعد از ادای فرض جمعہ در یکدم ہر چہار قل باید خواند۔حق تعالیٰ از آفت زنان وزنا در حفظ وامان خود نگہ دارد''۔

نصرت صاحب سے فراغت کے بعد نماز عصر کے لیے مسجد میں گئے تو ملحقہ خانقاہ حضرت شاہ مراد متوفی ۱۱۷۶ھ خلیفہ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی خلیفہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔شاہ مراد کے خلیفہ میاں ہرنی شاہ کے مزار پر بھی فاتحہ کہی۔میاں ہرنی شاہ کے بیٹے میاں الٰہی بخش کے مزار کی بھی زیارت کی۔میاں نیک محمد مرحوم کے مزار پر فاتحہ کے بعد رخصت ہوئے۔شرقپور سے رخصتی کے وقت سوا چار بج چکے تھے۔ چھ بجے لاہور پہنچ گئے۔

محمد عارف رضوی صاحب نے وعدہ کیا کہ جب تم شریف التواریخ مؤلفہ مولانا شرافت چھاپو گے تو میں پانچ سو روپے بطور امداد پیش کروں گا۔(۳۹)

<u>۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ/۲۴ جولائی ۱۹۷۲ء</u>

مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

مرتب احقر محمد اقبال مجددی آج نو بجے مطب پر پہنچا تو مولانا شرافت پہلے ہی آئے ہوئے تھے اور کلیات نوشہ کی آخری ترتیب کے سلسلہ میں مصروف تھے۔انہ سے مضامین کے اعتبار سے مرتب کرنے میں مجھ سے مشورہ لیتے رہے۔فقیر کے لیے یہ سعادت عظیم نعمت ہے۔

ساڑھے گیارہ بجے محترم جناب محمد عالم مختار حق صاحب ساکن جھگیاں شہاب الدین، ڈاکخانہ ڈھولنوال کے ہاں گئے۔مقصد عالم صاحب کی عیادت اور کلیات نوشہ اردو کا مسودہ کتابت کے لیے دینا تھا۔سوا چار بجے تک ہمارا قیام عالم صاحب کے گھر پر رہا۔اس کے بعد مولانا شرافت

Marfat.com

لاہور سے مرید کے کے لیے روانہ ہو گئے۔

۲۸ شوال ۱۳۹۲ھ/۴ دسمبر ۱۹۷۲ء

بوقت آٹھ بجے صبح، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، واقع ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

آج راقم شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں جانے کے لیے حسب معمول مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مطب پر پہنچا تو حضرت سید شرافت نوشاہی مدظلہ صاحبِ ملفوظاتِ ہٰذا تشریف فرما تھے۔ نہایت تپاک سے ملے۔ معانقہ اور علیک سلیک کے بعد گفتگو کا آغاز ہوا۔ مولانا شرافت نے دریافت کیا کہ کون کون سی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں؟ فقیر نے معذرت کی کہ میں ان دنوں اپنے ایم اے تاریخ کے امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں، کہیں آنا جانا نہیں ہوتا البتہ کل مکتبہ رشید شاہدرہ لاہور میں گیا تھا وہاں سے آپ کے لیے اشارات فریدی یعنی مقابیس المجالس (۳۹) کے کچھ حصے ملے ہیں جو جمعہ تک مل جائیں گے اور اس کے علاوہ حضرت مفتی محمد باقر بن شرف الدین لاہوریؒ (۴۰) مصنف کنز الہدایات (۴۱) مرید حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی ایک مہر ۱۰۹۱ھ اور ایک تحریری فتویٰ دستیاب ہوا ہے۔ (۴۲) اس کے ساتھ ہی حضرت حاجی محمد سعید لاہوریؒ (۴۳) کی دو مہریں اور تحریریں بھی دستیاب ہوئی ہیں مولانا نے بڑے اشتیاق سے انہیں بار بار دیکھا اور پڑھا اور راقم کی اس باب میں بڑی مدد کی۔

مولانا نے مسرت افزا اطلاع دی کہ ان کی تصنیف شریف التواریخ کی جلد سوم کا ساتواں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار تسوید سے تبیض کے مرحلہ سے گذر کر مکمل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت شرافت کا مرتبہ کلیات حضرت نوشہ گنج بخشؒ اردو جو کہ راقم احقر کے اہتمام سے راقم کے ادارے دار المورخین سے شائع ہو رہا ہے کی کتابت سے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ راقم نے تین گھنٹوں کی رخصت چاہی اور دوبارہ ایک بجے دوپہر حاضر خدمت ہوا۔ مولانا نے اپنے اجداد کے حالات ماہنامہ ضیائے حرم، بھیرہ کے علمائے مغربی پاکستان نمبر کے لیے لکھ کر حکیم صاحب کو دیئے اور خود کلیات مذکور کی طباعت کے مصارف کے لیے سو روپے عنایت کیے۔ مولانا کل صبح نو بجے مطب

Marfat.com

مذکور میں تشریف لانے کا وعدہ کر کے رخصت ہو گئے۔

۲۸ شوال ۱۳۹۲ھ/ ۵ دسمبر ۱۹۷۲ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج میری حاضری سے قبل ہی مولانا شرافت، حکیم صاحب کے ہاں تشریف لا چکے تھے۔ مزاج پرسی کے بعد جب میز پر توجہ کی تو حیران رہ گیا، حکیم صاحب کے ایک دوست سید سعید علی شاہ صاحب اپنے گھر سے قلمی کتابوں کا ایک بنڈل اٹھا لائے تھے۔ مولانا اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہے تھے۔ ان میں بعض نہایت نادر کتابیں تھیں۔ یہ کتب خانہ حضرت سید محمد سعید بھڑتھویؒ کا موروثی ہے اس لیے اس میں اکثر مخطوطات انہیں بزرگوں کی تصانیف یا ان کے ہاتھ کے تحریر کیے ہوئے ہیں۔ ان مخطوطات میں ایک نہایت نادر روزگار مخطوطہ حضرت شاہ محمد صفی اللہ بن حضرت غلام محمد معصومؒ ثانی سہرندی فاروقیؒ اور ان کے مرید حضرت میاں ابراہیم مجددیؒ ٹھٹھوی (۱۱۶۲-۱۲۲۵ھ) کے حالات پر ایک نہایت قیمتی رسالہ تھا[۴۴]۔ جسے زندگی میں راقم نے پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ طبیعت نہایت مسرور ہوئی۔ اس انہماک میں گرد و پیش کی قطعاً فکر نہ رہی۔ بارہ بجے حکیم صاحب کے ہاں سے اٹھے تو کاغذ مارکیٹ سے مولانا نے شریف التواریخ کی پہلی جلد کی طباعت کے لیے آفسٹ کاغذ خریدا۔ اس کے بعد میں مولوی عبدالعزیز نظامی تاجر کتب کے پاس گیا تو وہاں جاتے ہی قلمی کتابوں کا ایک بہت بڑا انبار نظر آیا۔ طبیعت میں مزید سرور پیدا ہوا اور وہاں ایسا بیٹھا کہ جب ہوش آیا تو شام ہو چکی تھی۔ جب فارغ ہوا تو خدا کی نہایت خاص عنایات کا تہہ دل سے شکر گزار تھا کہ اس نے اپنی مہربانی سے ان مخطوطات میں سے مجھے وسیلۃ الوصول الی دیار رسول ﷺ (شرح کبریت احمر) شارح خواجہ محمد اعظم دیدہ مری[۴۵] عنایت فرمائی جس کی شدید تلاش تھی۔ اس سے قبل یہ مخطوطہ سید عبداللہ کرمانی، رنگ محل، لاہور کے پاس دیکھا تھا انہوں نے نہایت بخل کیا اور ایک مرتبہ محض مولانا شرافت کی ہمراہی کی وجہ سے دکھا دیا، پھر اس کی شکل و زیارت کو ترستا ہی رہا۔ کرمانی صاحب نے یہ مخطوطہ بقیمت چار سو روپے برٹش میوزیم لندن کو دے

Marfat.com

دیا۔ ایک اور مخطوطہ حواشی بروقایہ از شاہ عنایت قادری قصوری ثم لاہوری (۴۶) مع مہر شاہ عنایت بھی دستیاب ہوئی۔

مولانا شرافت کاغذ لینے کے بعد رخصت ہوگئے۔

۳۰ شوال ۱۳۹۲ھ / ۷ دسمبر ۱۹۷۲ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب

آج ساڑھے نو بجے حاضر ہوا۔ مولانا شرافت نے بتایا کہ حکیم صاحب کی والدۂ مرحومہ کی تاریخ وفات جو میں نے تصنیف کر کے دی تھی وہ حکیم صاحب نے مرحومہ کی قبر پر پتھر پر کندہ کروانے کے لیے دی ہے۔ مولانا نے بتایا کہ کتاب مرآۃ العاشقین (ملفوظات حضرت شمس الدین سیالوی) مؤلفہ حضرت قطب شاہ معروف بہ محمد سعید میں حضرت شاہ احمد سعید دہلوی کا تونسہ جانے اور وہاں شاہ سلیمان تونسوی سے ملاقات کرنے اور وہاں ایک شخص کے استفسار پر کہ حضرت مجدد الف ثانی متقدمین مشائخ کے برعکس، وحدت الوجود کے خلاف کیوں تھے؟ شاہ احمد سعید نے فرمایا کہ حضرت مجدد، مجتہد تھے اور اگر مجتہد کوئی غلطی بھی کرے تو اس کو غلطی کا ثواب بھی ملتا ہے چنانچہ شاہ احمد سعید نے کہا کہ یہ حضرت مجدد کی اجتہادی غلطی تھی۔ (۴۷)

مولانا شرافت نے کہا کہ ہمارے نوشاہی، قوالی پر بڑی رقم صرف کرتے ہیں لیکن کتابوں کی طباعت پر اپنی جہالت کہ وجہ سے کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتے۔

آج علامہ مولانا محمد حسن [مرحوم] مصنف کتب متعددہ مصنف قرأت خلف الامام، ستہ ضروریہ وغیرہ ساکن فیض پور (شرقپور کے قریب) جانا ہے۔ لیکن ابھی تک سید سعید علی شاہ نہیں آئے اور دس بج چکے ہیں۔ سید سعید علی شاہ صاحب نے بتایا کہ جانے کے لیے ابھی وقت نہیں ہے۔

اس کے بعد جناب قریشی احمد حسین احمد بھی آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابوالکمال برق نوشاہی کے پاس ثواقب المناقب از محمد ماہ صداقت کنجاہی کا خطی نسخہ ہے جس پر بڑے عالمانہ

Marfat.com

حواشی مولوی محمد علی سموالی (ضلع جہلم) کے ہیں جو انہوں نے مجھے نہیں دیا۔ قریشی صاحب نے بتایا کہ محمد باقر بن عثمان بخاریؒ کی جواہر الاولیاء مرکز تحقیقات فارسی، راولپنڈی سے چھپ رہی ہے۔(48) قریشی صاحب نے بتایا کہ مولوی کلیم اللہ مچھیانوی نے ردِ مرزائیت میں ایک کتاب صاعقۂ یزدانی برمرزائے قادیانی لکھی تھی جس کے خطی نسخے میرے پاس موجود ہیں۔ مثنوی غنیمت کنجاہی کا خطی نسخہ مملوکہ کرامت اللہ جو خود نوشتۂ غنیمت ہے، اس وقت مجلس ترقی ادب میں موجود ہے(49)۔

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/ ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

راقم احقر سوا بارہ بجے قبل دوپہر حاضر ہوا۔ مولانا شرافت تشریف فرما تھے۔ معانقہ کے بعد گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا، لاہور اس لیے آئے ہیں کہ مولوی محمد لطیف زار کے صاحبزادے کی شادی میں شریک ہوسکیں۔ ان دنوں محترم حکیم صاحب حضرت علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش لاہوریؒ کے تصنیف کشف المحجوب پر مقدمہ لکھنے میں بہت مصروف ہیں اور آج کل موضوعِ سخن بھی صاحب کشف المحجوب کی ذات والا صفات ہے۔(50)

راقم نے عرض کیا کہ آیا آپ کے سلسلۂ نوشاہیہ کی تصانیف سے اورنگ زیب عالمگیر کی آپ کے مشائخ سے روابط کی تفصیلات معلوم ہوسکتی ہیں؟(51) تو مولانا نے بتایا کہ مجھے اس وقت صرف قاضی رضی الدین کنجاہیؒ کے متعلق یاد ہے کہ بادشاہِ وقت نے انہیں قاضی بنانے کے لیے اپنے پاس بلایا۔ لیکن آپ نے کہا کہ من جعل قاضيا فقد ذبح بلا سكين۔ اورنگ زیب نے یہ سن کر ارادہ ترک کرلیا۔ کمافی تذکرۂ نوشاہی للمحمد حیات نوشاہیؒ۔(52)

جامع احقر نے عرض کیا آپ بنیادی طور پر ایک تذکرہ نویس ہیں، آپ کو متقدمین تذکرہ نویسوں کی روشِ تذکرہ نگاری میں کیا خامیاں محسوس ہوئیں؟ ان قدیم تذکروں کے پیش نظر تحقیق میں آپ کو کس قسم کی دقتیں محسوس ہوئیں اور آپ نے اس روش کو بدلنے میں کیا تجدد فرمایا؟

Marfat.com

تو مولانا نے کہا مجھے حسب ذیل تاریخی خامیاں نظر آئیں:

ا۔ تذکرہ نویسوں میں اپنے اجداد کی روایات کو محض محفوظ کرنے کا جذبہ تھا تاریخ کے اصولوں سے بے بہرہ تھے۔

۲۔ جس کے نتیجے کے طور پر ہمیں بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً سنین زندگی کے تسلسل یعنی توقیت (Chronology) کے لحاظ سے کسی بھی بزرگ کا تذکرہ لکھنا بہت دشوار ہے۔ (۵۳)

مولانا نے کہا کہ ہم اس وسیع اور اہم سوال کا جواب غور کرنے اور سوچنے کے بعد دیں گے۔ مولانا نے اپنے ذوق وجنونِ کتب بینی وجمع وتدوین کا ذکر کیا کہ مجھے کتابوں کا کبھی بوجھ محسوس نہیں ہوا۔ اکثر میں کتابوں سے لدا پھندا ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جایا کرتا تھا۔ راستے ریتلے بھی ہوتے تھے۔

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ / ۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ

راقم گیارہ بجے صبح مطب میں پہنچا تو مولانا شرافت تشریف فرما نہیں تھے۔ پندرہ منٹ کے بعد آ گئے تو آتے ہی تاخیر سے پہنچنے کی معذرت کی۔ مولانا کے ایک عقیدت مند نے مجھ سے پوچھا کہ میں بھی مولانا شرافت کے ملفوظات جمع کر رہا ہوں، تم بتاؤ کہ میں اس مجموعہ کا نام کیا رکھوں۔ راقم نے کہا کہ ''سخنانِ شرافت'' بہتر نام ہے۔ لیکن وہ مصرّ تھا کہ میں اس کا نام بھی قدیم روش کے مطابق رکھنا چاہتا ہوں۔ اصل یہ ہے کہ یہ جامع نعیم اختر قمر صاحب نہ تو قدیم ملفوظات کی روش سے واقف ہیں اور نہ ہی انہیں جدید تقاضوں کا علم ہے۔

مولانا نے راقم کے ہاتھ میں کتاب اذکارِ ابرار ترجمۂ اردو گلزارِ ابرار (۵۴) مؤلفہ محمد غوثی بن حسن شطاری دیکھی تو نہایت اشتیاق سے مطالعہ فرمانے لگے۔ آج مولانا کو مرید کے جانا تھا اس لیے صرف ایک گھنٹہ بیٹھ کر بارہ بجے رخصت ہو گئے اور دوبارہ بروز بدھ ۳۱ جنوری آنے کا وعدہ کیا۔

Marfat.com

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء

نوشاہی منزل، نوشاہی سٹریٹ، محمدی پارک، راج گڑھ، لاہور

مولانا شرافت پانچ بجے قبل شام تشریف لائے۔ مولوی محمد لطیف زار نوشاہی کے صاحبزادے کی شادی کے موقع پر آج یہ اجتماع ہوا ہے۔ حاضرین میں مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری، میاں محمد دین کلیم اور یہ جامع سخنان بھی شامل ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ کلیاتِ نوشہ کی طباعت کے مصارف مولوی لطیف صاحب سے وصول کیے بغیر نہ تو کھانا کھانا ہے اور نہ ہی یہاں سے جانا ہے۔

حکیم صاحب نے کہا کہ سکینۃ الاولیاء دارا شکوہ اردو ترجمہ مقبول بیگ بدخشانی مطبوعہ پیکجز لاہور بہت غلط ترجمہ ہے۔ اس میں مندرج آیات تک غلط ہیں۔ کلیم صاحب کی مؤلفہ سوانح حضرت داتا گنج بخشؒ کی غلطیوں کی نشاندہی فرمائی کہ یہ کتاب بداحتیاطی کا ایک نمونہ ہے۔ مردانہ کھوکھر بانی قصبہ مردانہ نزد میتھ جہاں پر مراد شاہ مدفون ہیں، کے مزار کا پتہ نہیں چلتا۔ کلیم صاحب نے مزار کی جو نشان دہی کی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

شرافت صاحب نے کہا کہ آج صبح پیر اقبال حسین بن پیر وزیر علی شاہ حامی (برادر کلاں غلام دستگیر نامی مرحوم و تلمیذ داغ) مجھ سے ملنے آئے اور دو گھنٹہ تک میرے پاس بیٹھے رہے۔ کلیم صاحب نے بتایا کہ دیوان حامی قلمی بخطِ مصنف، نامی صاحب کے کتب خانہ میں تھا جس کے دو ہزار صفحات تھے۔ داغ نے اس پر اصلاح دی تھی۔ لاہور میں داغ کے چند شاگرد تھے جن میں علامہ اقبال، منشی عبدالمجید ازلؔ اور تیسرے حامیؔ بڑے اہم اہل علم حضرات تھے۔ ازل نے داغ کے تلامذہ (۵۵) پر ایک ضخیم کتاب تصنیف تھی جس کا مسودہ تلف ہوگیا۔

جناب شرافت نے ایک خطی نسخہ امیر نامہ (قصہ امیر حمزہ) منظوم پنجابی تصنیف امام بخش بسال ۱۲۸۴ھ، مقامِ تصنیف پسیاں والی، نزد نارنگ، ضلع شیخوپورہ، پنجاب دکھایا۔ بڑی عجیب چیز ہے۔ ۴۰۴ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۴۔ یہ کتاب کتب خانۂ نعیم اختر قمر نوشاہی بن مولوی محمد طفیل مجدّدی صاحب بمقام سرمیدانی ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ کاتب اس کے شیخ علی محمد مجدّدیؒ ہیں۔ نعیم

Marfat.com

اختر قمر صاحب نے بتایا کہ امیر نامہ مذکور کا ایک خطی نسخہ بخطِ مصنف انہوں نے قصبہ کانی، ضلع سیالکوٹ میں دیکھا تھا جواب ضائع ہوگیا ہے۔

راقم کے سوال پر کہ حافظ برخوردار پنجابی کتنے ہوئے ہیں؟ تو مولانا نے کہا:

۱۔ حافظ سید برخوردار بحر العشق فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت نوشہ گنج بخش، مدفون ساہن پال شریف، ضلع گجرات،

۲۔ حافظ برخوردار نوشاہی مدفون بُچہ چٹھہ، ضلع گوجرانوالہ۔ مصنف مرزا صاحباں اور یوسف زلیخا وغیرہ،

۳۔ حافظ برخوردار رانجھا ساکن وستی شاہاں والی، متصل تخت ہزارہ، ضلع سرگودہا مصنف انواع پنجابی فقہ حنفی منظوم،

۴۔ حافظ برخوردار نوشاہی ہرل متوفی ۱۱۴۰ھ، مدفون ہرلاں والی، ضلع گوجرانوالہ،

۵۔ حافظ برخوردار ساکن چٹی شیخاں، ضلع سیالکوٹ،

۶۔ حافظ برخوردار ساکن ٹاہلیاں والہ، ضلع جہلم، مدرس قرآن قصبہ خود،

۷۔ حافظ برخوردار مدفون جنڈیالہ شیر خان، ضلع شیخوپورہ،

۸۔ سید برخوردار ساکن پسرور، ضلع سیالکوٹ،

۹۔ غوثی نیبھی گلزار ابرار میں برخوردار نامی حضرات کا ذکر کیا ہے۔

جناب مظفر حسین اعظمی قادری نوشاہی ساکن میرووال، حضرت بابا محمد اعظم نوشاہی متوفی ۱۹۵۶ء کی سوانح مرتب کر رہے ہیں۔ بابا صاحب پنجاب کی اہم شخصیت ہیں اس مجموعۂ ملفوظات میں جا بجا ان کا اسم گرامی آیا ہے۔ مولانا شرافت نے بتایا کہ ہم نے بابا محمد اعظم نوشاہی کے مکتوبات جمع کیے ہیں۔ اس مجموعہ کا نام مکتوبات اعظمیہ ہے، جس میں قریباً چالیس مکتوب ہیں۔

راقم نے عرض کیا کہ رسالہ احوال مشائخ کبار (۵۶) مؤلفہ سلیمان لاہوری میں ایک مقام کانو واہن کا ذکر آتا ہے لیکن اب اس قصبہ کا پتہ نہیں چلتا۔ مولانا نے کہا کہ مجھے بھی اس سے واقفیت نہیں ہے۔

Marfat.com

حکیم صاحب نے بتایا کہ میرے لکھے ہوئے کئی تبصرے ''کلیم'' کے قلمی نام کے ساتھ ماہنامہ فیض الاسلام، راولپنڈی میں چھپے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ ایک صاحب جو مولانا مودودی صاحب کے بڑے معتقد ہیں، ایک دن میرے پاس آئے اور میں نے انہیں قدیم مشائخ کی ۲۴ کتابیں برائے مطالعہ دیں تو انہوں نے کہا ان کے مطالعہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب مودودی ابوالاعلیٰ کچھ نہیں جانتے۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ جو لوگ کم علم ہیں وہ تو مولانا مودودی کے معتقد ہیں اور ذی علم حضرات مودودی صاحب سے دور رہتے ہیں۔

۲۷ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/ ۲ فروری ۱۹۷۳ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

راقم بارہ بجے قبل دوپہر پہنچا۔ مولانا بالائی منزل پر لکھنے پڑھنے میں مصروف تھے۔ مولانا نے کہا کہ مجھے خواجہ غلام فرید ملتانیؒ کا یہ شعر بہت پسند ہے۔ یہ شعر خود مولانا نے اس بیاض میں تحریر کیا۔

ہک ہے، ہک ہے، ہک ہے، سانوں ہک دی دل وچ سک ہے
جیہڑا ہک کوں ڈوں کر جانے اوہ کافر مشرک ہے

مولانا نے کہا کہ احمد یار مرالوی متوفی قریباً ۱۲۷۰ھ کو لوگ دو شخصیات بنائے ہوئے ہیں۔ یہ اصل میں ایک ہی شخصیت ہے۔ احمد یار مرالوی نے ابتدائی زندگی اسلام گڑھ قریب جلال پور جٹاں میں گذاری جو گجرات سے آٹھ میل بجانب مشرق آباد ہے۔ اس کے بعد یہ موضع مرالہ (گجرات سے پندرہ کوس مغرب) چلے گئے، وہی وفات پائی۔ اس لیے انہیں اسلام گڑھی ثم مرالوی لکھنا چاہیے۔

آج یہ محفل تو خاصی طویل تھی لیکن باتیں غیر علمی ہوتی رہیں۔ کیونکہ مولانا شرافت تحریر و تصنیف میں مصروف رہے۔

Marfat.com

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ/ ۳ فروری ۱۹۷۳ء

بروز ہفتہ، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

آج راقم صبح دس بجے حاضر خدمت ہوا۔ آج کی حاضری کا خاص مقصد اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کے لیے ''نوشاہی'' خاندان کی تاریخ پر ایک مقالہ لکھ کر دینا ہے۔ آج راقم نے مولانا کی موجودگی و راہنمائی میں یہ مقالہ لکھا۔ حیرت و استعجاب کے کئی واقعات گذشتہ صفحات میں آ چکے ہیں، لیکن آج کا واقعہ بھی نہایت عجیب ہے کہ مولانا شرافت نے تمام نوشاہی رجال کے سنین ولادت و وفات زبانی املا کروا دیئے۔ راقم نے بعد میں اصل کتب سے موازنہ کیا تو کوئی سن غلط نہیں تھا۔

اس وقت مولانا نے کلیات نوشہ اردو کے اشعار کی کل تعداد ۲۴۰۴ بتائی۔ اس میں سے ۱۰۹ اشعر گنج الاسرار کے منہاء کر دینے سے اب کلیات کے اشعار کی تعداد ۲۲۹۵ ہے۔

راقم نے دریافت کیا کہ جواہر علویہ (۵۷) مؤلفہ مولانا رؤف احمد رافت مجددیؒ (۵۸) کے ص ۴۷ پر ایک قطعۂ تاریخ وفات (۵۹) تصنیف مولوی غلام محی الدین کنجاہی (۶۰) تحریر کیا گیا ہے یہ کنجاہی کون تھے؟ تو مولانا نے بتایا کہ یہ بزرگ مولوی محمد صالح کنجاہی نقشبندی مصنفِ سلسلۃ الاولیاء کے حقیقی بیٹے تھے۔

آج مولانا شرافت صاحبِ ملفوظات ہذا ٹھیک بارہ بجے لاہور سے رخصت ہو گئے۔

۹ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ/ ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء

ساہن پال تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات۔ مولد و مسکن صاحبِ ملفوظاتِ ہذا۔

راقم احقر آج چھ بجے کے قریب شام کو ساہن پال پہنچا۔ حاضری کی غرض مولانا شرافت کے مرتبہ کلیاتِ حضرت نوشہ اردو پر ایک مبسوط مقدمہ لکھنا ہے۔ چونکہ دن بھر کے سفر سے خاصی تھکن محسوس ہو رہی تھی اس لیے شب بھر آرام کیا۔ احباب کی مزاج پرسی کے بعد گفتگو کا آغاز ہوا۔ مولانا کے دونوں صاحبزادے سید ریاض الحسن اور سید سعید الظفر بھی تشریف فرما تھے۔ نہایت

Marfat.com

اخلاق سے ملے۔

راقم نے عرض کیا کہ میرے پاس باقر الانوار مصنفہ سید باقر بن عثمان بن داؤد بخاری (۶۱) کا خطی نسخہ موجود ہے اور ان دنوں ایرانی اسی مصنف کی ایک کتاب جواہر الاولیاء شائع کرنا چاہتے تھے۔ میں یہ کتاب انہیں ان شرائط پر دے دیتا ہوں کہ وہ اس کے عوض کلیاتِ نوشہ اردو کے لیے اعلیٰ کاغذ اور راقم کی تالیف احوال و آثار شرافت نوشاہی کا فارسی ترجمہ کر کے اپنے ادارہ سے شائع کروادیں۔ راقم کی یہ تجویز پسند کی گئی۔

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ/۱۳ مئی ۱۹۷۳ء

ساہن پال، گجرات

آج مقدمہ کی تدوین کا سلسلہ شروع کیا اور مولانا اپنے گھر سے سینکڑوں کتابیں جو کہ خود ان کی تصانیف ہیں، لائے۔ بے چارے بار بار کتابیں لانے کے لیے گھر جاتے رہے۔ آج دن بھر کی شدید کوشش کے بعد حضرت نوشہ کے سوانحی پہلوؤں پر دس صفحات لکھے گئے۔ شام چھ بجے لکھنے کا سلسلہ ترک کر کے صحن میں چارپائیاں بچھائیں اور رات بارہ بجے تک مولانا سے نہایت اہم علمی گفتگو ہوتی رہی۔ باقر بن عثمان بخاری کی کتاب جواہر الاولیاء کا خطی نسخہ مولانا نے مولوی غلام رسول مخدوم چشتی نظامی ساکن چھنی لک ضلع گجرات سے منگوانے کے لیے آدمی بھیجا لیکن وہ نہ مل سکے۔ رات مولانا نے بتایا مولوی غلام حسین مرحوم ولد مولوی محمد ابراہیم مرحوم خلیفۂ مولوی غلام نبی صاحب للہی کے کتب خانہ واقع سینتھل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کے مکتوبات جامع مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کا ایک خطی نسخہ اور بہت سی دیگر قلمی کتب موجود ہیں۔ (۶۲)

مولانا آج رات اپنی تصانیف جن کی تعداد اس وقت تک تقریباً ۱۸۰ ہے کے متعلق بڑے فکر مند تھے کہ ان کو کیوں کر محفوظ کیا جائے کیوں کہ ان کی اولاد میں اس ذوق کا کوئی خلف نہیں ہے۔ (۶۳) راقم نے مشورہ دیا کہ ان کی اشاعت کا حتی الامکان جلد انتظام کیا جائے۔ باقی

Marfat.com

کتابیں کسی محفوظ سرکاری کتب خانہ میں جمع کروا دی جائیں۔ [۶۴] اسی موضوع پر گفتگو کرتے کرتے رات نیند آ گئی۔

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ/۱۴ مئی ۱۹۷۳ء

ساہن پال، گجرات

آج علی الصبح مقدمہ کی تکمیل کا کام شروع کیا اور ایک بجے قبل دوپہر ختم کیا۔ اب مولانا کے کتب خانہ میں محفوظ مخطوطات کی فہرست مرتب کرنے کا ارادہ ہے، جس کے لیے ان کے گھر جانا ہے۔ آج صبح مولانا کا ایک خادم مذکورہ گاؤں سے کتاب جواہر الاولیاء کا خطی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۳ھ بخطِ محمد علی لے آیا۔ جس کا مختصر سا تعارف لکھ لیا۔ باقی وقت شام تک مولانا کے گھر میں ان کے کتب خانہ کے مخطوطات کی فہرست مرتب کرنے میں صرف کیا۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ/۱۵ مئی ۱۹۷۳ء

ساہن پال، گجرات

آج علی الصبح مولانا کے گھر جا کر ان کے بقیہ مخطوطات کی فہرست مرتب کی اور مفتی غلام سرور کی حدیقۃ الاولیاء [۶۵] کی ترتیبِ جدیدہ کے سلسلہ میں میں نوشاہی حضرات کے سنین ولادت و وفات کی جدید تحقیقات جو مولانا نے اپنی بے مثال ضخیم و جسیم کتاب شریف التواریخ میں کی ہیں، بہت سے اقتباسات لیے۔ مولانا نے نہایت مہربانی سے دو ناقص الطرفین مخطوطات راقم کو عنایت کیے۔ ان میں ایک مخطوطہ میں قطب العالمؒ کے ملفوظات [۶۶] ہیں جن کے اصل نام وغیرہ کی بابت ہنوز کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ حضرت نصیر الدین محمد چراغ دہلیؒ اور شاہ رکن عالم ملتانیؒ کے معاصر اور ملنے والوں میں سے تھے۔

کل مولانا کے ہمراہ قریشی احمد حسین احمد صاحب کے ہاں گجرات جا کر مخطوطات

Marfat.com

دیکھنے ہیں۔ان کے ہاں کل ایرانی بھی آئیں گے۔ان ایرانیوں میں محمد حسین تسبیحی مخطوطات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

۱۱ شعبان ۱۳۹۳ھ/ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء

مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

حضرت شرافت گیارہ بجے قبل دوپہر تشریف لائے۔معانقہ کے بعد حکیم صاحب نے سیلاب سے ہونے والے نقصان کا تذکرہ کیا۔اس سیلاب میں حضرت شرافت کے کتب خانہ کے چند نوادر اور مطبوعہ کتب بھی ضائع ہوئی ہیں۔خدا کا شکر ہے کہ مخطوطات بچے رہے۔البتہ ان کا مسکن ساہن پال بالکل تباہ ہو گیا۔اب وہاں آبادی کے آثار نظر نہیں آتے۔حضرت شرافت نے بتایا کہ جب سیلاب آیا تو ہم ایمن آباد میں تھے۔ایک آدمی کے ذریعہ اپنے گاؤں کا حال معلوم کیا تو پانی کے داخل ہونے کی اطلاع ملی تو ہم فوراً وہاں پہنچے۔ہمارے بھتیجے رضا اللہ شاہ (۶۷) نے نہایت محنت و جانفشانی سے کتب خانہ بچانے کی سعی کی۔گاؤں کی جامع مسجد کی چھت پر کتابیں پہنچائیں، لیکن بارش کی وجہ سے پھر کتابیں نیچے اتارنا پڑیں۔اب ہمارا سارا سامان اور آب زدہ کتابیں موضع رہاڑ، متصل علی پور چٹھہ میں منتقل کر دی گئی ہیں۔سارے گاؤں میں چند مکانات بچے ہیں۔(۶۸)

مولانا نے نجی ذخائر میں بعض مخطوطات کی نشان دہی کی اور بتایا کہ تسہیل التعرف تصنیف حضرت شیخ عبدالحق دہلوی، قلمی، کاتب مولانا غلام قادر شائق فاروقی قادری نوشاہی رسول نگری بن مولانا شیخ احمد مملوکہ مفتی بشیر حسین حنفی خطیب جامع مسجد محلّہ گورستان والہ شہر گوجرانوالہ ہے نیز ان کے پاس مولانا غلام قادر شائق کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تین بیاض بھی ہیں۔چودھری سید محمد مرحوم محلّہ ریتاں والہ، گوجرانوالہ کے پاس قلمی کتابیں موجود ہیں۔ان میں مقامات داؤدی، بیاض گل محمد صاحب بن شاہ عصمت اللہ نوشاہی، شجرہ چودہ خانوادۂ تصوف وغیرہ اہم مخطوطات

Marfat.com

تھے۔ بیاض کوئی چرا کر لے گیا تھا۔

راقم نے عرض کیا کہ سلسلۃ الاولیاء تصنیف حضرت محمد صالح کنجاہی کے حواشی پر جو تاریخیں نظم کی گئی ہیں وہ مصنف کے صاحبزادے مولوی غلام محی الدین کنجاہی کی تصنیف ہیں۔ان کی تاریخیں حضرت مولانا شاہ رؤف احمد مجددیؒ نے جواہر علویہ میں بھی نقل کی ہیں۔قبلہ حکیم صاحب نے اس سے اختلاف کیا کہ سنین سے مطابقت مشکل ہے۔کیونکہ شاہ صاحب کا سالِ وفات ۱۲۴۹ھ ہے اور صاحبِ سلسلۃ الاولیاء کا سال وفات ۱۳۰۷ھ ہے۔تاہم یہ امر متنازعہ ہے حضرت شرافت نے کہا کہ سلسلۃ الاولیاء میں منقول تواریخ اور جواہر علویہ میں منقول تواریخ سے مطابقت کے بعد ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔حضرت شرافت نے بتایا کہ سلسلۃ الاولیاء میں غنیمت کنجاہی کے پوتے شیخ احمد کی بابت تحریر ہے کہ انہیں قصائد بدر چاچ حفظ تھے اور زبانی ان کی تعلیم دیتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ رقعات غنیمت والی بیاض مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب میں رقعاتِ شیخ احمد انہیں شیخ کے رقعات ہیں۔

۱۲ شعبان ۱۳۹۳ھ/ ۹ ستمبر ۱۹۷۳ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

راقم فقیر مطب مذکور میں بارہ بجے کے قریب شاہدرہ سے دو قلمی تذکرے ،تاریخ الدیوان درحالات حاجی دیوان عبداللہ پوٹھوہاری مصنفہ مولوی عبداللہ ساکن چک عمر گجرات اور حضرات حجرہ شاہ مقیم کے بارے میں دو کتابیں تذکرہ مقیمی مصنفہ سید احمد علی بن سید محمد صادق بسال ۱۱۷۲ھ اور دوسرا تذکرہ حضرات حجرہ مصنفہ میاں محمد بخش بن شمس الدین ساکن کھڑی لایا (۶۹) یہ مخطوطات راقم حضرت شرافت کے لیے لایا۔شرافت صاحب نے بتایا کہ تذکرہ مقیمی وہی ہے جس کا مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی کتابوں میں حوالہ دیا ہے۔اس لیے اس کی نقل لازم ہے۔میاں محمد بخش والے تذکرے کا اردو ترجمہ بوستانِ قلندری (۷۰) کے نام سے چھپ چکا ہے۔حضرت شرافت نے بتایا کہ آج کل ہم دیوان حضرت شاہ محمد غوث اوچیؒ خطی نسخہ ذخیرۂ آزر دانش گاہ

Marfat.com

پنجاب لاہور نمبر ۷۰۷ نقل کررہے ہیں۔

۱۵ شعبان ۱۳۹۳ھ/ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۳ء

کل راقم احقر کلیاتِ حضرت نوشہ اردو کتابت شدہ کا پیاں لینے کے لیے رائے ونڈ گیا۔ کاتب مل گیا۔ آج یونیورسٹی لائبریری میں اس بیاض کی زیارت کی جو حضرت نوشہؒ کے کلام پر مشتمل ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ بیاض فقیر غلام محی الدین نوشاہیؒ کے خاندان کی ہے اس میں حضرت نوشاہ کا اردو اور پنجابی کلام کے علاوہ بہت سی منظومات بھی ہیں۔ جو دیگر کتب تاریخ میں نہیں پائی جاتیں۔ اس کے علاوہ سرِ مکنون تصنیف فقیر اللہ مرید مرزا امانت صاحب بھی دیکھی۔ یہ بھی اردو ادب کا ایک قدیم نمونہ ہے۔ لائبریری سے ہم سیدھے حکیم صاحب کے مطب پر پہنچے۔ اس وقت ہم کلیاتِ نوشہ کے اردو کلام میں اصل بیاض کے مطابق صفحات کے نمبر درج کر رہے ہیں۔

راقم نے سوال کیا کہ حضرت علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کے بیٹوں کے نام کیا کیا تھے؟ آپ نے کہا ان کے صاحبزادوں میں سے عبداللہ، رحمت اللہ، رحمٰن قلی تھے۔ تذکرہ نوشاہی میں لکھا ہے کہ مولوی عبداللہ اور رحمت اللہ پسران عبدالحکیم محمد ہاشم دریادل کے ساتھ ہم سبق تھے۔ رحمٰن قلی کا نام کرامت نامہ شاہ دولہ (۷۱) میں آیا ہے۔

حضرت شرافت نے بتایا کہ آج پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں جو قلمی بیاضیں ہم نے دیکھیں ان میں سے ایک بیاض میں تحریر تھا کہ نستعلیق خط اکبر کے زمانے میں زیادہ مروّج ہوا۔ اس پر اکبر کے حکم سے جن اصحاب نے اس خط کو ترقی دی ان میں حضرت شیخ احمد سرہندی کا اسم گرامی بھی درج ہے۔ جو درست معلوم نہیں ہوتا۔

۱۷ شعبان ۱۳۹۳ھ/ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۳ء

مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری

Marfat.com

آج حضرت شرافت بارہ بجے کے قریب آئے۔ سب سے پہلے کلیات نوشہ کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ صفحات کی مطابقت کا کام بڑی حد تک مکمل ہوگیا ہے۔

حضرت شرافت نے بتایا کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے والد مرزا جان کے مرشد حاجی عبدالرحمٰن قادری دہلوی، حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشاہی نوشہروی (مرید حضرت نوشہ) کے مرید تھے۔ [۷۲] ثواقب المناقب میں ان کے حالات موجود ہیں صاحبِ ثواقب المناقب محمد ماہ صداقت کنجاہی بھی ان کے مرید تھے۔

حضرت شرافت نے بتایا کہ حضرت شیخ سعدی لاہوری کے اسم گرامی میں ''بلخاری'' نسبت لا یعنی ہے۔ بلخاری کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ یہ کاتبین کے تصرفات ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ اسٹوری [۷۳] نے اس نسبت کے بارے میں کوئی قیاس آرائی کی ہے کہ یہ تاریخی نام کا جزو ہے۔ شرافت صاحب نے عدد شمار کیے تو ان میں بھی کمی بیشی تھی۔ شرافت صاحب نے بتایا کہ ہمیں کتاب تحفۂ کنجاہ کی ضرورت ہے۔ اس کتاب کی بابت ہمیں مولوی عبداللہ کنجاہی مرحوم نے حسب ذیل باتیں بتائیں۔ یہ کتاب محمد جعفر کنجاہی کی تصنیف ہے جس میں کنجاہ کی بابت بہت ہی قیمتی معلومات ہیں۔ محمد جعفر ہمارے خیال میں وہی بزرگ ہیں جن کا ذکر حضرت شاہ محمد غوث لاہوری نے رسالہ درکسب سلوک میں کیا ہے کہ وہ اُن سے ملے تھے۔ [۷۴] شرافت صاحب کے پاس ان کا شجرۂ بیعت بھی ہے۔ لیکن یہ کتاب تحفۂ کنجاہ ہنوز دستیاب نہیں ہوسکی۔

۱۹ شعبان ۱۳۹۳ھ / ۱۶ ستمبر ۱۹۷۳

مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ۵۵ ریلوے روڈ، لاہور

حضرت شرافت دس بجے قبل دوپہر تشریف لائے۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن (۷۵) صاحب بھی موجود تھے۔ اس سے پیشتر بشیر حسین گیلانی سجادہ نشین حضرت شیخ محمد طاہر بندگیؒ بھی اس محفل میں موجود تھے۔

راقم فقیر نے حضرت شرافت کو ایک قلمی نسخہ احوال مشائخ کبار دکھایا۔ اس کے ورق

Marfat.com

۳۰ ب پر ایک قصبہ کا نام نواہن (۷۶) آیا تھا۔ یہ نام غیر واضح طور پر کتابت ہو گیا تھا۔ شرافت صاحب اور حکیم صاحب نے اتفاق کیا کہ یہ نام "کانواہن" ہی ہے۔

اس وقت ایک بجے دوپہر حضرت شرافت کلیات نوشہ اردو کے فرہنگ کی کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح کر رہے ہیں اور کلیات کے کاتب محمد شریف گل صاحب اپنی غلطیوں کی تصحیح کر رہے ہیں۔

راقم احقر نے عرض کیا کہ آپ نے مجھے دو قلمی نسخے عنایت کیے تھے۔ ان میں سے ایک کے بارے میں پتہ چل گیا ہے کہ وہ قطب العالم مخدوم جہانیاں جہان گشت بخاریؒ کے ملفوظات کا مجموعہ سراج الہدایہ ہے۔

راقم نے عرض کیا کہ کیا نوشاہی حضرات کی کتب قدیم میں اردو زبان کے کلمات پائے جاتے ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ سب کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً الاعجاز اور تذکرہ نوشاہی میں ہے: نوشہ صاحب نے فرمایا "چپ کر بول نہیں"۔

۲۸ شعبان ۱۳۹۴ھ/ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۴ء

مطب مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ

راقم آج صبح گیارہ بجے کے قریب حضرت شرافت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاخیر کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اپنے ذاتی کتب خانہ کا انتظام کرنا تھا۔ عزیز محمد اختر ایم اے کے گھر پر پچھلے سال ایک ہزار کے قریب کتابیں بطور امانت رکھی تھیں آج انہیں اپنے گھر منتقل کیا۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ سوہن لال سوری (۷۷) مصنف عمدۃ التواریخ (۷۸) کنجاہ کا باشندہ تھا۔ قصور کے نوشاہی بزرگوں کے بارے میں بھی گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کے فضائل و مناقب پر بھی گفتگو رہی۔ مولوی محمد منشا [تابش قصوری] صاحب نے بتایا کہ تحفۂ محمدیہ (۷۹) قلمی دررد وہابین جو کسی وقت حضرت مولانا غلام محی الدین قصوریؒ (۸۰) کے کتب خانہ میں رہ چکی ہے اب جامعہ محمدیہ راوی روڈ لاہور میں موجود ہے۔

ان دنوں حضرت شرافت صاحب کتاب ثواقب المناقب شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ پر

Marfat.com

حواشی و تعلیقات لکھ رہے ہیں۔ جو اس کتاب کے متن مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی کے طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ حضرت صاحب کے حواشی اس متن کے ساتھ ہی شائع کیے جائیں گے۔ (۸۱)

۱۸ رجب ۱۳۹۵ھ/ ۲۷ جولائی ۱۹۷۵ء

بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر، مطب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ

آج مولانا شرافت حسب وعدہ مقررہ وقت پر تشریف لے آئے۔ مزاج پرسی کے بعد کہا کہ ہمیں ملتان میں ہیضہ ہو گیا تھا۔ بڑی مشکل سے حسبِ وعدہ لاہور پہنچے ہیں۔ مولانا دراصل سنٹرل لائبریری بہاول پور سے سلسلۂ نوشاہیہ کے ایک نو دریافت مخطوطہ مرأۃ الغفور یہ تصنیف میاں امام بخش بن خواجہ نور اللہ نوشاہی برقندازی لاہوری، سال تصنیف ۱۱۹۰ھ کا فوٹوسٹیٹ حاصل کرنے گئے تھے۔ محترم شہاب دہلوی صاحب ایڈیٹر الہام بہاولپور کی وساطت سے اس کا فوٹو گراف حاصل ہو گیا۔ اس کے بعد اس نو دریافت مخطوطہ کی اہمیت پر دیر تک بحث ہوتی رہی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کتاب میں واضح طور پر حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش کا سال وفات ۱۰۶۴ھ (ورق ۹۱-الف) لکھا ہوا ہے۔ جس سے ہماری تحقیق کو مزید تقویت ملی ہے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ اس میں بعض قابل توجہ رجال کا ذکر آیا ہے جن کا تعلق قصبہ قصور سے ہے۔

اس کے بعد کتاب گنج شریف (کلیّات نوشہ اردو) کے کاتب محمد شریف گل صاحب بھی بارہ بجے حسب وعدہ کڑیال کلاں، ضلع شیخوپورہ سے لاہور مطب میں آ گئے۔ شام پانچ بجے تک مولانا، کاتب کے ساتھ مصروف رہے اور اس کی تصحیح اور فنی مسائل زیر بحث رہے۔ شام چھ بجے کاتب بھی مولانا کے ہمراہ ان کے صاحبزادہ سید سعید الظفر کے ہاں شالامار ٹاؤن لاہور چلے گئے کہ باقی کام کل کریں گے۔

Marfat.com

۱۹ رجب ۱۳۹۵ھ/ ۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء

مکان صاحبزادہ سید سعید الظفر نوشاہی، واقع شالا مار ٹاؤن، لاہور

آج علی الصبح ساڑھے چھ بجے مولانا شرافت کے ہاں شالا مار ٹاؤن، لاہور حاضر ہوا۔ کاتب صاحب بھی موجود تھے اور گنج شریف کی کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح میں مصروف تھے۔ بارہ بجے دوپہر تک ہم فارغ ہو گئے۔ کاتب کو اجرتِ کتابت ۲۱۱ روپے دیئے۔ اور انہیں رخصت کیا اس دوران نو دریافت مخطوطہ مرأۃ الغفوریہ (۸۲) مذکورہ سے استفادہ کرتا رہا۔ دو اہم اقتباسات اس میں سے لیے۔ ایک ورق ۹۰ الف دوسرا ورق ۱۰۶ اب سے منقول ہے۔ میں بھی ایک بجے دوپہر مولانا سے اجازت لے کر بارش میں اپنے گھر آ گیا۔ کل سے کتاب کی طباعت کے لیے شب و روز کام کرنا ہے۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ قطعۂ تاریخ مشمولہ احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری، دارالمورخین، لاہور، ۱۹۷۲ء، ص ۲۱۸

۲۔ اس تفسیر کا نام تاویلات القرآن ہے، مطبع میمنیہ، قاہرہ سے دو جلدوں میں ۱۲۸۲ھ کو طبع ہوئی (معجم المطبوعات العربیہ (۱/ ۱۷۷)، ۹۵ جلدیں محض قیاس آرائی ہے۔

۳۔ یہ مقالہ آج تک نہیں لکھا جا سکا۔

۴۔ ''مختار حق'' تاریخی نام ہے۔ مختار = ۱۲۴۱، حق = ۱۰۸۔ (۱۳۴۹ھ سال ولادت)

۵۔ رک: احوال و آثار سید شرافت نوشاہی مرتبہ محمد اقبال مجدّدی۔

۶۔ محمد دین کلیم (۱۹۱۷-۲۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء) تذکرہ نویس متعلق بہ اولیائے لاہور

۷۔ سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر) کے ایڈیٹر نے صفحات کی کمی کی وجہ سے جو مضامین روک لیے ان میں یہ مضمون بھی شامل تھا۔ اس سلسلے میں ایڈیٹر کا اعتذار قرآن نمبر کے صفحہ اول پر موجود ہے۔

۸۔ سید بشیر گیلانی، متوفی ۷ شوال ۱۴۰۶ھ/ ۱۵ جون ۱۹۸۶ء، سجادہ نشین درگاہ حضرت ملا محمد طاہر بندگی لاہوری (ف: ۱۰۴۰ھ) خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

۹۔ حدیقۃ الانساب تالیف سید شرافت، بسال ۱۳۵۳ھ (احوال و آثار شرافت، ص ۳۹)

۱۰۔ صوفی برکت علی صاحب لدھیانوی (دارالاحسان) ۱۹۱۱-۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء

۱۱۔ ڈاکٹر محمد ریاض صاحب نے احوال و آثار و اشعار میر سید علی ہمدانی، مطبوعہ اسلام آباد، ۱۹۸۵ء میں اس رسالہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۔ پشت نامہ ہسوہ (ہ-س-و-ہ) تالیف سید واحد علی وحید، مطبوعہ مطبع اکلیل، بہرائچ، ۱۹۲۹ء

۱۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مقامات مظہری، طبع لاہور، ۱۹۸۳ء، مقدمہ۔

۱۴۔ بیاض مولوی عبداللہ (چک عمر) شمارہ ۲۹ مخزونہ کتابخانہ القرشیہ، قلعہ دار، کتاب دوست، اسلام آباد، شمارہ ۲، ص ۵۰

۱۵۔ دیوان شائق دو جلدیں مخزونہ کتابخانہ مذکور، کتاب دوست، اسلام آباد، شمارہ ۲، ص ۵۳

۱۶۔ غلام دستگیر نامی (۱۸۸۳ء-۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء) تذکرہ نویس خاندان خود۔

Marfat.com

۱۷۔ شجرہ طیبہ پہلی بار ۱۸۹۸ء میں اور اب دوبارہ ۲۰۰۵ء میں بہ اہتمام ڈاکٹر سید مزمل حسین شاہ چشتی نظامی، موضع جاجوکی، ضلع گوجرانوالہ طبع ہو چکی ہے۔ شجرہ طیبہ طبع ۲۰۰۵ء کی پشت پر ان کی چوبیس (۲۴) تصانیف کی فہرست دی گئی ہے۔

۱۸۔ محمد اختر صاحب فوج میں ملازم ہو گئے تھے، اب وہ ریٹائرڈ کرنل ہیں اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے منسلک ہیں۔

۱۹۔ یہ ترجمہ حاجی ارشد قریشی مرحوم (مالک المعارف، لاہور) نے طبع کروانے کے لیے کتابت کروایا تھا لیکن افسوس کہ شائع نہ ہو سکا۔ اقبال احمد فاروقی صاحب نے دوبارہ ترجمہ کیا جو شرافت صاحب کے حواشی مذکور کے بغیر طبع ہوا۔

۲۰۔ فہرست کتاب خانہ القرشیہ قلعہ دار، کتاب دوست، اسلام آباد، شمارہ ۲، ص ۴۰

۲۱۔ اس موضوع پر مولانا شرافت نے گنج شریف (کلیاتِ حضرت نوشہؒ) اردو اور پنجابی کے مقدموں میں بحث کی ہے۔

۲۲۔ گھروال پنجاب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ ہے اس کا تلفظ (gharwal) کیا گیا ہے، دیکھیے:
Glossaryof Tribes and Casts of the Panjab, Vol-II, p.284
نیز ملاحظہ ہو: فرحتہ الناظرین (۸۲-۸۳)؛ آئین اکبری ۲/۶۱ میں ایک گاؤں کھوکھووال، کانوواہن کے قریب بتایا گیا ہے جو ہمارے مفہوم سے زیادہ قریب ہے۔ ممکن ہے شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری کے شیخ بایزید ثانی اور شیخ فرید ثانی سرہندی کا تعلق اس قصبہ سے رہا ہو۔ دراصل احقر کو ایک مخطوطہ احوال مشائخ کبار کی تصحیح کے لیے معلومات درکار تھیں۔ بعد میں یہ کتاب مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد سے ۲۰۰۰ء میں چھپ گئی۔

۲۳۔ وفات ۱۸۶۷ء، مؤلف تحقیقات چشتی در تاریخِ لاہور۔

۲۴۔ سید محمد لطیف جج، وفات ۱۹۰۲ء مورخ لاہور۔ انگریزی میں لاہور، ملتان اور آگرہ کی تاریخ پر کتب کے مؤلف

۲۵۔ بعد میں یہ مقالہ سہ ماہی العلم، کراچی، اپریل تا جون ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا۔

۲۶۔ رقعات غنیمت کنجاہی، صحیفہ، لاہور شمارہ ۶۲، جنوری ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا۔

۲۷۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: نقدِ ملفوظات مؤلفہ نثار احمد فاروقی، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۹ء۔

۲۸۔ جسٹس حمود الرحمٰن (۱۹۱۰ء-۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء) سربراہ کمیشن تحقیقی رپورٹ (۱۹۷۲-۱۹۷۴ء)۔

۲۹۔ ابراہیم علی چشتی ۱۹۱۷-۱۹۶۸ء۔

۳۰۔ سر سکندر حیات کا تعلق یونینسٹ پارٹی (Unionist Party) سے تھا، وہ دو مرتبہ ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۴ء میں پنجاب کے عارضی گورنر بھی رہے (ولادت ۱۸۹۲ء، وفات ۱۹۴۲ء)۔

Marfat.com

۳۱۔ شیخ عبدالجلیل معروف بہ چوہڑ بندگی لاہوری (متوفی ۹۱۰ھ) رک: تاریخِ جلیلہ از نامی۔

۳۲۔ وفات ۲ ستمبر ۱۹۹۴ء، بمقام مشہد، ایران۔

۳۳۔ Muslim Revivalist Movements in Northern India یہ کتاب آگرہ سے ۱۹۶۵ء کو طبع ہوئی۔ مؤلف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو دراصل حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کے سخت خلاف ہے۔ مؤلف کے نگران پروفیسر محمد حبیب نے اس پر اپنے تعارفی کلمات میں بہت زبان درازی کی ہے۔ لکھا ہے کہ مؤلف کی تحقیقات کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحقیقات پر فوقیت حاصل ہے۔ انہی ڈاکٹر رضوی سے حضرت شرافت نوشاہی کے فرزند سعید الظفر صاحب کے گھر لاہور میں پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی تھی۔

۳۴۔ سید صباح الدین عبدالرحمٰن، منتظم دارالمصنفین اعظم گڑھ، بھارت، مدیر معارف، (ولادت ۱۹۱۱ء، وفات ۱۸ نومبر ۱۹۸۷ء)۔

۳۵۔ یہ کتاب یعنی نذر شمس، جناب محمد عالم مختار حق نے مرتب کی جو بیکن بکس لاہور میں زیر طبع ہے۔ میرا اس میں مولوی شمس الدین مرحوم کے نوادر پر ایک ضمیمہ شامل ہے

۳۶۔ تحائف قدسیہ کا یہ خطی نسخہ اب جناب محمد عالم مختار حق لاہور کے پاس ہے۔ انھوں نے بتایا کہ وہ ایک روز شرقپور گئے اور مولانا نصرت صاحب کے مخطوطات والی الماری دیکھی جو لال بیگوں کی آماجگاہ تھی۔ مخطوطات ورق ورق ہو چکے تھے۔ میری نظر اس نسخے پر پڑی جو کسی زمانے میں مجلد تھا لیکن اب شیرازہ بکھر چکا تھا۔ مختار حق صاحب نے ان سے کہہ کر تحائف قدسیہ کے اوراق اٹھا لیے۔ نصرت صاحب کے پاس لعل بیگ بدخشی کی ثمرات القدس کا بھی ایک قلمی نسخہ تھا معلوم نہیں لال بیگ اس کا کیا حشر کرتے ہیں؟

۳۷۔ مولانا نور محمد مدقق لاہوری، پنجاب کے اکابر علماء میں سے تھے، شاہ محمد غوث لاہوری ان کی خدمت میں ایک ماہ تک رہے اور اشغال سیکھے (رسالۂ کسب سلوک ۴۳)، شاہ میر قلندر لاہوری ف ۱۱۶۹ھ بھی مولانا مدقق سے ملے اور گفتگو کی (شریف التواریخ، ۳/۲/۵-۱۷۶-۱۷۵) مولانا مدقق کا سال وفات ہمیں معلوم نہیں ہے۔

۳۸۔ شریف التواریخ دراصل نوشاہی سلسلہ کے مشائخ و متوسلین کا مفصل تذکرہ ہے جو پندرہ حصوں میں ہے۔ اس کی پہلی دو جلدیں مرحوم نے خود شائع کی تھیں بقیہ حصے مؤلف کے وصال کے بعد ان کے ادارۂ معارف نوشاہیہ، ساہن پال نے بخط مؤلف کا عکس شائع کر دیا ہے۔ تفصیل پہلے حصے میں گزر چکی ہے۔

۳۹۔ مقابیس المجالس (ملفوظاتِ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے) جامع رکن الدین محمد (فارسی) مطبوعہ آگرہ، ۱۳۲۱ھ (و بہ بعد)۔

۴۰۔ مفتی محمد باقر لاہوری (متوفی حدود ۱۱۰۹ھ) مفتی لاہور و خلیفۂ حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی۔

۴۱۔ کنز الہدایات (موضوعی تلخیص مکتوبات حضرت مجدّد الف ثانی و مکتوبات معصومیہ)، دیکھیے: مقامات معصومی، طبع

Marfat.com

لاہور،۲۰۰۴ء،۴/ ۳۴۹-۳۳۶

۴۲۔عکس مشمولہ مقامات معصومی،۴/ ۵۴۹

۴۳۔حاجی محمد سعید لاہوری (ف ۱۱۶۲ھ) رک: حدیقۃ الاولیاء، حواشی ۲۰۳

۴۴۔مناقب مخدومین (احوال شاہ صفی اللہ سرہندی ومیاں محمد ابراہیم ٹھٹھوی) مؤلفہ محمد امین چھترائی، مرتبہ محمد اقبال مجددی، زیر طبع حوزۂ نقشبندیہ لاہور۔

۴۵۔محمد اعظم دیدہ مری مؤلف تاریخ کشمیری اعظمی (رک: لطائف المدینہ، طبع لاہور، مقدمہ)

۴۶۔شاہ عنایت قادری قصوری (متوفی بعد ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء) رک: حدیقۃ الاولیاء، ص ۶۳-۶۴

۴۷۔مرآۃ العاشقین، ص ۲۱۷

۴۸۔جواہر الاولیاء مرتبہ ڈاکٹر غلام سرور، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۶ء

۴۹۔غنیمت کنجاہی کی فارسی مثنوی گلزار محبت کا جو مخطوطہ شیخ کرامت اللہ قانونگو، گجرات کے پاس تھا، بخط مصنف نہیں ہے۔ میں نے یہ نسخہ مارچ ۲۰۰۷ء میں گجرات کے ایک علم دوست وکیل جناب عارف علی میر کے پاس دیکھا اور اسے مرتب کیا اور اس کے کاتب کا نام متعین کیا ہے۔ یہ مثنوی، المیر ٹرسٹ لائبریری، گجرات نے جنوری ۲۰۰۸ء میں شایع کی۔ (عارف نوشاہی)

۵۰۔حکیم صاحب کا یہ مفصل مقدمہ، کشف المحجوب کے اردو ترجمہ از مولانا ابوالبرکات سید احمد، مطبوعہ المعارف، لاہور میں متعدد مرتبہ طبع ہوا۔

۵۱۔جامع ملفوظاتِ حاضران دنوں اورنگ زیب کے علماء مشائخ سے تعلقات کے موضوع پر کچھ مواد جمع کر رہا تھا، جس کے بعض نکات احقر کی مرتبہ کتابوں حسنات الحرمین اور مقامات معصومی کے مقدمات میں شامل ہیں۔

۵۲۔شریف التواریخ جلد سوم، حصہ اول موسوم تحائف الاطہار ملاحظہ کریں۔

۵۳۔راقم برصغیر میں تذکرہ نویسی کے اصول وضوابط اور علماء واولیاء کے تذکروں پر ایک مفصل کتاب تیار کر رہا تھا۔ یہ کام آج تک جاری ہے، اس کے بعض نکات احقر کے کتابچہ علمائے ساہووالہ کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

۵۴۔گلزار ابرار کا یہ ترجمہ فضل احمد جیوری صاحب کا ہے جو آگرہ سے ۱۳۲۶ھ کو طبع ہوا، پھر لاہور سے شائع ہوا۔ اس کا فارسی متن مرتبہ ڈاکٹر محمد ذکی خدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ۱۹۹۴ء اور ۲۰۰۱ء میں چھپا ہے۔

۵۵۔ڈاکٹر اصغر کا پی ایچ ڈی کا مقالہ شاگردانِ داغ کی ادبی خدمات کے نام سے ۲۰۰۳ء میں دہلی سے شائع ہوا ہے۔ یہ بہت ہی تشنہ اور سرسری سا مقالہ ہے اس میں پنجاب کو شامل ہی نہیں کیا گیا۔

۵۶۔احوالِ مشائخ کبار (ملفوظات شیخ محمد اشرف شطاری لاہوری ف ۱۱۰۴ھ) مرتبہ اقبال مجددی، ناشر مرکز

Marfat.com

تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۰ء

۵۷۔ جواہر علویہ (تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ) سال تالیف ۱۲۴۹ھ، خطی مخزونہ کتابخانۂ درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی، اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور، س ن۔

۵۸۔ مولانا شاہ رؤف احمد رافت مجددی، وفات حدود ۱۲۴۹ھ۔

۵۹۔ یہ قطعات تاریخ وصال حضرت ابوعلی فارمدی اور حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی کے ہیں۔ جواہر علویہ کے اردو مترجم (نام درج نہیں ہے) نے انہیں مولوی غلام محی الدین کنجاہی (ولادت ۱۲۵۱ھ) سے منسوب کر دیا ہے جبکہ جواہر علویہ کی تالیف ۱۲۴۹ھ کے وقت مولوی کنجاہی محض دو یا تین سال کے تھے، ہم نے اپنے ایک سفر دہلی کے دوران مولانا ابوالحسن زید فاروقی مرحوم کے کتب خانہ مذکور میں حاضر ہو کر یہ خطی نسخہ اسی غرض سے دیکھا تو اس کے متن میں یہ قطعات درج نہیں تھے۔

۶۰۔ مولوی غلام محی الدین کنجاہی (۱۲۵۱-۱۲۸۴ھ) بن مولوی محمد صالح کنجاہی (۱۲۲۰-۱۳۰۷ھ)

۶۱۔ باقر الانوار بھی جواہر الاولیاء کی طرح اولیائے کرام کے وظائف و معمولات کا مجموعہ ہے۔

۶۲۔ مولانا غلام محی الدین قصوری اس کے جامع نہیں ہیں بلکہ ایک مروّجہ مجموعہ مکتوبات جامع شاہ رؤف احمد رافت سے انتخاب کیا ہے۔

۶۳۔ مولانا شرافت نوشاہی کے برادر زادے ڈاکٹر سید عارف نوشاہی سلمہ، مرحوم کے حقیقی علمی جانشین ہیں۔ موصوف نے حضرت خواجہ احرار پر تہران یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی ہے، ان کا یہ مقالہ اور بہت سے درجۂ اول کے متون ان کی تصحیح و تحقیق سے ایران میں طبع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ ان کی مرتبہ فہارس مخطوطات و مطبوعات کتب حوالہ میں اہم اضافہ ہیں۔

۶۴۔ احقر کی تجویز پر مولانا شرافت نے اپنی کتابوں کے بارے میں ایک وصیت نامہ تحریر کیا تھا جس میں لکھا ہے کہ میری وفات کے بعد جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، قاری محمد اسلم نوشاہی، محمد لطیف زار نوشاہی اور محمد اقبال مجددی کی رضامندی سے میری تالیفات و دیگر کتب کسی سرکاری کتابخانہ میں جمع کروا دی جائیں، امید ہے کہ مرحوم کے فرزندان گرامی اس وصیت پر عمل فرما کر کتابوں کی حفاظت کریں گے۔

۶۵۔ حدیقۃ الاولیاء جو پنجاب اور اس کے نواحی علاقوں کے صوفیہ کا تذکرہ ہے، اس کے دو ایڈیشن المعارف، لاہور سے طبع ہو چکے ہیں۔

۶۶۔ لاہور آ کر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ قطب العالم مخدوم جہانیاں، جہان گشت کے ملفوظات ہیں، مولانا احمد برنی اس کے جامع ہیں بعد میں ۱۹۸۳ء کو مولانا قاضی سجاد حسین نے اسے ایڈٹ کر کے دہلی سے شائع کیا۔ دوسرے خطی نسخہ کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

Marfat.com

۶۷۔ رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب یہ صاحبزادے ایران سے پی ایچ ڈی کر کے گورڈن کالج راولپنڈی میں فارسی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور متعدد بلند پایہ تحقیقی کتابوں کے مؤلف و مرتب ہیں۔ (رک حواشی سابقہ ۶۳)

۶۸۔ اس تباہ کن سیلاب میں، جب تمام آبادی کا انخلاء ہو چکا تھا، احقر صرف اس کتب خانہ کو بچانے کی خاطر گاؤں میں موجود رہا اور اپنے چند بزرگوں حکیم سید مظفر حسین نوشاہی اور سید مدثر حسین نوشاہی کی مدد سے کتب خانہ بچانے میں کامیاب ہوا۔ یاد پڑتا ہے حضرت شرافت نے اس کارنامے پر دعاوں کے علاوہ کچھ نقد انعام بھی دیا تھا۔ (عارف نوشاہی)

۶۹۔ یہ دونوں مخطوطات اب کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد میں موجود ہیں۔

۷۰۔ مترجم ملک محمد قادری، مطبوعہ جہلم (س ن)۔

۷۱۔ کرامت نامہ (در حالات شاہ دولہ دریائی گجرات) مؤلفہ مشتاق رام گجراتی حضرت شرافت نے ڈاکٹر قریشی احمد حسین احمد صاحب سے اس کا خطی نسخہ لے کر نقل کیا تھا۔

۷۲۔ ہم نے مقامات مظہری کے تعلیقات ص ۲۵۵ میں معاصر کتب کے حوالہ سے اس سلسلہ کی تمام تفصیلات دی ہیں۔

۷۳۔ اسٹوری نے لکھا ہے کہ بلخاری کو بخاری کی تصحیف نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ اس لیے درست ہے کہ مؤلف خزینۃ الاصفیاء (۶۵۳/۱) نے قطعۂ تاریخ وفات کے لیے عدد پورے کرنے کی غرض سے لکھا ہے (ادبیات فارسی ۱۰۱۵/۲/۱)، جو بالکل غلط ہے مؤلفِ خزینہ نے پورے قطعہ میں کہیں بھی لفظ بلخاری استعمال نہیں کیا۔

۷۴۔ رسالہ در کسب سلوک، ۵۲، گویا کتاب تحفۂ کنجاہ بارھویں صدی ہجری کی تالیف ہے۔

۷۵۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن (۱۹۰۴-۱۱ اگست ۱۹۹۹ء) عربی زبان وادب کے مشہور ماہر استاد و محقق و مؤلف و مترجم کتب تصوف، مرتبِ العباب الذاخر مؤلفہ امام حسن صغانی لاہوری، مطبوعہ اسلام آباد، ۱۹۹۴ء۔

۷۶۔ تفصیل کے لیے دیکھیے احوال مشائخ کبار پر راقم کے تعلیقات ص ۶۲ و حواشی سابقہ کتاب حاضر۔

۷۷۔ سوہن لال سوری کے حالات کے لیے دیکھیے: عمدۃ التواریخ کا انگریزی ترجمہ از وی ایس سوری، مطبوعہ چندی گڑھ، ۱۹۷۴ء۔

۷۸۔ عمدۃ التواریخ فارسی زبان میں ہے اور سکھوں کی تاریخ پر ایک ضخیم وجیم کتاب ہے جو لاہور سے ۱۸۸۸ء کو طبع ہوئی تھی۔

۷۹۔ تحفۂ محمدیہ، ردّ وہابیہ میں ایک اہم کتاب ہے۔ یہ مولانا غلام محی الدین قصوری (ف ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) کے حین حیات لکھی گئی تھی۔ مولانا قصوری نے اپنے مکاتیب میں اس کی تعریف کی ہے اور متعلقین کو اسے پڑھنے کی

Marfat.com

ترغیب دی ہے۔ یہ ۱۸۵۷ء سے پہلے کی نثر کا ایک نمونہ بھی ہے۔ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ ''اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ'' ۱۸۵۷ء سے پہلے میں اس اہم کتاب کا ذکر نہیں کیا۔

۸۰۔حضرت خواجہ غلام محی الدین (ف ۱۲۷۰ھ) خلیفۂ حضرت شاہ غلام علی دہلوی (رک ملفوظات شریفہ، مقدمہ)۔

۸۱۔ یہ کتاب تا حال شائع نہیں ہو سکی۔

۸۲۔مرأۃ الغفوریہ (تراجم مشائخ سلسلۂ نوشاہیہ) مؤلفہ امام بخش لاہوریؒ، بہ تصحیح ومقدمہ ڈاکٹر معین نظامی، مطبوعہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۳۷۹ شمسی۔

Marfat.com

اشاریہ

- کتب، رسائل، اخبارات و مقالات

- اشخاص

- مقامات

مرتبہ

سید شفیق الرحمان نوشاہی

Marfat.com

Marfat.com

کتب، رسائل، اخبارات ومقالات

آب حیات ۶۲
آب حیاتی ۱۵۸
آثار شاہ نوراللہ نوشاہی: صحیفہ نور
آثار شرافت کا تجزیہ مولفہ برق صاحب پر ایک نظر ۱۱۶
آثار محمد شاہی ۱۰۰
آزاد (روزنامہ) ۱۵۹
آفتاب ولایت ۱۸۵
آکھے نوشہ قادری ۱۲۷
اباحت سماع، رسالہ در ۲۳
اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ ۱۴۲
اثبات صحبۃ الحسن مع الامام ابی الحسن ۱۴۲
احوال مشائخ کبار ۱۹۴، ۲۰۲، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۱
احوال وآثار حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۹۷
احوال وآثار سید شرافت نوشاہی ۳۷، ۴۷، ۹۷، ۱۵۱، ۱۷۵ تا ۱۷۷، ۱۸۱، ۲۰۶
احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری ۹۷، ۱۵۵، ۱۷۷، ۲۰۶
احوال وآثار واشعار میر سید علی ہمدانی ۲۰۶
احوال ومقامات نوشہ گنج بخش (نیز: الاعجاز) ۶۸
اخبار الاخیار ۶۱
اذکار ابرار ترجمہ اردو گلزار ابرار ۱۹۲
اذکار الابرار حالات شیخ پیر محمد سچیار ۱۲۸، ۱۲۹
اذکار الصالحین ۱۲۹
اذکار نوشاہیہ ۸۱، ۱۰۰، ۱۶۶
اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۴
اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ ۲۱۲
ارشادات سلیمانیہ ۸۸
ارشادات نوشاہیہ: ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر
ارشاد الاخیار ۱۰۰
ارمغان امینیہ ۶۴، ۶۹، ۱۱۵
استنباہ فی القاب النوشاہ ۱۰۷
اسکندر نامہ ۲۴، ۱۵۸
اسلام انسائیکلو پیڈیا (TDV) ۱۴
اسم اعظم ۱۵۹
اسماء اربعین ۱۵۷
اشارات فریدی: مقابیس المجالس
اشارات محبت: مراسلۃ العظیم بین الشرافۃ والسلیم
اصلاح شجرہ شریف نوشاہی ۱۱۶
اعجاز التواریخ ۶۳، ۹۲
اعداد التاریخ ۱۱۵
اعلیٰ حضرت نوشاہی معاصرین کی نظر میں ۱۰۰
افضل الاعمال ۱۱۴
افکار شرافت ۱۲۲
الاسرار والمعارف ۸۸
الاعجاز (نیز: احوال ومقامات نوشہ گنج بخش) ۱۲، ۳۸، ۱۵۸، ۱۶۶، ۲۰۳
البرق علی البرق ۱۱۷
الروض الجنان فی احادیث سید الانس والجان ۸۵
السدید (مجلّہ) ۱۴۵
العباب الذاخر ۲۱۱
العلم (مجلّہ) ۶۹، ۱۴۴، ۲۰۷
القلم (مجلّہ) ۱۶۱
القول المعظم فی مناقب الامام الاعظم ۱۰۶
المعارف (مجلّہ) ۶۷، ۱۲۸، ۱۴۴، ۲۰۷، ۲۰۹
المنیر (مجلّہ) ۱۵۸
النیابت ۱۱۹
الہام (ہفت روزہ) ۲۰۴
امروز (روزنامہ) ۱۶۵

Marfat.com

امیر اللغات ۱۸۴
امیر ملت سے ایک ملاقات (مقالہ) ۸۹، ۱۴۴
امیر نامہ (قصہ امیر حمزہ) ۱۹۳، ۱۹۴
انتخاب گنج شریف (نیز: کلیات نوشہ) ۶۹، ۱۳۷
انساب قادریاں وگیلانیاں ۱۷۹
انشائے نور اللہ ۱۲۶، ۱۳۰
انقلاب الحقیقت ۱۸۵
انوار سہیلی ۲۵
انوار السیادت فی آثار السعادت ۱۴، ۴۰، ۸۶
انوار الصالحین ۱۲۹
انوار نوشاہیہ ۱۰۱
انواع ۱۹۴
اورنٹیل کالج میگزین ۱۴۵
باقر الانوار ۱۹۷، ۲۱۰
بخاری شریف ۱۷۰
برکات المحبوب فی زیارۃ السالک والمجذوب ۸۹
برہان (ماہنامہ) ۴۴، ۶۹، ۷۶، ۱۱۸
بستان الاوراد ۲۳، ۱۳۳
بشارات متعلقہ بشارت ۱۲۲
بصائر (مجلّہ) ۷۶، ۱۴۴
بوستان ۲۴، ۱۵۷
بوستان (پنجابی مترجم) ۲۲
بوستان قلندری ۲۰۰
بہار دانش ۲۵
بہار عشق ۱۳۴
بہ یاد شرافت نوشاہی ۱۴
بیاض سلسلہ نوشاہیہ ۱۵۸
بیاض گل محمد بن شاہ عصمت اللہ نوشاہی (نیز: لطایف گل شاہی) ۱۹۹
بیاض مولوی عبداللہ چک عمر ۲۰۶
بیان الاسفار ۱۱۲
بے مثل بشر ۱۵۹
پاکستانی ادب ۳۱
پشت نامۂ ہسوہ ۲، ۱۷، ۲۰۶
پنجاب میں اردو غزل کی تاسیس (مقالہ) ۱۴۴
پنجابی اکھان ۱۱۶
پند نامۂ عطار ۲۴
پیام (ہفت روزہ) ۱۱۶
تاریخ الدیوان در حالات حاجی دیوان عبداللہ پوٹھوہاری ۲۰۰
تاریخ پنجابی ادب ۱۷۹
تاریخ جلیلہ ۲۰۸
تاریخ ساہن پال (غرائب الاقوال) ۹۲
تاریخ سلاطین: صحاح التواریخ
تاریخ عباسی ۱۴، ۴۰، ۹۳
تاریخ کشمیری اعظمی ۲۰۹
تاریخ لاہور ۱۶۸
تاریخ مغلیہ کے فارسی ماخذ (مقالہ) ۱۶۵، ۱۶۶
تاریخ نامۂ قلعۂ رہتاس ۱۲۸
تأویلات القرآن ۲۰۶
تبرکات شریفہ درگاہ اوچ شریف (مقالہ) ۱۴۴
تبیان القرآن ۲۳، ۱۲۶
تجلیاتِ محبت: مقالات النورانی بین الشرفۃ السرور الکلیانی
تحائف اصفیا ۱۱۷
تحائف قدسیہ ۱۲، ۱۵۸، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۸
تحریر شرافت ۱۲۲
تحفۃ الابرار معروف بہ کلیات جدولیہ ۱۸۶
تحفۂ گنجاہ ۲۰۲، ۲۱۱
تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین ۸۷

Marfat.com

تحفۂ محبوب ۱۱۴
تحفۂ محمدیہ ۲۰۳، ۲۱۱
تحفۂ نوشاہی ۱۰۱
تحقیق الاخبار من حیات السچیار ۱۱۷
تحقیقات چشتی ۱۷۹، ۲۰۷
تحقیق الاعوان ۱۸۴
تذکارِ موسیٰ ۹۷
تذکرہ آسی ۱۶۸
تذکرہ آفتاب پنجاب سیالکوٹی ۱۰۱
تذکرۃ الشیخ ۱۶۰
تذکرۃ المحذرات ۱۰۲
تذکرۂ حضرات حجرہ ۲۰۰
تذکرۂ حضرت پیر محمد سچیار ۱۲۹
تذکرۂ سید بشارت نوشاہی ۱۲۹
تذکرۂ شاہ قل احمد نوشاہی: نوشاہِ زمان
تذکرۂ شرافت نوشاہی ۷۴
تذکرۂ شعرائے پنجاب ۱۲
تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ (ضیافۃ الابرار من اشعار الاخیار) ۱۴، ۶۸، ۶۹، ۱۰۱
تذکرۂ علمائے اہلسنت ۱۷۸، ۱۸۰
تذکرۂ علمائے ساہووالہ ۲۰۹
تذکرۂ محمد شاہی ۱۰۲
تذکرۂ مصنفین نوشاہیہ (ثقافت اسلامیہ میں نوشاہیوں کا حصہ) ۱۰۲
تذکرۂ مقیمی ۲۰۰
تذکرۂ میر نواب ۱۰۲
تذکرۂ نوشاہ عالیجاہ (سیرت نوشہ گنج بخش) ۱۰۲
تذکرۂ نوشاہی ۱۲، ۱۵، ۲۳، ۱۵۶، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۷۳، ۱۸۴، ۱۹۱، ۲۰۱، ۲۰۳
تذکرۂ نوشہ گنج بخش ۱۰۳
ترویح القلوب ۲۳، ۱۳۹
تسہیل التعرف ۱۹۹
تشریح العلوم ۱۲۲
تشریف الفقراء ۱۳۰، ۱۷۳
تصحیح الاغلاط ۱۱۷
تعیین الحدود جواب حقیقت وحدۃ الوجود ۱۱۷
تفریح المورخین ۱۲۳
تفسیر حسینی ۲۲، ۲۶
تفسیر سورۂ مزمل ۱۵۸
تفسیر نوشاہی ۱۲۶
تکمیل الایمان ۱۵۷
تلخیص جمہرۃ النسب: جمہرۃ النسب
تنبیہ الجہلا تنقیح نوشاہی شعراء ۱۱۷
تنقیح الاخبار از مقدمہ چہار بہار ۱۱۷
تنقیدات بر شخصیات ۱۱۷
توزک جہانگیری ۴۳
توضیح العلوم ۱۲۳
ثبات الایقان فی سفر الملتان ۱۱۲
ثقافت اسلامیہ میں نوشاہیوں کا حصہ: تذکرہ مصنفین نوشاہیہ
ثمرات الاذکار ۲۳، ۱۳۹
ثمرات القدس ۲۰۸
ثمرۂ شجرۂ طین ۹۷
ثواقب المناقب ۱۲، ۲۵، ۶۸، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۹۰، ۲۰۲، ۲۰۳
جذب القلوب ۱۵۵، ۱۶۲
جذبات عشق ۱۳۵
جذبات محبت: مکتوبات شرافت
جمہرۃ النسب (تلخیص) ۱۳۲؛ (اردو ترجمہ) ۱۴۲
جناب برق صاحب کی کتاب ''نوشہ پیر'' کا تجزیہ ۱۱۸

Marfat.com

جناب برق کی کتاب ''گلدستہ نوشاہی'' کا محاکمہ ۱۱۸
جناب برق کی کتاب ''نوشہ گنج بخش'' کا محاسبہ ۱۱۸
جوامع الاسرار ۲۳، ۱۳۳
جواہر نوشاہیہ ۱۰۳
جواب تبصرہ شریف التواریخ ۱۱۸
جواز سجود التحیۃ من حضرات المجددیہ المعروف نقشبندیوں میں سجدہ تعظیم ۱۱۸
جوامع الکلم ۱۸۰
جواہرات ۱۴۲
جواہر الاولیا ۱۹۱، ۱۹۷، ۱۹۸، ۲۰۹، ۲۱۰
جواہر علویہ ۱۹۶، ۲۰۰، ۲۱۰
جواہر مکنون ۱۴۲
جہان رضا (ماہنامہ) ۹۷
جہاں نما (ہفت روزہ) ۱۵۹
چار سو سال قبل پنجاب میں اردو نظم کے آثار (مقالہ) ۱۶۰
چالیس ارشادات نوشاہ عالیجاہ: لطائف الارشادات
چہار بہار ۱۲ تا ۱۴، ۴۰، ۴۵، ۱۱۷، ۱۴۳
حاشیہ شریفیہ علی المتوسط ۱۵۷
حاشیہ شمائل النبی ۲۳
حاجی محمد نوشہ دی حیاتی تے اوہناں دا پیغام (مقالہ) ۲۵
حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار (سفرنامۂ اوچ متبرکہ) ۱۱۲، ۱۷۱
حدیقۃ الانساب ۱۰۹، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۷۱، ۲۰۶
حدیقۃ الاولیا ۱۹۸، ۲۰۹، ۲۱۰
حسنات اعظم ۱۵۹
حسنات الحرمین ۲۰۹
حصص الحق ۱۷۵
حضرت نوشہ گنج بخش کا مدفن مقدس، بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ۱۱۹
حضرت نوشہ گنج بخش کی تاریخ وفات اور وطن کی تحقیق ۱۴
حقائق الآثار ۲۳، ۱۳۹
حقائق الدقائق ۱۵۸
حقائق نوریہ ۲۳، ۱۳۹
حق نما ۱۵۷
حقیقۃ الصلوٰۃ ۲۴
حقیقت وحدۃ الوجود ۱۱۷
حکیم اہلسنت اور تحریک پاکستان ۹۷
حکیم محمد موسیٰ امرتسری ایک ادارہ، ایک تحریک ۹۷
حواشی بر وقایہ ۱۹۰
حیات جاوید ۱۸۵
حیات حضرت حاجی محمد نوشہ کے مآخذ (مقالہ) ۱۴۴
حیات حضرت مجدد کے مآخذ ۱۶۶
حیات ربانی ۱۰۳
حیات شاہ الٰہی بخش نوشاہی: کلید بخشش
ختمات القرآن ۱۲۶
خزائن الاسرار ۱۴۲، ۱۴۳
خزینۃ الاصفیا ۱۱، ۶۲، ۱۷۷، ۲۱۱
خزینۃ العلوم ۱۲۳
خزینۃ الکمالات ۱۰۷
خزینۂ شرافت ۱۲۳
خزینۂ معرفت ۱۸۵
خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ ۱۴، ۱۰۷
خط بغداد ۱۶
خلیفۂ اعظم (مقامات برخورداریہ) ۱۰۳
خواب ہائے شرافت ۱۲۳
خیابان امیر ملت ۸۹، ۱۴۴
دانش (مجلّہ) ۱۶

Marfat.com

دانشنامۂ زبان وادب فارسی ۱۴
دانشنامۂ زبان وادبیات فارسی ۱۴
دُرالیتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۸۵
درود مستغاث ۱۵۷
درۃ البیضا ۱۲۳
دستورالاخوان ۱۲۳
دستور شرافت ۱۲۳
دعاے حزب البحر ۱۵۷
دلائل الخیرات ۱۵۷
دیوان حامی ۱۹۳
دیوان حضرت شاہ محمد غوث اوچی ۲۰۰
دیوان شاہ معین الدین چشتی کا حقیقی مصنف (مقالہ) ۱۸۰
دیوان شائق ۲۰۶
دیوان غنیمت کنجاہی ۴۲، ۶۹
دیوانِ غنیمت کے ایک مخطوطے کا تعارف (مقالہ) ۴۳
دیوان مرآت العرفان ۱۵۹
ذخائرالجواہر فی بصائرالزواہر (ارشادات نوشاہیہ) ۸۹
ذخیرۂ عملیات ۱۱۵
ذکر محبوب ۱۸۵
ذکر نوشاہی ۱۰۴، ۱۶۶
راہ نجات ۲۴
رسالۂ احمد بیگ لاہوری: الاعجاز
رسالہ از آثار فقیر نوشہ ثانی ۱۳۰، ۱۸۰
رشحات امین ۱۳۵
رضوان (رسالہ) ۱۸۲
رقعات غنیمت کنجاہی ۱۳۵، ۲۰۰، ۲۰۷
رقعات نوراللہ ۱۳۰
رموز الطب ۱۲۲
رموزِ عشق ۱۳۵
روزنامچۂ شرافت نوشاہی ۶۸، ۶۹، ۱۱۱
روزنامچۂ محمد شاہی ۲۲، ۱۴۰
روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ ۲۳، ۱۴۰، ۱۵۷
رویاے صالحہ ۱۲۳
زادالتقویٰ ۱۲۸
زبدۃ السلاسل ۱۰۹
زبدۃ الکرامات (کرامات نوشاہ عالیجاہ) ۱۰۸
زیارت پاک پتن شریف (مقالہ) ۱۴۵
زینۃ الاوراق در سفرنامہ عراق ۱۳۱
ستہ ضروریہ ۱۶۱، ۱۹۰
سجادہ نشین ۱۱۹
سخنانِ شرافت: ضیاء الطالبین
سراج الہدایہ ۲۰۳
سرّ انا ۱۷۵
سرّ خفی ۱۷۵
سرّ مکنون ۲۰۱
سفر نامۂ اوچ ۱۴، ۶۸ (نیز: حدائق الانوار فی زیارۃ السادۃ الابرار)
سفرنامۂ حج ۱۱۲
سفرنامۂ خوشاب: ہدیہ احباب
سفینۃ الاولیاء ۱۵۷
سفینۂ شرافت ۱۲۴
سکینۃ الاولیاء ۱۹۳
سلاسل اولیاءاللہ ۱۰۹
سلسلۃ الاولیاء ۱۹۶، ۲۰۰
سلسلۂ نوشاہیہ کی اردو خدمات ۱۵
سلسلۂ نوشاہیہ کی پنجابی خدمات ۱۵
سلسلۂ نوشاہیہ کے مصنفین کی فارسی خدمات ۱۵
سلم الثبوت ۱۷۴

Marfat.com

سوانح حضرت داتا گنج بخش ۱۹۳
سوانح میاں شیر محمد ۱۸۵
سولھویں اور سترھویں صدی میں شمالی ہند میں مسلمان
مجددوں کی تحریکیں ۱۸۵
سیادت العلویہ ۱۴
سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۱۶۴، ۲۰۶
سی حرفی ہائے نوشاہی ۱۳۵
سیرت محمد شاہی ۱۰۰
سیرت نوشہ گنج بخش: تذکرہ نوشاہ عالیجاہ
سیر و سیاحت ۱۱۲
سیف الملوک ۱۸۰
سیلاب عشق ۱۳۶
شاگردان داغ کی ادبی خدمات ۲۰۹
شاہ ابواسحاق قادری لاہوری ۱۸۲
شاہ چراغ گیلانی لاہوری ۱۸۲
شاہد نامہ ۱۱۶
شاہدیات: صحیفۂ مسائل
شاہ عبدالرحمٰن پاک ۱۰۴
شاہنامہ نوشاہی ۱۳۶
شجرۃ الانوار ۱۶۶، ۱۷۱
شجرہ چودہ خانوادہ ۱۹۹
شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم، لامیہ ۱۱۳
شجرہ شریف نوشاہیہ منظوم، نونیہ ۱۱۳
شجرۂ طوبیٰ ۱۶
شجرۂ طیبہ (صداقت کنجاہی) ۱۶
شجرۂ طیبہ (محمد عمر الدین) ۱۷۳، ۱۷۵، ۲۰۷
شجرۂ قادریہ نوشاہیہ صلواتیہ ۱۱۳ مکرر
شرائف غوثیہ ۴۶
شرح اسماء اربعین ۲۳
شرح قصیدۂ غوثیہ ۱۷۸
شرح کبریت احمر: وسیلۃ الوصول الی دیار رسولؐ
شرح نصاب الصبیان ۱۵۷
شریف احمد شرافت، حالات تے آثار (مقالہ) ۱۵
شریف التواریخ ۱۱ تا ۱۴، ۱۷، ۲۶، ۳۶، ۳۹، ۴۰، ۴۴،
۴۵، ۵۷، ۵۸ تا ۶۳، ۶۹، ۷۹، ۸۲، ۸۴، ۹۴ تا ۹۹،
۱۱۸، ۱۲۹، ۱۳۲، ۱۴۵، ۱۶۸، ۱۸۶، ۱۸۹، ۱۹۸، ۲۰۸،
۲۰۹
شریف التواریخ کا طبقاتی اشاریہ ۱۴، ۶۱
شریف الصلوات علی سید الکائنات ۱۱۳، ۱۶۶، ۱۶۷،
۱۶۹
شریفیہ علی المتوسط ۱۵۷
شعر العجم ۶۲
شمائل النبی ۲۳
شمس الانوار منظوم فارسی ترجمہ گنج الاسرار ۱۴۳
شمس المشائخ (مجلہ) ۸۹، ۹۱
شیخ عبدالرحمان پاک بھڑی والے (مقالہ) ۱۶۳، ۱۶۴
شیر ربانی ۱۸۵
صاعقہ یزدانی برمرزائے قادیانی ۱۹۱
صحاح التواریخ (تاریخ سلاطین) ۹۲
صحیفہ (مجلہ) ۷۶، ۷۹، ۱۳۵، ۱۸۰، ۲۰۷
صحیفۂ مسائل (شاہدیات) ۸۷
صحیفہ نور (آثار شاہ نوراللہ نوشاہی) ۱۰۴
صداقت کنجاہی کی نودریافت مثنوی خط بغداد کا تعارف
(مقالہ) ۱۶
صد ختم کلام اللہ ۱۲۶
صرف بہائی ۲۵، ۱۵۸
صلوٰۃ الحسنیٰ (صلوات شرافت) ۱۱۴
صلوات شرافت: صلوٰۃ الحسنیٰ
ضیاء الطالبین الملقب بہ سخنانِ شرافت المعروف بہ
ملفوظات شرافت ۱۴۷، ۱۴۸

Marfat.com

ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی) ۸۹
ضیافۃ الابرار من اشعار الاخیار: تذکرۂ شعرائے نوشاہیہ
ضیائے حرم (ماہنامہ) ۱۸۸
طبِّ احمد یاری ۱۶۱
طبِّ فرقانی ۱۶۲
طراز الاولیاء ۱۰۵
ظفر حنفیہ بر فرقہ مرزائیہ ۸۸
ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار ۱۱۴
عباد الرحمٰن (تذکرہ مشائخ بھرجھونڈی) ۱۵۶
عرائس البیان ۱۵۶
عروۃ الوثقٰی فی آثار المصطفٰی ۱۰۵
علمائے ساہووالہ (سیالکوٹ) کا ایک غیر مطبوعہ تذکرہ ۷۶، ۷۷، ۷۹
علوم القرآن ۸۵
عمدۃ التواریخ ۲۰۳، ۲۱۱
عمدۃ المقامات (مقاماتِ نوشاہ عالیجاہ) ۱۰۸
عملیات شرافت ۱۱۵
عوارف المعارف ۱۷۰
عواقب تعلیق ثواقب المناقب ۱۰۵
عیون التواریخ ۲۲، ۱۲۸
غرائب الاقوال: تاریخ ساہن پال
غنیمت کے چند غیر مطبوعہ رقعات ۱۸۰
فارسی نامہ ۲۴
فالنامۂ قرآنی ۱۲۷
فتاویٰ نوشاہیہ ۲۳
فرحۃ الناظرین ۲۰۷
فروغ انجمن ۱۲۴
فرہنگ آصفیہ ۱۸۴
فرہنگ سواطع الالہام ۱۵۸
فکر و نظر (مجلّہ) ۷۹
فنون (مجلّہ) ۴۳
فوائد شرافت ۱۲۴
فوائد متفرقہ ۱۲۴
فہرست کتابخانۂ القرشیہ قلعہ دار ۲۰۷
فہرست کتب خانۂ اعظمیہ ۱۴۱
فہرست مخطوطات کتب خانہ نوشاہیہ ۱۴
فہرست مندرجات تفسیر حسینی ۱۵۸
فیصلۂ حقّہ ۱۲۰
فیض الاسلام (مجلّہ) ۶۹، ۱۹۵
فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ ۱۱۴
فیض چشتیہ ۹۰
فیض محمد شاہی ۱۵۸
فیض نقشبندیہ: کلمات قدسیہ
فیضان الٰہی (اردو ترجمۂ تذکرۂ نوشاہی) ۱۴۳
قادریہ دعائیں ۱۱۴
قرآن مجید ۲۴، ۲۶، ۲۸، ۵۳، ۵۴، ۱۵۷
قرابادین چشتی ۱۷۵
قراءت خلف الامام ۱۹۰
قسطاس القادریہ بموازنۂ قرطاس النقشبندیہ ۱۰۸
قصائد نوشاہی در محامد حضرت نوشہ گنج بخش ۱۳۶
قصص الانبیاء ۱۵۷، ۱۵۸
قصیدۂ غوثیہ ۱۵۸
کاتبانِ نوشاہیہ (مقالہ) ۱۵۶
کاشف اسرار سید علی ہمدانی ۱۷۱
کبریت احمر ۱۵۹
کتاب الفواید ۱۴۰، ۱۵۸
کتاب المسطور بین الشرافۃ و الطّور (لمحاتِ محبت) ۱۰۹
کتاب المناقب الملقب بہ مدحیاتِ حضرات نوشاہیہ

Marfat.com

۱۳۶
کتاب ہائے تصوف بزبان فارسی در پاکستان و ہند ۲۵
کراماتِ نوشاہ عالیجاہ: زبدۃ الکرامات
کرامت نامۂ شاہ دَولہ ۲۰۱، ۲۱۱
کریما (فارسی) ۲۴
کریما (پنجابی مترجم) ۱۵، ۲۲
کسب سلوک، رسالہ در ۲۰۲، ۲۰۸، ۲۱۱
کشف الحقائق یعنی "تذکرۂ نوشہ گنج بخش قدس سرہ "پر ایک تحقیقی نظر ۱۲۰
کشف المحجوب ۱۹۱، ۲۰۹
کشکول نوشاہی ۴۷، ۱۴۰
کلمات طیبات (ملفوظات نوشہ عالی جاہ) ۴۰، ۹۰؛ (اردو ترجمہ) ۱۴۲
کلمات قدسیہ (فیض نقشبندیہ) ۹۰، ۱۵۵، ۱۶۳
کلیات اشرف ۶۸، ۱۳۶
کلیات جدولیہ: تحفۃ الابرار
کلیات عباسی ۱۵، ۶۸
کلیاتِ قُل احمد ۱۳۷
کلیات قلی قطب شاہ ۱۷۹
کلیات نوشہ ۱۵۴، ۱۷۸، ۱۸۴، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۰۱ تا ۲۰۳ (نیز: انتخاب گنج شریف؛ گنج شریف)
کلید بخشش (حیات شاہ الٰہی بخش نوشاہی) ۱۰۶
کنز الرحمت ۱۱، ۱۲، ۱۷، ۶۸، ۱۵۷، ۱۶۱
کنز المعرفت (ملفوظات نوشاہی) ۹۱
کنز الہدایات ۱۸۸، ۲۰۸
کوہستان (روزنامہ) ۱۵۹
کھوج (مجلّہ) ۱۶
گلدستۂ نوشاہی ۱۱۸
گلزار آدم ۱۳۲
گلزار ابرار ۱۹۴، ۲۰۹
گلزار محبت ۲۰۹
گلزار فقر، تدوین متن اور لسانی جائزہ ۱۳۴
گلزارِ فقر ۱۳۲۱
گلزار نوشاہی ۶۸
گلستان ۲۴، ۱۵۷
گلستانِ سعدی (پنجابی مترجم) ۱۵، ۲۲
گلشن نوشاہی ۱۳۷
گنج الاسرار ۱۲۶، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۶۶
گنج شریف ۱۲، ۴۲، ۴۵، ۴۷، ۱۲۷، ۱۳۷، ۲۰۴، ۲۰۷ (نیز: کلیات نوشہ)
گنجینۂ شرافت ۱۲۴
گوہر آبدار ۹۱
گیارہویں (رسالہ) ۱۵۹
لاڈلا پیار ۱۲۹
لطائف الارشادات (چالیس ارشادات نوشاہ عالیجاہ) ۹۱
لطائف المدینہ ۲۰۹
لطائف علمیہ ۴۷، ۱۱۶، ۱۸۱
لطائف گل شاہی ۱۴۰
لغات نوشاہی ۲۳، ۱۳۸
لمحات محبت: کتاب المسطور بین الشرافۃ والطور
لمعات محبت: مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر
مآثر الجمال (مآثر شاہ جمال اللہ نوشاہی) ۱۰۶
مآخذ احوال مشائخ نوشاہیہ ۹۹
مباہج الاعلام فی مناہج الکلام ۱۶۲
مبشراتِ شرافت ۱۲۴
مثنوی غنیمت کنجاہی (نیز: نیرنگ عشق) ۱۹۱
مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری یادداشتوں کے آئینے میں ۷۹

مجالس شرافت نوشاہی (مقامات شرافت) ۱۴۷تا ۱۵۲،۱۵۱،۱۴۹
مجالس نوشاہی: ضیاء العارفین
مجربات محمد شاہی ۱۳۸
مجمع اللطائف ۲۳، ۱۵۷
مجموعہ صلوات الرسول فی صلوۃ وسلامہ صلی اللہ علیہ وسلم ۶۸
محبوب (مجلّہ) ۱۱۹
محمد اکرم غنیمت کنجاہی (مقالہ) ۱۴۵
مخزن الاعمال ۲۳، ۱۳۴
مخزن القادریہ (معمولاتِ نوشاہیہ) ۱۳۴
مخزن نوشاہی ۱۲۴
مدحیاتِ حضرات نوشاہیہ: کتاب المناقب
مرآۃ الامین ۱۰۶
مرآۃ الحق (مناظرۂ مدن چک) ۸۸
مرآۃ العاشقین ۱۹۰، ۲۰۹
مرآۃ الغفوریہ ۱۲، ۱۵، ۴۵، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۲
مرآۃ القوانین ۱۵۶
مراسلۃ العظیم بین الشرافۃ والسلیم (اشاراتِ محبت) ۱۱۰
مرزا صاحباں ۱۹۴
مرقاۃ الضروریہ ترجمہ مرأۃ الغفوریہ ۱۴۳
مسلم ریوائیولسٹ موومنٹس ان نارتھرن انڈیا ۲۰۷
مشرق (روزنامہ) ۱۶۵
مصباح الطب ۱۶۱، ۱۶۳
مصباح العلاج ۲۳، ۱۳۸
مصدر فیوض ۲۴
معارج الولایت ۶۲
معارف (مجلّہ) ۶، ۷۴، ۱۴۴، ۱۸۵، ۲۰۸
معارف بجواب ''تعارف سلسلۂ نوشاہیہ'' ۱۲۰
معارف تصوف، حضرت نوشہ گنج بخش کا فارسی کلام (مقالہ) ۱۴۴
معارفِ شرافت ۶۹، ۹۷
معمولاتِ نوشاہی: ہدایۃ السالکین
معمولاتِ نوشاہیہ: مخزن القادریہ
مغربی پاکستان کا ایک علمی سفر (مقالہ) ۶۹
مفتاح العلاج ۱۳۹
مقابیس المجالس (نیز: اشاراتِ فریدی) ۱۸۸، ۲۰۸
مقاصد شرافت ۱۲۴
مقامات برخوردار یہ: خلیفۂ اعظم
مقامات داؤدی ۸۰، ۱۷۰، ۱۹۹
مقامات شرافت یعنی سخنان و ملفوظات و مقامات مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی ۱۴۶
مقامات مظہری ۲۰۶، ۲۱۱
مقامات معصومی ۲۰۸، ۲۰۹
مقامات نوشاہ عالی جاہ: عمدۃ المقامات
مقالات النورانی بین الشرفۃ السرور الکیانی (تجلیّاتِ محبت) ۱۱۰
مکاتبۃ اللطیف بین الامین والشریف ۱۱۰
مکاتیب الاطہر بین الشرافۃ والاختر (لمعات محبت) ۱۱۰
مکتوبات اعظمیہ ۱۳۱، ۱۹۴
مکتوبات تعزیت بشارت ۱۳۱
مکتوبات شاہ غلام علی دہلوی ۱۹۷
مکتوبات شرافت (جذبات محبت) ۱۱۱
مکتوبات شرافت (یادگار محبت) ۱۱۱
مکتوبات محمد شاہی ۱۵۸
مکتوبات نور اللہ ۱۳۱
مکتوبات نوشاہی ۱۳۱
مکتوبات یوسفیہ ۱۳۱
ملفوظات الٰہی شاہ ۱۶۲

Marfat.com

ملفوظات شرافت: ضیاء الطالبین؛ مجالس شرافت نوشاہی
ملفوظات شریفہ ۲۱۲
ملفوظات نوشاہی: کنز المعرفت
ملفوظات نوشہ عالی جاہ: کلمات طیبات
مناظرہ شیعہ سنّی ۸۸
مناظرۂ مدن چک: مرآۃ الحق
مناقبات نوشاہی ۱۵۸
مناقب مخدومین ۱۸۹، ۲۰۹
منتخب اعجاز التواریخ ۶۸
مواعظ نوشہ پیر المعروف نوشہ پیر دیاں سمجھاؤنیاں ۱۲، ۱۲۷
مواہب العلوم ۱۲۴
مولانا احمد رضا خاں کا فقہی مقام ۱۶۸
مولانا غلام محمد ترنم امرتسری ۱۶۶
مولانا غنیمت کنجاہی کے کچھ مزید حالات (مقالہ) ۱۴۴، ۱۸۰
مولوی احمد یار دی ایک ہور لکھت، شجرۂ طوبیٰ (مقالہ) ۱۶
مولوی غلام حسین قریشی (ساہووالہ ضلع سیالکوٹ)، چند قلمی آثار اور فارسی نمونۂ کلام (مقالہ) ۷۹
مولویہ بعد از مولانا ۱۱۱
مہر و ماہ (مجلّہ) ۷۹
نام حق ۲۴
نام حق (پنجابی مترجم) ۱۵
نامہ ہائے تعزیت بر وصال حضرت علامہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی ۳۶
نجوم، رسالہ ۱۵۹
نذر شمس ۲۰۸
نظائر والاشباہ فی مناقب اولاد النوشاہ ۱۰۸
نقد عمر ۱۶
نقد ملفوظات ۲۰۷
نقشبندیوں کا غرور ۱۲۰
نقشبندیوں کا غلو ۱۲۱
نقشبندیوں کی تاریخ دانی ۱۲۱
نقشبندیوں کی کہانی کچھ اپنی کچھ دوسروں کی زبانی ۱۲۱
نقشبندیوں میں سجدہ تعظیم: جواز سجود التحیۃ من حضرات المجددیہ
نوائے انجمن (مجلّہ) ۷۹
نور اسلام (مجلّہ) ۱۰۶
نوشاہِ زمان (تذکرۂ شاہ قل احمد نوشاہی) ۱۰۶
نوشاہی شعراء ۱۱۷
''نوشہ پھل گلاب دا'' پر تنقیدی نظر ۱۲۲
نوشہ پیر ۱۱۸
نوشہ پیر دیاں سمجھاؤنیاں: مواعظ نوشہ پیر
نوشہ گنج بخش ۱۱۸
نیرنگ عشق ۲۵
واحد باری ۲۴
واقعات جنگ ۱۹۶۵ء پاک و ہند ۹۹
وسائط العلوم ۲۳، ۱۴۱
وسیلۃ الوصول الی دیار رسولؐ (شرح کبریت احمر) ۱۸۹
وصایائے شرافت ۱۱۲
وظیفہ امینیہ ۲۳، ۱۳۴
وعظِ نوشاہی ۸۷
وقایہ ۱۹۰
ولولۂ عشق ۱۶۸
ہدایۃ السالکین (معمولات نوشاہی) ۹۱
ہدیہ احباب (سفرنامۂ خوشاب) ۱۱۲
ہیر ۶۸
یادگار شرافت ۱۲۴

Marfat.com

یادگار محبت :مکتوبات شرافت
یادگار موسیٰ ۹۷
یارانِ شرافت ۱۰۷
یواقیت والمرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمن ۱۰۸
یوسف زلیخا (اشرف منجری) ۱۶۹
یوسف زلیخا (حافظ برخوردار) ۱۹۴
یوسف وزلیخا (جامی) ۲۴

Marfat.com

اشخاص

آدم علیہ السلام ۹۳
آفتاب اصغر ۱۵
ابراہیم علی چشتی ۱۸۳، ۲۰۷
ابراہیم مجدّدی ٹھٹھوی، میاں ۱۸۹
ابواسحاق قادری لاہوری، شاہ ۱۸۲
ابوالبرکات، سید احمد ۱۶۸، ۲۰۹
ابوالحسن زید فاروقی ۲۱۰
ابوالخیر دہلوی، شاہ ۲۱۰
ابوحنیفہ، امام اعظم ۲۰۳
ابوطالب ہاشمی، حضرت ۹۳، ۹۴
ابوعلی فارمدی ۲۱۰
ابویوسف ہمدانی ۲۱۰
احرار، خواجہ ۲۱۰
احمد بخش یکدل ۱۷۹
احمد برنی ۲۱۰
احمد بیگ لاہوری ۲۰، ۳۹، ۱۶۶
احمد حسین احمد قریشی قلعداری ۳۵، ۴۳، ۴۴، ۴۷، ۱۱۳،
۱۲۷، ۱۳۷، ۱۷۴، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۹۰، ۱۹۸، ۲۱۱
احمد رضا خان بریلوی ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۸۲
احمد سرہندی، شیخ [مجدد الف ثانی] ۱۲۱، ۱۶۶، ۱۷۲، ۱۷۴،
۱۷۵، ۲۰۱، ۲۰۶، ۲۰۸
احمد سعید دہلوی ۱۹۰
احمد شہید، سید ۱۶۹
احمد، شیخ [غنیمت کنجاہی کے پوتے] ۲۰۰
احمد علی بن محمد صادق، سید ۲۰۰
احمد علی امرتسری، مرزا ۸۸۱
احمد علی شرق پوری ۱۸۵
احمد فاروقی ساکن لدھے والہ ۱۶۰، ۱۹۹
احمد یار [غیر مرالوی] ۱۷۴
احمد یار مرالوی ۱۶، ۶۸، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۹۵
اختر، محمد نذیر ۱۳۵
ارشد قریشی، حاجی ۲۰۷
استقرار الحسن نوشاہی ۳۲
اسٹوری ۲۰۲، ۲۱۱
اسماعیل شہید، شاہ ۱۶۹
اسماعیل شیخو پوری، صوفی ۱۶۰
اصغر، ڈاکٹر ۲۰۹
اصغر علی گیلانی، سید ۱۶۶، ۱۷۱
اصغر یزدانی ۱۵
اطہر عباس رضوی ۱۸۵، ۲۰۸
اظہار القدوس نوشاہی ۵۲
اعزالدین فاروقی منچری ۱۶۱
افضال السطین شاہ ۵۲
اقبال احمد فاروقی ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۷۷، ۲۰۷
اقبال حسین بن محمد اعظم میرووالی ۱۴۱، ۱۵۹
اقبال حسین بن وزیر علی شاہ ۱۹۳
اقبال علی بن غلام محی الدین ۱۵۸
اقصیٰ ازور ۱۵
اکبر [بادشاہ] ۲۰۱
اللہ رکھی مجذوبہ پسروری ۸۹
الٰہی بخش، شیخ تاجر کتب ۶۸
الٰہی بخش بن نوراللہ نوشاہی ۲۳، ۱۰۶، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۵۷
الٰہی بخش بن ہرنی شاہ نوشاہی ۱۸۶، ۱۸۷
الٰہی شاہ نوشاہی ۱۶۸
امام بخش (مصنف امیر نامہ) ۱۹۳
امام بخش لاہوری ۱۲، ۱۵، ۴۵، ۱۴۳، ۲۰۴، ۲۱۲
امام شاہ نوشاہی وزیر آبادی ۱۳۵
امان اللہ خان نوشاہی ۱۳۳

Marfat.com

امانت، مرزا ۲۰۱
امانت علی شاہ چشتی نظامی ۱۵۳، ۱۵۴
امیر شاہ قادری ۱۶۹
امیر مینائی ۱۸۴
انور حسین نفیس رقم ۱۶۱
اورنگ زیب عالمگیر ۱۹۱، ۲۰۹
بابا قادو شاہ نوشاہی (شیر شاہ) ۱۷۹
باقر بن عثمان بن داود ۱۹۷
بایزید ثانی ۲۰۷
بخاری، امام (محدث) ۱۶۹
برخوردار، حافظ (ساکن بچہ چھٹہ) ۱۹۴
برخوردار، حافظ (مدفون جنڈیالہ شیر خان) ۱۹۴
برخوردار، حافظ (ساکن چٹی شیخاں) ۱۹۴
برخوردار، حافظ (ساکن ٹاہلیاں والہ) ۱۹۴
برخوردار، حافظ (ساکن ہرل) ۱۹۴
برخوردار، سید (ساکن پسرور) ۱۹۴
برخوردار رانجھا، حافظ (ساکن وستی شاہاں) ۱۹۴
برق نوشاہی، ابوالکمال غلام رسول ۳۶، ۱۱۷ تا ۱۲۰، ۱۵۹، ۱۷۴، ۱۸۴، ۱۹۰
برکت علی لدھیانوی، صوفی ۱۶۷، ۲۰۶
بشیر احمد، صوفی ابوالبرق ۱۷۱
بشیر احمد بشارت نوشاہی ۸۵، ۱۲۲، ۱۲۶، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۵۸
بشیر حسین گیلانی ۲۰۲، ۲۰۶
بشیر حسین مفتی گوجرانوالہ ۱۵۶، ۱۶۰، ۱۹۹
بشیر مہدی گیلانی ۱۶۶، ۱۶۷
بنے شاہ ہاشمی نوشاہی ۱۱۷
بوعلی سینا ۱۶۷
پیر بخش بن قل احمد فاروقی ۱۶۱
پیر کمال لاہوری ۱۲، ۱۸۶
پیر محمد سچیار نوشہروی ۹۶، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۸۷، ۲۰۲
پیرولی نوشاہی ۳، ۱۷، ۱۸۴
تاج الدین لون کشمیری ۱۲۰
تاج محمد، حکیم ۸۸
تجمل حسین ۱۲۷
تنویر وارث وارثی، قاضی ۱۶
توثیق انجم نوشاہی ۳۲
ثناء اللہ امرتسری ۸۸
جامی ۲۴، ۶۳
جان محمد جَجّی قادری ۸۰، ۱۷۰
جان، مرزا (والد مرزا مظہر جانجانان) ۲۰۲
جلال الدین ڈیروی ۹۷
جلال الدین سیوطی ۱۴۲
جلال الدین محمد بلخی رومی ۱۱، ۶۳
جلال الدین محمد تاجر کتب ۶۸
جلال الدین نوشاہی ۲۹
جماعت علی شاہ علی پوری ۸۹، ۱۴۴، ۱۸۶
جمال اللہ نوشاہی ۲۳، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۳۹، ۱۵۷
جمیل احمد رضوی ۹۷
جمیل احمد شرق پوری ۱۶۳، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۵
جہانیان جہان گشت بخاری ۲۰۳، ۲۱۰
جیون کشمیری ۱۵۹
چراغ دین (ساکن اجگکے) ۱۶۱
چراغ دین (ساکن کوٹ رسول پوریاں) ۱۶۲
چوہڑ بندگی لاہوری، شیخ عبدالجلیل ۱۸۳، ۲۰۸
حافظ شیرازی ۶۳
حسن انوشہ ۱۴
حسن بصری ۱۴۲
حسن شطاری ۱۹۲
حسن صغانی لاہوری ۲۱۱

Marfat.com

حسن علی جامعی ۱۸۱،۱۸۲
حسن علی، ملک ۱۸۵
حسین بی بی (والدۂ شرافت نوشاہی) ۲۲
حسین واعظ کاشفی ۲۵
حفیظ جالندھری ۱۶۱
حمود الرحمان ۱۸۳، ۲۰۷
حمیدہ بیگم: فہمیدہ خانم
خادم میراں شرق پوری ۱۶۰
خاکی شرافتی ۱۳۵
خان خانان ۷۶
خدا بخش درویش نوشاہی ۱۳۴
خسرو ۶۳
خضر نوشاہی ۱۵، ۱۶، ۱۱۳
خلیل اللہ خلیلی ۳۵
خواص خان ۱۸۴
خورشید عالم خورشید رقم ۳۳
خوشی محمد، میاں ۱۶۲
داتا گنج بخش لاہوری ۱۸۳، ۱۹۱
داراشکوہ قادری ۱۵۷، ۱۹۳
داغ [دہلوی] ۱۹۳
داؤد بخاری ۱۹۷
داؤد کرمانی شیر گڑھی ۸۰، ۱۵۶، ۱۷۰
دوست محمد بن گل محمد نوشاہی ۱۵۸
دین محمد (والد محمد حسین عرشی) ۱۵۴
دیوان عبداللہ پوٹھوہاری ۲۰۰
ذوالفقار علی بھٹو ۱۸۳
راجا، بابا ۳۷
رانجھن ۲۲
رچرڈ ایم ایٹن ۲۹، ۹۲
رحمان قلی بن عبدالحکیم سیال کوٹی ۲۰۱
رحمت اللہ بن عبدالحکیم سیال کوٹی ۲۰۱
رحمت علی، منشی ۱۵۹
رضی الدین کنجاہی ۱۹۱
رفیق احمد ۱۶۳
رکن الدین محمد ۲۰۸
رکن عالم ملتانی ۱۹
رنجیت سنگھ ۱۷۲
روشن دین شرق پوری ۱۵۹، ۱۸۶
رؤف احمد رأفت مجددی ۱۹۶، ۲۰۰، ۲۱۰
رؤف احمد سلیم نوشاہی ۱۱۰، ۱۴۲
ریاست علی بن محمد حسین ۱۵۹
ریاض الحسن نوشاہی ۳۰، ۳۲، ۵۲، ۵۶، ۱۵۹، ۱۹۶
زور، ڈاکٹر ۱۸۰
ساہن پال تارڑ ۱۹
سجاد حسین، قاضی ۲۱۰
سراج الدین آذر ۱۶۲
سردار شاہ سلیمانی ۱۶۲
سردار علی نوشاہی ۱۵۹
سردار محمد چشتی ابدالوی ۱۶۸
سعادت کبیر چوہدری ۱۸۲
سعدی [شیرازی] ۱۵، ۲۸، ۶۳، ۱۵۷
سعدی لاہوری ۲۰۲
سعود الظفر نوشاہی ۵۲
سعید احمد اکبر آبادی ۶۹
سعید الظفر نوشاہی ۳۰، ۳۸، ۵۲، ۵۶، ۸۳، ۱۶۰، ۱۹۶، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۸
سعید علی شاہ، سید ۱۸۹، ۱۹۰
سکندر حیات بچیاری ۱۲۹
سکندر حیات، سر ۱۸۳، ۲۰۷

Marfat.com

سلام اللہ (ساکن چک عمر) ۱۷۴
سلام اللہ شائق ۲۹، ۹۵
سلیمان تونسوی ۱۹۰
سلیمان قادری چھینوی ۱۵۶
سلیمان لاہوری ۱۹۴
سلیمان نوری بھلوالی، شخ ۲۳، ۴۷، ۸۸، ۹۶
سوہن لال سوری ۲۰۳، ۲۱۱
سید محمد چودھری ۱۹۹
سیدو، شاہ ۱۷۱
شاکر [شکر دین شرافتی] ۱۳۵
شاہ چراغ گیلانی لاہوری ۱۸۲
شاہ حسین لاہوری ۱۷۹
شاہد رضا شرافتی ۸۷، ۱۲۴، ۱۳۵، ۱۳۶
شاہ دولہ دریائی ۲۱۱
شاہ عنایت قادری قصوری ۱۹۰، ۲۰۹
شاہ مراد شرق پوری ۱۸۷
شاہ میر قلندر لاہوری ۲۰۸
شرف الدین بخارائی ۱۵
شرف الدین لاہوری ۱۸۸
شریف احمد شرافت نوشاہی ۱۱ تا ۱۶، ۱۹، ۲۲ تا ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۱ تا ۳۸، ۴۰ تا ۵۰، ۵۸، ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۷۵ تا ۷۷، ۷۹ تا ۸۳، ۸۵، ۸۷، ۸۹ تا ۹۱، ۹۳، ۹۵، ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۰۹ تا ۱۱۳، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۴۴، ۱۴۶ تا ۱۴۹، ۱۵۱ تا ۱۵۸، ۱۶۰ تا ۱۹۶، ۱۹۹ تا ۲۱۱
شفیق الرحمان نوشاہی ۱۴، ۳۱، ۳۵، ۳۶، ۶۱، ۶۹، ۹۷
شفیق انجم ۱۴۴
شمس الدین (میاں محمد بخش کھڑی والے کے والد) ۲۰۰
شمس الدین، مولوی محمد، تاجر کتب ۷۶، ۸۰، ۸۱، ۱۸۶، ۲۰۸
شہاب دہلوی ۲۰۴
شہاب الدین سہروردی ۱۷۰
شہبار ملک ۱۶
شیر شاہ: بابا قادو شاہ نوشاہی
شیر علی (مجدد الف ثانی کا غیر تصدیق شدہ مرید) ۱۷۲، ۱۷۳
شیر علی نوشاہی ۱۶۲
شیر محمد شرق پوری ۹۰، ۱۵۵، ۱۶۳، ۱۶۷، ۱۷۵، ۱۸۱، ۱۸۵
صالح محمد چک سادہ والے ۹۶، ۱۲۹
صباح الدین عبد الرحمان ۱۸۵، ۲۰۸
صداقت کنجاہی: محمد ماہ
صدیقۃ الکبریٰ نوشاہی ۳۰
صفی اللہ سرہندی ۲۰۹
ضیاء اللہ، ملک، ناشر کتب ۹۰
طفیل نقشبندی، صوفی ۱۴۷
عارف حق نوشاہی ۱۷۳
عارف علی میر ۲۰۹
عارف محمود مجہور رضوی ۹۷
عارف نوشاہی، رضاء اللہ شاہ ۱۴، ۱۶، ۱۷، ۳۵، ۵۲، ۵۶، ۷۱، ۷۳، ۷۹، ۸۴، ۸۷، ۹۲، ۹۴، ۱۰۸، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۵۲، ۱۹۹، ۲۱۰، ۲۱۱
عاشق حسین، سید ۱۷۲، ۱۷۳
عاشق علی نوشاہی ۱۶۲
عباس علمدار ۹۳
عبد الباقی بن جان محمد جمجی قادری ۸۰، ۱۷۰
عبد الباقی گولپینارلی ۱۱
عبد الحق چشتی نظامی ۱۶۹، ۱۷۵
عبد الحق محدث دہلوی ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۹۹، ۲۰۸

Marfat.com

عبدالحکیم انبالوی ۱۸۲
عبدالحکیم سیالکوٹی ۱۰۱، ۱۵۷، ۲۰۱
عبدالحکیم شرف لاہوری ۱۸۲
عبدالخالق قادری، سید ۱۷۹
عبدالرحمان بسطامی ۱۶۲
عبدالرحمان پاک بھڑی والے ۵۲، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۹،
۱۵۴، ۱۶۳ تا ۱۶۵، ۱۶۹ .
عبدالرحمان قادری (ساکن چھوہر شریف) ۶۸
عبدالرحمان قادری دہلوی ۲۰۲
عبدالرشید، خواجہ ۱۲
عبدالستار بیگ ۱۸۶
عبدالعزیز قریشی جلد ساز ۴۱، ۴۶
عبدالعزیز نظامی ۱۸۹
عبدالغنی راحت پٹواری ۱۱۷
عبدالقادر جیلانی، غوث الاعظم ۲۳، ۵۲، ۱۶۹
عبدالکریم عباسی نوشاہی ۱۵، ۲۲، ۱۳۵
عبداللہ بن عبدالحکیم سیالکوٹی ۲۰۱
عبداللہ (ساکن چک عمر) ۱۷۴، ۲۰۰، ۲۰۶
عبداللہ، ڈاکٹر سید ۱۳۷
عبداللہ چغتائی، محمد ۸۰
عبداللہ خویشگی عبدی قصوری ۷۶، ۷۷
عبداللہ کرمانی، سید ۱۸۹
عبداللہ کنجاہی ۲۰۲
عبداللہ نوشاہی ۱۵۸
عبدالمجید (مصنف جامع اللغات) ۱۸۴
عبدالمجید ازل، منشی ۱۹۳
عبدالمجید عتیقی، حکیم ۱۷۹
عبدالنبی کوکب، قاضی ۴۲، ۱۳۷، ۱۶۲
عثمان بخاری ۱۹۱
عثمان بن داؤد بخاری ۱۹۷
عذرا بیگم نوشاہی ۳۰
عصمت اللہ زاہد ۱۲۷
عصمت اللہ نوشاہی، حمزہ پہلوان ۱۴۰، ۱۵۸، ۱۹۹
عطاالرحمان قادری ۱۷۹
عطاءاللہ شاہ بخاری ۱۶۱
عطار [نیشاپوری] ۲۴
علی اصغر گیلانی ۱۱۲
علی اکبر پیرزادہ جالندھری ۱۵۹
علی بخش قوال ۲۲
علی محمد، پیر (ببی والے) ۱۶۸
علی محمد مجددی ۱۹۳
علی المرتضیٰ ۹۳
علی ہمدانی، میر سید ۱۷، ۲۰۶
عمادالدین لاہوری، خلیفہ ۱۷۴
عمر بخش نوشاہی رسول نگری ۴۷، ۱۵۸
عمرالدین بن میراں بخش فاروقی ۱۶۱
عمرالدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری ۱۷۵
عمر عظیم مردانوی ۱۵۹
عنایت اللہ کنبوہ ۲۵
غزالی، امام ۱۶۹
غلام احمد قادیانی، مرزا ۸۸، ۱۷۴
غلام احمد کاتب نوشاہی ۱۵۸
غلام احمد، مولوی بن چراغ دین ۱۶۲
غلام حسن نوشاہی ۵۹
غلام حسین قریشی ۹۷
غلام حسین، مولوی بن مولوی محمد ابراہیم ۱۹۷
غلام دستگیر نامی لاہوری ۸۷، ۹۵، ۱۷۴، ۱۸۳، ۱۸۶،
۱۹۳، ۲۰۶
غلام رسول نوشاہی، حکیم ۱۵۹
غلام رسول قلعوی ۱۶۹

Marfat.com

غلام رسول مخدوم چشتی نظامی ۱۹۷
غلام رسول میاں بن جیون کشمیری ۱۵۹
غلام رسول نوشاہی ۱۸۵
غلام سرور، ڈاکٹر ۲۰۹
غلام سرور کیانی ۱۱۰
غلام سرور لاہوری، مفتی ۱۱، ۱۶۸، ۱۷۷، ۱۹۸، ۲۰۰،
۱۸۰
غلام علی دہلوی، شاہ ۱۹۷
غلام علی بن خوشی محمد ۱۶۲
غلام علی بن قدم الدین نوشاہی ۲۲
غلام فرید چاچڑاں والے ۲۰۸
غلام فرید ملتانی، خواجہ ۱۹۵
غلام قادر اثر جالندھری ۱۵۹، ۱۷۹
غلام قادر امرتسری ۱۶۸
غلام قادر بن عبداللہ نوشاہی ۱۵۸
غلام قادر شائق رسول نگری ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۹۹
غلام قادر، مرزا ۱۵۴ تا ۱۵۶، ۱۶۱
غلام محمد معصوم ثانی سہرندی ۱۸۹
غلام محمد بن احمد یار ۱۷۳، ۱۷۴
غلام محی الدین بخاری لاہوری، فقیر ۴۷، ۱۳۰، ۱۴۰،
۱۷۳، ۱۷۸، ۲۰۱
غلام محی الدین بن عبداللہ نوشاہی ۱۵۸
غلام محی الدین، خواجہ ۲۱۲
غلام محی الدین قصوری ۱۹۷، ۲۰۳، ۲۱۰، ۲۱۱
غلام محی الدین کنجاہی ۱۹۶، ۲۰۰، ۲۱۰
غلام محی الدین میر پوری، مولوی ۱۳۳، ۱۳۴
غلام مصطفیٰ بن الٰہی بخش شرق پوری ۱۸۶
غلام مصطفیٰ بن محمد عالم شرق پوری ۱۵۹
غلام مصطفیٰ نوشاہی (والدِ شرافت نوشاہی) ۱۵، ۲۲،
۲۴، ۳۲، ۳۳، ۵۱، ۵۲، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۵، ۱۰۰، ۱۰۱،
۱۰۴، ۱۰۵، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۱، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۸،

غلام نبی شرق پوری ۱۸۶
غلام نبی فاروقی ۱۶۰
غلام نبی للہی ۱۲۰، ۱۹۷
غنیمت کنجاہی، محمد اکرم ۲۵، ۱۳۵، ۱۴۴، ۱۴۵، ۲۰۰،
۲۰۹
غواصی ۱۸۰
فاضل شاہ نوشاہی ۱۵۸
فرمان علی نوشاہی ۱۶۲
فرید ثانی سرہندی ۲۰۷
فضل احمد جیوری ۲۰۹
فضل اللہ روز بہان ۱۵۶
فضل بیگم نوشاہی ۲۹
فضل حسین [سلیمانی]، شیخ (مصنف *النیابت*) ۱۱۹
فضل حسین نوشاہی ڈھل والے ۵۹
فضل شاہ جلال پوری، سید ابوالبرکات ۹۰
فقیر اللہ (مرزا امانت کے والد) ۲۰۱
فقیر اللہ برقندازی نوشاہی ۱۱۳
فقیر اللہ شاہ مشہدی ۱۲۸
فہمیدہ خانم عرف حمیدہ بیگم ۳۰
فیض القادری ۱۸۱
فیضی ۱۵۸
قدم الدین نوشاہی ۲۲
قدوس اختر نوشاہی ۵۲
قطب شاہ: محمد سعید
قل احمد [بن الٰہی بخش] نوشاہی ۲۳، ۱۰۷، ۱۲۶، ۱۳۳،
۱۳۴، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۵۷
قل احمد [بن محمد اشرف] فاروقی ۱۳۷، ۱۶۱
قمر الدین وزیر آبادی ۱۵۸
قمر عظیم ۱۵۹

Marfat.com

کرامت اللہ قانونگو، شیخ ۱۹۱، ۲۰۹
کرم الٰہی فاروقی، حکیم ۱۳۲، ۱۶۰
کرم الٰہی مردانوی ۱۵۹
کلیم اللہ پچھیانوی ۱۹۱
کمال الدین محمد احسان مجدّدی ۱۲۱
کنہیالال، رائے بہادر ۱۶۸، ۱۷۳
گرامی جالندھری (غلام قادر) ۱۵۹
گل محمد نوشاہی ۱۴۰، ۱۵۸، ۱۹۹
گنیش داس قانونگو ۱۵۶
گوہر سہروردی، حیند ھڑ والے ۹۱
گوہر نوشاہی، فضل میراں ۱۲۰، ۱۳۰، ۱۸۰
لعل بیگ بدخشی ۲۰۸
ماجھی سندھی، میاں ۱۳۰ (نیز: مانجھی)
مانجھی جام موسوم بہ میاں محمد مہدی ۱۷۳ (نیز: ماجھی)
مبارک حقانی گیلانی، شاہ ۲۳
مجدّد الف ثانی: احمد سرہندی
محبوب حسین نوشاہی ۱۸۴
محرم علی چشتی ۱۸۳
محمد ابراہیم ٹھٹھوی ۲۰۹
محمد ابراہیم سیتھلی، مولوی ۱۹۷
محمد ابراہیم، صوفی ۱۸۵
محمد احسان [گوندل] ۱۵
محمد اختر (ریٹائرڈ کرنل) ۱۷۷، ۲۰۳، ۲۰۷
محمد اختر (سوہیہ والے) ۱۱۰
محمد اسلم، پروفیسر ۴۴، ۶۹، ۱۱۸
محمد اسلم چپاری ۱۲۸
محمد اسلم سلیم نوشاہی ۳۳، ۵۸، ۱۷۱، ۱۷۸، ۱۸۵، ۲۱۰
محمد اشرف شطاری لاہوری ۲۰۷، ۲۰۹
محمد اشرف فاروقی ۱۱، ۱۲، ۲۱، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۶۱، ۱۶۳،
۱۶۹
محمد اعظم دیدہ مری، خواجہ ۱۸۹، ۲۰۹
محمد اعظم نوشاہی میرووالی ۱۳۱، ۱۴۱، ۱۵۸، ۱۹۴
محمد افضل ابدالوی ۱۱۴
محمد افضل طور ۱۱۰
محمد اقبال، ڈاکٹر سر ۱۹۳
محمد اقبال جاوید بلوچ ۲۵
محمد اقبال ساکن گھمے والہ ۱۶۱
محمد اقبال مجدّدی، پروفیسر ۱۱، ۳۵، ۵۸، ۵۹، ۷۱، ۷۳،
۷۴، ۷۶ تا ۷۹، ۹۷، ۱۰۴، ۱۳۷، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۴۹،
۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۱، ۱۶۲ تا ۱۶۵، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۵،
۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۵ تا ۱۸۸، ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۱۰
محمد اکبر بن گیسودراز ۱۸۱
محمد اکرام چغتائی ۳۶
محمد امین چھترائی ۲۰۹
محمد امین شرق پوری ۱۸۵
محمد امین نوشاہی ۲۳، ۲۴، ۶۶، ۱۰۶، ۱۱۵، ۱۳۴، ۱۵۷،
۱۵۸
محمد امین نوشہروی ۱۱۰، ۱۳۵
محمد ایوب قادری ۳۶، ۴۰، ۴۳، ۶۹، ۲۱۲
محمد باقر بن شرف الدین لاہوری ۱۸۸، ۲۰۸
محمد باقر بن عثمان بخاری ۱۹۱
محمد بخش کھڑی والے ۲۰۰
محمد بخش نوشاہی رسول نگری ۱۵۸
محمد برخوردار نوشاہی ۲۳، ۹۶، ۱۰۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۱۹،
۱۳۳، ۱۵۷، ۱۹۴
محمد برہان الدین ۱۸۶
محمد بی بی بنت محمد امین نوشاہی ۲۴
محمد جعفر کنجاہی ۲۰۲
محمد حبیب، پروفیسر ۲۰۸
محمد حسن بن بنے شاہ نوشاہی ۱۱۷

Marfat.com

محمد حسن، ڈاکٹر پیر ۲۰۲، ۲۱۱
محمد حسن فیض پوری ۱۹۰
محمد حسن کیرت پوری ۱۲۰
محمد حسین بٹالوی ۱۷۴
محمد حسین تسبیحی ۳۵، ۹۲، ۱۹۹
محمد حسین عرشی امرتسری ۳۴، ۴۸، ۱۵۴
محمد حسین قصوری ۱۸۶
محمد حسین مبارک رقم ۴۵
محمد حسین محدث فیض پوری ۱۶۱
محمد حسین نمبردار ۱۵۹
محمد حیات بن جمال اللہ نوشاہی ۱۲، ۲۳، ۱۰۳، ۱۳۹،
۱۴۳، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۷۳، ۱۸۴، ۱۹۱
محمد حیات شرق پوری ۶۸، ۱۳۴، ۱۶۰
محمد حیات نوشہروی ۱۲۹
محمد دین بن غلام قادر شائق رسول نگری ۱۶۰
محمد دین کلیم ۱۲، ۱۶۰، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۲، ۱۸۳،
۱۹۳، ۲۰۶
محمد ذکی، ڈاکٹر ۲۰۹
محمد رسول اللہ ﷺ ۳۴، ۹۲ تا ۹۴، ۱۰۵، ۱۷۰
محمد ریاض، ڈاکٹر ۲۰۶
محمد سرفراز ظفر ۱۵
محمد سعید بھڑتھوی ۱۸۹
محمد سعید جامی لاہوری ۱۸۲، ۱۸۸، ۲۰۹
محمد سعید، قطب شاہ ۱۹۰
محمد سعید، مولوی ۱۵۵
محمد شاہ نوشاہی ۲۲، ۲۴، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۵۸،
۱۷۸
محمد شریف فاروقی ۱۶۲
محمد شریف گل ۲۰۳، ۲۰۴
محمد شریف خطاط، میلو والے ۱۶۲
محمد شریف نوشاہی ڈھل والے ۱۷۴
محمد صادق، سید ۲۰۰
محمد صادق قصوری ۸۹، ۱۴۴
محمد صالح کنجاہی ۱۹۶، ۲۰۰، ۲۱۰
محمد صدیق ۹۷
محمد صفی اللہ بن غلام محمد معصوم ثانی ۱۸۹
محمد ضیاء الحق خوشنویس ۴۵
محمد طاہر بندگی لاہوری ۲۰۶
محمد طفیل نقشبندی، صوفی ۱۴۷، ۱۹۳
محمد عارف رضوی ۱۸۷
محمد عالم شرق پوری ۱۵۹
محمد عالم مختار حق ۱۵۶، ۱۷۱، ۱۸۷، ۲۰۶، ۲۰
محمد عالم نوشاہی ڈھل والے ۱۷۴
محمد عبدالحکیم نوری ۱۶۸
محمد عبداللہ پیر کوٹی ۸۸
محمد عبداللہ قادری ۹۷
محمد عظیم نوشاہی ۱۵۸
محمد علی پنجابی جوتا فروش ۱۶۴
محمد علی جناح قائد اعظم ۱۸۳
محمد علی سموالی ۱۹۱
محمد علی کاتب ۱۹۸
محمد عمر بیربل والے ۱۸۵
محمد عمر الدین طالب گڑھ شنکری ۱۷۳
محمد غوث گیلانی اوچی ۲۳، ۲۰۰
محمد غوث لاہوری ۱۷۸، ۲۰۲، ۲۰۸
محمد غوثی شطاری ۱۹۲، ۱۹۴
محمد فاضل نوشہروی ۱۳۵
محمد قادری، ملک ۲۱۱
محمد گیسو دراز، خواجہ ۱۸۰، ۱۸۱
محمد لطیف جج ۲۰۷

Marfat.com

محمد لطیف زار نوشاہی ۵۸، ۹۰، ۹۴، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۶۳،
۱۶۹، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۱۰
محمد ماہ صداقت کنجاہی ۱۲، ۱۶، ۲۰، ۱۰۵، ۱۶۵، ۱۹۰،
۲۰۲، ۲۰۳
محمد مسعود احمد ۱۶۶
محمد معصوم سرہندی، خواجہ ۱۶۶، ۱۸۸، ۲۰۸
محمد منشا تابش قصوری ۲۰۳
محمد موسیٰ امرتسری، حکیم ۳۱، ۳۳، ۴۵، ۵۱، ۵۸، ۶۹،
۷۵، ۷۸، ۷۹، ۸۲، ۸۴، ۹۰، ۱۰۰، ۱۰۴، ۱۳۷، ۱۴۶،
۱۵۳ تا ۱۵۵، ۱۵۹ تا ۲۰۴، ۲۱۰
محمد نذیر فاروقی اجتکوی ۱۶۱
محمد ہاشم تھرپالوی ۱۲، ۱۴۲
محمد ہاشم دریادل ۹۶، ۱۵۷، ۲۰۱
محمد یار میروالی ۱۵۸
محمد یوسف دینانگری ۸۸
محمد یوسف سدیدی ۳۲، ۳۳
محمد یوسف مردانوی ۱۳۱، ۱۵۹
محمود احمد رضوی ۱۸۱، ۱۸۲
محمود احمد قادری ۱۷۸، ۱۸۰
محمود خان شیرانی، حافظ ۱۸۰
محمود شاہ برکاتی چشتی نظامی ۱۷۰
محی الدین ابن العربی، شیخ ۱۵۵، ۱۵۶
مختار علی سندھو ۹۰
مدثر حسین نوشاہی ۲۱۱
مراد شاہ ۱۹۳
مردانہ کھوکھر ۱۹۳
مزمل حسین شاہ چشتی نظامی ۲۰۷
مستنظہر سعید نوشاہی ۳۰
مستقیم شاہ ۱۵۶
مسعود احمد جھنڈیر ۱۶
مشتاق رام گجراتی ۲۱۱
مشفق خواجہ ۳۶
مظفر حسین بن اقبال حسین میروالی ۱۴۱، ۱۵۸، ۱۵۹،
۱۹۴
مظفر حسین نوشاہی، حکیم ۲۱۱
مظفر شاہ جلال پوری ۹۰
مظہر جان جاناں، مرزا ۲۰۲
معروف خوشابی، شاہ ۲۳
معصوم شاہ چک سادہ والے ۱۲۹، ۱۴۲، ۱۷۴
معین الدین عقیل ۱۵
معین نظامی ۱۵، ۱۶، ۱۰۱، ۲۱۲
مغفور القادری، پیر شاہ ۱۵۶، ۱۶۰
مغیث الدین، سید ۱۶۳
مغیث نوشہ ۱۵
مقبول بیگ بدخشانی ۱۹۳
ممتاز بیگم چوہدری ۲۵
منظور حسین سلیمانی، حافظ ۱۶۲
مودودی، مولانا ۱۹۵
مہماں تارڑ ۱۹
میراں بخش فاروقی ۱۶۱
نبی بخش خان بلوچ ۱۸۰
نثار احمد فاروقی ۲۰۷
نذر حسین چوہدری ۲۵
نذیر حسین بن محمد دین ۱۶۰
نذیر حسین مردانوی ۱۶۰
نصیر احمد سندھی ۱۷۳
نصیر الدین محمد چراغ دہلی ۱۹۸
نظامی [گنجوی] ۲۴، ۶۳
نعمان رضا نوشاہی ۱۰۴
نعیم اختر قمر مجددی ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۹۲، ۱۹۳

Marfat.com

نواب اظہر ۱۲۲
نواب علی نوشہروی ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲
نواب نوشاہی برقندازی پوٹھوہاری، سیدہ ۱۰۲
نور احمد چشتی ۱۷۹
نور اللہ لاہوری ۱۴۳
نور اللہ نوشاہی ۲۳، ۱۰۵، ۱۲۷، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۹، ۱۵۷
نور الدین بن غلام قادر شائق رسول نگری ۱۶۰
نور عالم نوشاہی ۱۶۲
نور محمد چشتی ۱۶۸
نور محمد قادری ۴۲، ۶۹
نور محمد، قاضی قلعہ دیدار سنگھ والے ۸۸
نور محمد مدقق لاہوری ۱۸۷، ۲۰۸
نور محمد نصرت نوشاہی ۱۰۱، ۱۱۵، ۱۶۰، ۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۸
نوشہ گنج بخش، حاجی محمد ۱۲، ۱۹، ۲۰ تا ۲۴، ۳۱، ۳۳، ۴۲، ۴۶، ۵۱، ۵۲، ۷۵، ۸۶، ۸۹، ۹۰، ۹۳ تا ۹۷، ۱۰۰ تا ۱۰۴، ۱۰۷ تا ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۲ تا ۱۴۴، ۱۵۷، ۱۶۰، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۷، ۱۹۴، ۲۰۴
نیک محمد نوشاہی شرق پوری ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۸۶، ۱۸۷
واحد علی وحید ۲۰۶
وحید قریشی ۱۰۶، ۲۰۴
وزیر علی شاہ حامی ۱۹۳
ہرنی شاہ نوشاہی شرق پوری ۱۸۶، ۱۸۷
ہیر سیال ۲۲

Marfat.com

مقامات

اجھکے ۱۶۱
احمد آباد ۱۵۸
اسلام آباد ۱۶، ۱۷، ۳۱، ۷۴، ۷۹، ۹۴، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۴۳، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲
اسلام گڑھ ۱۹۵
اعظم گڑھ ۷۶، ۱۴۴، ۱۸۵، ۲۰۸
افغانستان ۳۵
اکبر آباد (دڑوہ) ۱۱۰
اگرویہ ۱۶۲
آگرہ ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹
اوچ ۲۳، ۲۸، ۵۹، ۱۱۲
ایران ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۱
ایمن آباد ۱۹۹
بجنور ۱۲۰
بُچہ چھٹہ ۱۹۴
بدوکے گوسائیں ۱۵۶
بدوملہی ۱۲۸
بُرج کلاں ۸۹، ۱۴۴
بریار ۱۱۳، ۱۵۹
بغداد شریف ۱۳۲
بھارت ۲۰۸
بہاول پور ۲۳، ۴۵، ۶۸، ۱۱۲، ۱۷۱، ۲۰۴
بہرائچ ۲۰۶
بھڑی شاہ رحمان ۸۸، ۱۵۴، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵
بھلوال شریف ۱۱۲
بھوپال والا ۳۹
بھیرہ ۱۸۸
بیگووالہ ۱۳۲، ۱۶۰
پاکستان ۲۳، ۴۱، ۴۴، ۹۲
پانڈوکے ۲۹
پاہڑیانوالی ۲۰
پٹنہ ۲۰۹
پریم نگر ۱۷۲
پسرور ۱۹۴
پسیاں والی ۱۹۳
پشاور ۱۶۹
پنجاب ۱۹، ۳۶، ۷۵، ۷۷، ۱۵۱، ۱۹۳، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹
پھالیہ ۲۰، ۱۴۷، ۱۹۶، ۱۹۷
پیرکوٹ ۸۸
تخت ہزارہ ۱۹۴
تہران ۱۴، ۳۵
ٹاہلیاں والہ ۱۹۴
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۱۵
ٹھٹھہ نیک ۱۶۲
جاجوکی ۲۰۷
جالندھر ۱۷۵
جتی شاہ رحمان ۸۸
جلال پور جٹاں ۱۹۵
جنڈیالہ شیر خاں ۱۹۴
جھگیاں شہاب الدین ۱۸۷
جہلم ۱۲۰، ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۱۱
جھنگ ۱۵۸
جیندھڑ ۹۱
چٹی شیخاں ۱۹۴
چک نمبر ۱۵ شمالی ۴۲
چک سادہ ۹۶، ۱۲۹
چک صوبہ ۳۹

Marfat.com

چک عمر ۲۹، ۹۵، ۱۷۴، ۲۰۰، ۲۰۶
چندی گڑھ ۲۱۱
چھنی لک ۱۹۷
چھوہر شریف ۶۸
حافظ آباد ۸۸
حجرہ شاہ مقیم ۲۰۰
خوشاب شریف ۱۱۲
خیر پور (سندھ) ۱۶۴
دکن ۱۸۰
دہلی ۴۴، ۷۶، ۱۱۸، ۲۰۹، ۲۱۰
ڈوگہ ۳۶، ۱۷۴
ڈھل (نزد پھالیہ) ۱۴۷
ڈھل (نزد سرائے عالمگیر) ۱۷۴
ڈھولن وال ۱۸۷
راول پنڈی ۱۰۶، ۱۹۱، ۱۹۵، ۲۰۴، ۲۱۱
رائے ونڈ ۲۰۱
رسول نگر ۱۳۹
رتمل ۲۲
رہاڑ ۱۹۹
ریتاں والا محلہ (گوجرانوالہ) ۱۹۹
سانگلہ ہل ۱۷۲
ساہن پال شریف ۱۹ تا ۲۲، ۲۶، ۳۰ تا ۳۲، ۳۴، ۳۷،
۳۸، ۴۳، ۴۶، ۵۶، ۵۹، ۶۸، ۷۴، ۷۵، ۷۸، ۸۲،
۸۶، ۸۷، ۹۲ تا ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۳، ۱۳۷،
۱۳۸، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۱، ۱۶۲، ۱۹۴، ۱۹۶ تا ۱۹۹،
۲۰۸
ساہووالا ۷۹
ساہی وال ۱۶۸
سردار پور جھنڈیر ۱۶
سرگودھا ۱۹۴
سرمیدانی ۱۴۷، ۱۹۳
سرہند ۱۷۲، ۱۷۳
سندھ ۲۴، ۱۳۰، ۱۶۳، ۱۶۴
سنگھوئی ۱۶
سیالکوٹ ۷۶، ۷۷، ۷۹، ۱۳۲، ۱۶۰، ۱۹۴
سیتھل ۱۹۷
شاہدرہ ۲۰۰
شرقپور ۱۰۶، ۱۲۹، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۰، ۲۰۸
شیخوپورہ ۳۰، ۸۷، ۱۱۳، ۱۲۹، ۱۴۱، ۱۴۷، ۱۵۹، ۱۶۰،
۱۹۳، ۱۹۴، ۲۰۴
عادل گڑھ ۲۵
عراق ۱۳۲
علی پور چٹھہ ۱۹۹
علی پور سیداں ۱۴۴
فیروز والہ ۱۴۱
فیصل آباد ۱۳۳
فیض پور ۱۶۱، ۱۹۰
قاضی احمد ۱۶۵
قاہرہ ۲۰۶
قصور ۸۹، ۱۴۴، ۱۷۱، ۱۸۶، ۲۰۳، ۲۰۴
قلعہ دیدار سنگھ ۸۸
کابل ۲۴
کالے والہ ۱۶۱
کانوواہن ۱۹۴، ۲۰۳، ۲۰۷
کانی ۱۹۴
کراچی ۱۵، ۳۶، ۴۳، ۴۶، ۶۹، ۷۶، ۱۴۴، ۲۰۷
کربلا ۱۳۲
کڑیال کلاں ۲۰۴
کشمیر ۲۴
کنجاہ ۲۰۲، ۲۰۳

Marfat.com

کوٹ رسولپوریاں ۱۶۲
کوٹلہ کیرت پور ۱۲۰
کہرل وال ۱۷۹
کھڑی ۲۰۰
کھوڑا ۱۶۴
کہوکہووال ۲۰۷
گجرات (پنجاب) ۱۹، ۲۹، ۳۵، ۳۶، ۴۱، ۴۶، ۷۵،
۸۲، ۹۱، ۹۵، ۱۰۱، ۱۱۰، ۱۱۶، ۱۲۹، ۱۵۶، ۱۶۲، ۱۷۴،
۱۷۵، ۱۷۸، ۱۹۴تا۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۹، ۲۱۱
گجرات (کاٹھیاوار) ۱۵۸
گڑھ شنکر ۱۷۵
گکھڑ ۱۵۶
گمبٹ ۱۶۴
گوجرانوالہ ۲۵، ۲۹، ۸۸، ۱۵۴تا۱۵۶، ۱۶۰تا۱۶۵،
۱۹۴، ۱۹۹، ۲۰۷
گوندلانوالہ ۱۱۰
گھمے والا ۱۶۱
لالہ موسیٰ ۹۵
لاہور (بشمول لاہور کے محلہ جات/علاقہ جات: باغ گل بیگم،
بھاٹی گیٹ، چاہ میراں، راج گڑھ، رنگ محل، ریلوے روڈ، ساندہ
کلاں، سلطان پورہ، شالامار ٹاؤن، شاہدرہ، قصور پورہ، قلعہ گوجر
سنگھ، مزنگ، مغلپورہ، میانی صاحب، وسن پورہ) ۱۲، ۱۴تا۱۶،
۲۵، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۶، ۳۸، ۴۲تا۴۵، ۴۷، ۵۶،
۵۹، ۶۸، ۷۳، ۷۶، ۷۸تا۸۰، ۸۳، ۱۰۱، ۱۰۳، ۱۱۶،
۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۷تا۱۳۰، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۲،
۱۴۴تا۱۴۶، ۱۵۳، ۱۵۶، ۱۵۹تا۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۶،
۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۹،
۱۸۲تا۱۸۵، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۵، ۲۰۲تا۲۱۱
لائل پور ۳۹، ۱۳۲

لدھے والہ ۱۶۰، ۱۶۲
لِلّہ ۱۲۰
لندن ۱۸۹
مانے کے ننگی ۱۶۸
مدن چک ۸۸
مرالہ ۱۹۵
مردانہ ۱۵۹
مردانہ نزد میتھ ۱۹۳
مرید کے ۳۳، ۹۰، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۸۸
مشہد ۲۰۸
ملتان ۱۶۳، ۱۶۴، ۲۰۴، ۲۰۷
ملک وال ۴۲، ۶۹
منڈی بہاء الدین ۱۹، ۲۰، ۱۵۱
میر و وال ۱۴۱، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۹۴
میلسی ۱۶
میلو ۱۶۲
نارنگ منڈی ۱۵۹، ۱۹۳
نارووال ۸۹
نجف ۱۳۲
نواب شاہ ۱۶۵
نواں کوٹ ۱۷۹
نوتاریاں ۱۷۹
وایاں والی [چک نمبر ۲۷] ۸۷، ۱۵۹
وستی شاہاں والی ۱۹۴
وہاڑی ۱۶
ہرلانوالی ۱۷۵، ۱۹۴
ہزارہ ۶۸
ہند/ہندوستان ۲۳، ۲۴، ۹۲

Marfat.com

معاونین ادارۂ معارف نوشاہیہ

و

مجلس اشاعت کتب سلسلۂ نوشاہیہ

ادارۂ معارف نوشاہیہ، حضرت سید شرافت نوشاہی نے اپنے مخلصین مولانا محمد لطیف زار نوشاہی مرحوم (لاہور) اور قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی (مریدکے) کے تعاون سے قائم کیا تھا اور اس کی طرف سے حضرت شرافتؒ ہی کے زمانے سے وقتاً فوقتاً ساہن پال شریف، لاہور اور مریدکے سے کتب نوشاہیہ کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اس ادارے کا سب سے بڑا کارنامہ شریف التواریخ کی مکمل تین جلدوں کی تقریباً آٹھ ہزار صفحات میں اشاعت ہے۔ اس ادارے کے اپنے کوئی مالی وسائل نہیں ہیں اور جب کسی کتاب کی اشاعت مقصود ہوتی ہے مخلصین سلسلۂ نوشاہیہ سے وسائل اکٹھے کر لیے جاتے ہیں۔ ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ء کو حضرت سید شرافت نوشاہی کے سالانہ عرس کے موقع پر جو، ان کے نبیرگان ساہن پال شریف میں منعقد کرتے ہیں، حضرت شرافتؒ کے تمام حاضر قریبی اعزہ کا ایک اجلاس بلایا گیا اور طے ہوا کہ حضرت شرافتؒ کے اعزہ میں سے برسرِ روزگار تمام خواتین و حضرات آئندہ کتب سلسلہ کی اشاعت کے لیے ہر ماہ ایک سو روپیہ مختص کیا کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت شرافتؒ کے خواہرزادہ حکیم شفیق الرحمان نوشاہی کو امین مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اب تک حسب ذیل اراکین باقاعدگی سے اس سلسلے میں تعاون فرما رہے ہیں اور اس کتاب کی اشاعت ان کے مالی تعاون سے ممکن ہوئی ہے۔ جزاکم اللہ بالخیر۔

احبابِ لاہور:

سعید الظفر نوشاہی اور اہلیہ محترمہ

مستنصر سعید نوشاہی اور اہلیہ محترمہ

مستظہر سعید نوشاہی

سمیع الظفر نوشاہی و اہلیہ محترمہ

سعود الظفر نوشاہی

Marfat.com

احبابِ ساہن پال شریف:

استقرار الحسن نوشاہی
توثیق انجم نوشاہی
خضر حیات نوشاہی
شفیق الرحمان نوشاہی
کوکب ظفر نوشاہی
ثاقب ظفر نوشاہی
مستفیض احمد نوشاہی
مستجیب احمد نوشاہی
مستحسن نواز نوشاہی
فاروق رضا نوشاہی
نعمان رضا نوشاہی

احبابِ اسلام آباد:

قدوس اختر نوشاہی
اظہار القدوس نوشاہی
عارف نوشاہی
تابان رضا نوشاہی
فروغ حسن نوشاہی
افضال السبطین نوشاہی

احبابِ علی پور چٹھہ:

سرفراز احمد نوشاہی

احباب کراچی:

جاوید اختر نوشاہی

Marfat.com

Marfat.com

حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) روحانی اور معنوی علوم کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم وفنون میں بھی باکمال شخصیت تھے۔ ان کے بے مثل علمی اور تحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور آج سے صدیوں پہلے کے علما وفضلا اور مصنّفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ انھوں نے مجموعی طور پر تقریباً ۲۲۰ کتب تصنیف، تدوین اور ترجمہ کیں۔ ان میں سے آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل خاندان وسلسلۂ نوشاہیہ کا جامع تذکرہ ''شریف التواریخ'' اپنے موضوع پر ایک بے مثل کتاب ہے۔

تذکرۂ شرافت نوشاہی انھی کے حالات زندگی کا مرقّع، علمی شخصیت کے مختلف گوشوں کا تعارف اور عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی زبانوں میں ان کی بیش بہا علمی خدمات کا جائزہ ہے۔ ان کے سوانح حیات پر یہ مختصر اُردو تذکرہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے جس میں ان کے بارے میں تمام بنیادی معلومات یکجا کر دی گئی ہیں۔ ان کی تصانیف کی فہرست اگرچہ پہلے شائع ہو چکی تھی لیکن اس تذکرے میں ان کی بعض تصانیف وتراجم کے کوائف پہلی بار درج ہوئے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جامع ترین فہرست ہے۔ ''تذکرۂ شرافت نوشاہی'' کا ایک حصہ حضرت شرافت نوشاہی کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔ اس میں بھی صاحب تذکرہ کے حالات اور خیالات دلچسپ انداز میں بیان ہوئے ہیں۔

تذکرۂ شرافت نوشاہی کے مرتّبین میں سے پروفیسر محمد اقبال مجدّدی، صدر شعبہ تاریخ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج (سول لائنز)، لاہور رجال پر تحقیق وتدوین وترجمہ کے سلسلے میں تذکرۂ علمائے ساہووالہ، احوال وآثار سیّد شرافت نوشاہی، احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقامات مظہری، حسنات الحرمین، ملفوظات شریفہ شاہ غلام علی دہلوی، رشحات عنبریہ، حدیقۃ الاولیا اور مقامات معصومی پیش کر کے داد تحقیق حاصل کر چکے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر عارف نوشاہی، صدر شعبۂ فارسی، گورنمنٹ گورڈن کالج، راولپنڈی نے فارسی مخطوطات شناسی اور قدیم متون کی تدوین کی ہے۔ ان کی تدوین کردہ کتب میں سے احوال وسخنان خواجہ عبیداللہ احرارؒ، ارشاد، مجالس جہانگیری اور معدن الدرر ایران سے شائع ہو کر انعام پا چکی ہیں۔

Rs. 240/-

ISBN-13: 978-969-8917-52-4
ISBN-10: 969-8917-52-7

9 799698 917523

vprint.vp@gmail.com 051-5814796

www.poorab.com.pk

Marfat.com

حضرت سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) روحانی اور معنوی علوم کے ساتھ ساتھ ظاہری علوم وفنون میں بھی باکمال شخصیت تھے۔ان کے بے مثل علمی اور تحقیقی کارناموں کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور آج سے صدیوں پہلے کے علما وفضلا اور مصنّفین کی علمی کاوشوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔انھوں نے مجموعی طور پر تقریباً ۲۲۰ کتب تصنیف، تدوین اور ترجمہ کیں۔ان میں سے آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل خاندان وسلسلۂ نوشاہیہ کا جامع تذکرہ ''شریف التواریخ'' اپنے موضوع پر ایک بے مثل کتاب ہے۔

تذکرۂ شرافت نوشاہی انھی کے حالات زندگی کا مرقّع، علمی شخصیت کے مختلف گوشوں کا تعارف اور عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی زبانوں میں ان کی بیش بہا علمی خدمات کا جائزہ ہے۔ان کے سوانح حیات پر یہ مختصر اُردو تذکرہ پہلی بار شائع ہو رہا ہے جس میں ان کے بارے میں تمام بنیادی معلومات یکجا کردی گئی ہیں۔ان کی تصانیف کی فہرست اگرچہ پہلے شائع ہو چکی تھی لیکن اس تذکرے میں ان کی بعض تصانیف وتراجم کے کوائف پہلی بار درج ہوئے ہیں اور اس لحاظ سے یہ جامع ترین فہرست ہے۔''تذکرۂ شرافت نوشاہی'' کا ایک حصّہ حضرت شرافت نوشاہی کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔اس میں بھی صاحب تذکرہ کے حالات اور خیالات دلچسپ انداز میں بیان ہوئے ہیں۔

تذکرۂ شرافت نوشاہی کے مرتّبین میں سے پروفیسر محمد اقبال مجدّدی، صدر شعبہ تاریخ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج (سول لائنز)، لاہور رجال پر تحقیق و تدوین وترجمہ کے سلسلے میں تذکرۂ علمائے ساہووالہ، احوال وآثار سیّد شرافت نوشاہی، احوال وآثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقامات مظہری، حسنات الحرمین، ملفوظات شریفہ شاہ غلام علی دہلوی، رشحات عنبریہ، حدیقۃ الاولیا اور مقامات معصومی پیش کر کے داد تحقیق حاصل کر چکے ہیں۔پروفیسر ڈاکٹر عارف نوشاہی، صدر شعبۂ فارسی، گورنمنٹ گورڈن کالج، راولپنڈی نے فارسی مخطوطات شناسی اور قدیم متون کی تدوین کی ہے۔ان کی تدوین کردہ کتب میں سے احوال وسخنان خواجہ عبیداللہ احرارؒ، ارشاد، مجالس جہانگیری اور معدن الدرر ایران سے شائع ہو کر انعام پا چکی ہیں۔

Rs. 240/-

ISBN-13: 978-969-8917-52-4
ISBN-10: 969-8917-52-7
9799698917523

vprint.vp@gmail.com 051-5814796
www.poorab.com.pk
Marfat.com